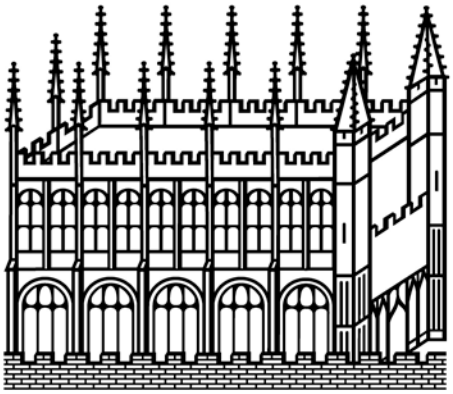


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

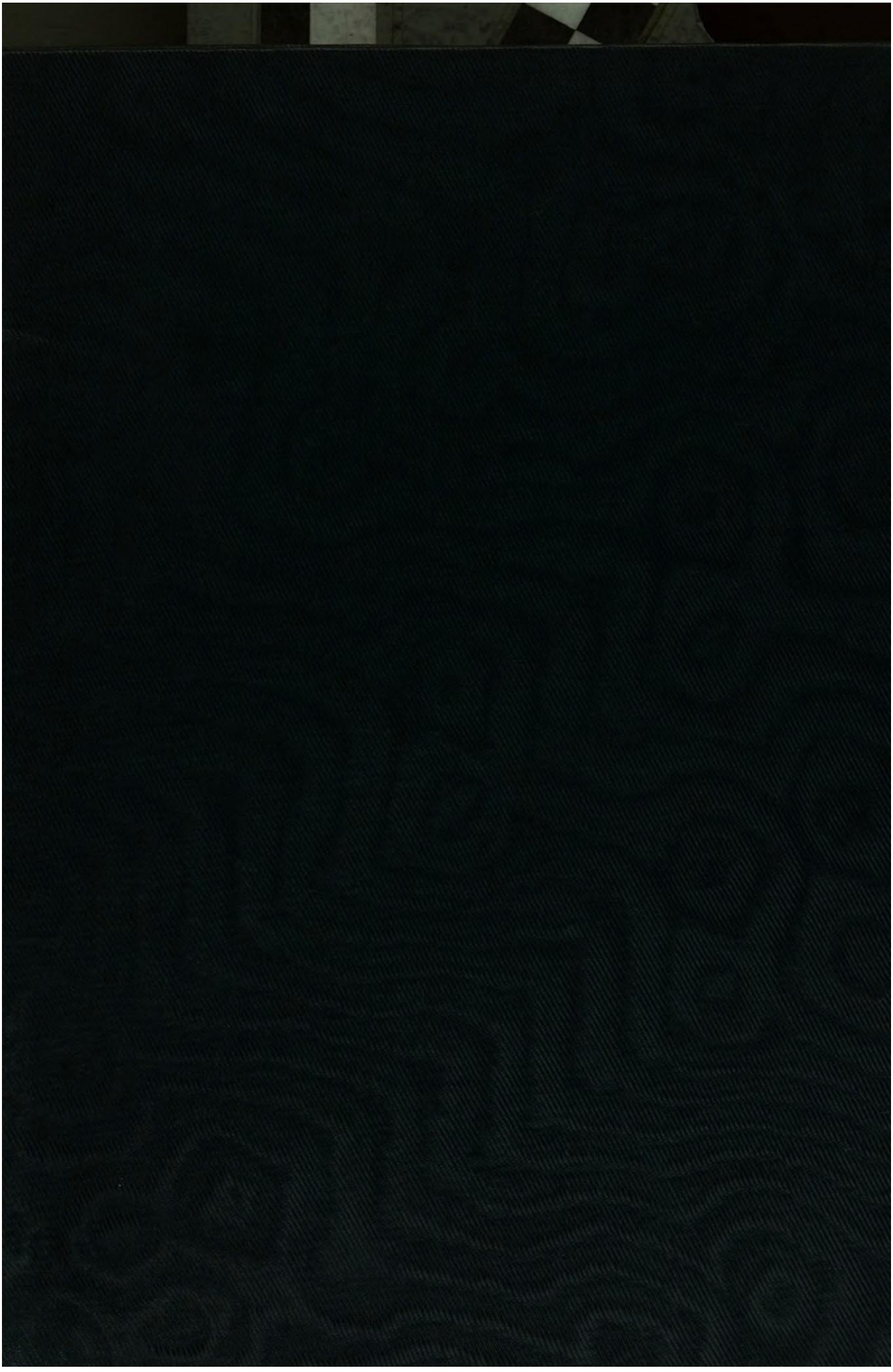
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

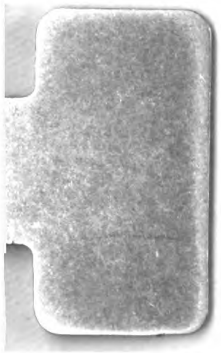
http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.







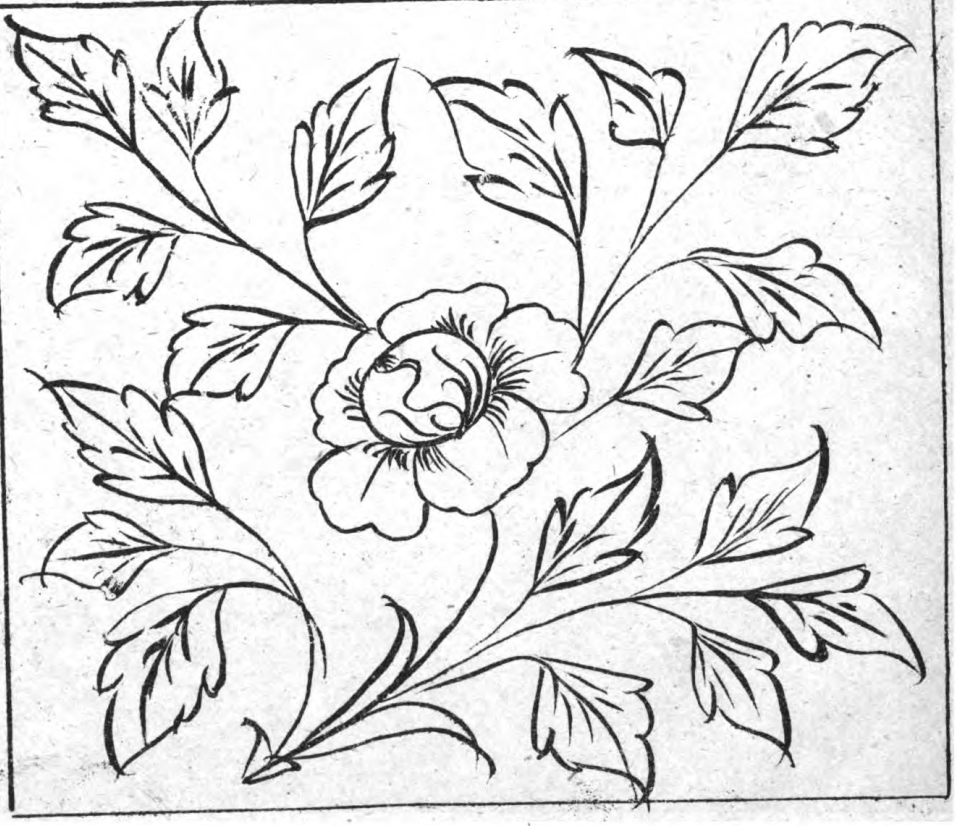
16.B.8.

16 B 8

INDIAN INSTITUTE

اقبال النسا بیگم صاحبہ حضور کی خالہ امان کی خدمت مین نوکر رہی۔ پھر اونسے درخواست کرکے شاہجہان بیگم صاحبہ حضور کی بڑی ہمشیرہ نے مجھے اپنے پاس رکھہ لیا۔ چنانچہ مین وہان پانچ برس تک رہی نہ کبھی کسیطرح کا الزام پایا نہ اپنی دیانت و امانت مین بدنامی اور تغلب و تصرف کا دھبا لگایا۔ آیندہ جو حضور کی راے ہوگی۔ لونڈی مطابق اوسکے تعمیل کریگی واجب جان کے عرض کیا۔ آلھی آفتاب دولت و اقبال کنارۂ جاہ و جلال سے تابان رہے

تمت



آئے تدارک فرماوین۔ و درصورت بقصوری اور تو کیا عرض
کرون چغلخور کے منہ مین گھی اور شکر بھروادین فقط

ادنے نوکر کے نام نمبر ۵۷

اماامبرن کو معلوم ہو کہ بالفعل ہمکو ایک ماما نوکر رکھنا منظور ہے
دونون وقت کھانا اور ایک روپیہ ماہواری ملیگا۔ خواہ اڑھائی
روپیہ بلاخوراک ماہ بماہ مرحمت ہوا کرینگے۔ اگر تمکو نوکری کرنا منظور ہو
تو اپنی درخواست بھیجدو۔ اور ماہ آیندہ کی پہلی تاریخ حاضر ہو کر اپنے
کام مین مصروف ہو۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ تمکو حسب سررشتہ دس روپیہ
کی ضمانت کا قطعہ داخل کرنا پڑیگا۔ المرقوم بیسوین بارہ وفات سنہ ۱۲۸۹ھ

عرضی جوابی نمبر ۵۸

جناب بیگیصاحبہ فیاضزمان منصف دوران دام اقبالہا تعمیل
حکم حضور رقمزدہ بیسوین بارہ وفات سنہ حال گذارش پرداز ہون کہ
لونڈی کو تو قدیم سے تمنا ہے کہ اپنی اس چندروزہ حیات کو حضور
کے قدمون تلے بسر کرون۔ مگر اپنی بدنصیبی سے آج تک محروم رہی
اب جو لونڈی یاد فرمائی گئی۔ تو سر آنکھون سے بتاریخ معین حاضر ہوگی
صرف اس امر کا کنیز کو البتہ تعجب ہے۔ کہ حضور نے ضمانت کا قطعہ
طلب فرمایا۔ کیونکہ حضور بخوبی واقف ہین۔ کہ یہ کنیز دس برس تک

رکھہ دیا کرو۔ اگر حسب ہدایت عمل کروگی۔ تو فہو المراد۔ نہین تو ہمکو کچھہ اور بندوبست کرنا پڑے گا۔ خبرگیری شرط ہے۔ زیادہ سولے تاکید کے کیا لکھا جاے

عرضی جوابی نمبر ۵۶

جناب بیگم صاحبہ عادلہ زمان منصفۂ دوران دام اقبالہا۔ فدویہ حضور کے حکم سے مطلع ہوئی۔ اس قدیمی نمکخوار کی خیرخواہی اور دلسوزی حضور پر بخوبی روشن ہے۔ کہ سہ کاری مال کو اپنی جان کے برابر عزیز رکھتی ہے۔ اوسکی حفاظت اور خبرداری سے کبھی غافل نہین ہوتی ہے اور کیونکر غفلت کرسکتی ہے۔ جس خدمت کی بدولت آدھ سیر آٹا کھاتی ہے۔ اور اپنے ہمچشمون مین امتیاز رکھتی ہے ممکن ہے کہ اوسکی تعمیل مین آنا کانی کرے۔ مجھہ خیرخواہ دیرینہ کی نسبت حضور اس قسم کا احتمال نفرماوین۔ البتہ بی مغلانی صاحبہ کی لب جھپ میرے سامنے پیش نہین جاتی ہے۔ اس سبب سے وہ مجھہ سے خار کھاتی ہین۔ اور میری عزت و آبرو کے درپے ہوگئی ہین۔ عجب نہین کہ یہ جعل کا پتلا اونھین نے بناکر کھڑا کردیا ہو۔ بہرحال یہ فدویہ اپنی بیقصوری اور حضور کی عدالت کی تقویت پر کسی مفسدہ پرداز کا خوف نہین رکھتی ہے امیدوار ہے کہ ایک روز حضور خود توجہ فرماکے کوٹھی کا جائزہ لے لین۔ اگر کسیطرح کی نمکحرامی پائی جاوے تو جیسا رائے اقدس مین

جوڑہ بھی تیار ہو جاے گا۔ اور میرے ہاتھ پیرون مین کچھ اور جان بھی آجاے گی۔ خدا نے چاہا تو حاضر ہو کر حضور کے قدم دیکھونگی۔ اور وہ جوڑہ بھی خدمت عالی مین پیش کرونگی۔ زیادہ حد ادب فقط

ایضاً امتیازی عہدہ دار کے نام نمبر ۵۵

زبدۃ الخدمت بی امانی خانم داروغہ توشکخانہ محفوظ باشند۔ ظاہرا معلوم ہوا کہ تم اپنے متعلقہ عہدے کی بخوبی نگرانی اور خبرداری نہین کرتی ہو۔ دوشالون اور رومالون مین کیڑون نے چاٹ چاٹ کر بغارے کر دیے ہین۔ اطلس۔ تافتہ۔ بافتہ۔ کمخواب۔ گلبدن۔ گرنٹ۔ ساسن لیٹ کے پایجامون کی رنگتین ماند ہو گئی ہین۔ اور گوٹا پٹھا۔ بنت۔ گوکھرو۔ وغیرہ تبنیا کر خاک سیاہ ہو گیا ہے۔ تمکو دھوپ دکھانا کبھی نصیب نہین ہوتا ہے۔ ایسی غفلت تمھارے حق مین اچھی نہین ہے۔ آیندہ کو چاہیے کہ ہوشیاری اور سلیقہ شعاری سے اپنا کام انجام دیا کرو۔ کم سے کم مہینہ بھر مین دو مرتبہ پشمینہ کو دھوپ دیکر نیب۔ بید کی سوکھی پتی۔ کلونجی۔ تہون مین رکھدیا کرو۔ اور رنگین کپڑون کو دھوپ مین پھیلا کر اونکے اوپر سفید دوپٹے پھیلا دیا کرو۔ جسمین دھوپ کھا جاین۔ اور رنگ مین فرق نہ آنے پاے۔ پھر سایہ مین رکھ کر گرمی دور ہو جانے کے بعد تہ کر کے صندوقون مین

عرضی جواب مین نمبر ۵۴

جناب خانم صاحبہ فیضرسان سلامت۔ فی الواقع یہ فدوی پندرہ روز کی رخصت لے کر یہان آئی تھی مگر آنے کے دوسرے ہی روز مین نے تھکارہ کیا۔ تین روز بحس و حرکت زندہ بسکل مُردہ پڑی رہی۔ چوتھے روز جب علاج معالجے سے ہوش آیا۔ اور کسیقدر اشتہا معلوم ہوئی تو حکیم مظفرحسین خان بہادر نے دو ترنج کا عرق دینے کی اجازت دی۔ پھر آدہ پاؤ حلوان کے گوشت کا آب یخنی ملنے لگا۔ ایک ہفتے کے بعد نشست و برخاست کے لائق ہوئی۔ اور حضور کے اقبال سے زندون مین شمار کی گئی۔ مگر اصلی طاقت کہان پائی۔ ابھی تک آنکھون مین تیور آتے ہین چلنے پھرنے مین پاؤن لڑکھڑاتے ہین۔ چھاہین چھوئین یہ بیماری کسیکو نوج ہو۔ اسکا دنیا سے مُنہ کالا ہو۔ مجھے تو اسنے زندہ درگور کر دیا۔ دنیا کے کام سے کھو دیا تھا لیکن حکیم صاحب کو خدا صحیح و سالم رکھے جنھون نے میری مسیحائی کی۔ جنابعالی پانچ چھ روز سے وہ جوڑہ سینا شروع کر دیا ہے۔ دوپٹے مین گوٹ۔ چٹکی۔ بنت۔ گوکھرو۔ چھڑیان۔ انچل پلو۔ ٹانک چکی ہون۔ زنانے دونون کپڑے اور پایجامہ مین صرف کرن اور چھڑیان ٹانکنا باقی ہے۔ حضور کے اقبال سے جمعہ تک

بیٹھتی ہین - اور باتین بگھارا کرتی ہین - اب نہ کسیطرح کا میرا
ہرج و نقصان ہونے پاتا ہے - نہ مجھے اونکے ساتھہ بکبک جھکجھک
کرنا پڑتا ہے - اتبو فارغ البال مین بیٹھی رہا کرتی ہون - اور تمھاری
حسن تدبیر کی تعریف کیا کرتی ہون - بہن ایک تھان جامدانی کا اپنے
پیارے بھانجے سرفراز حسین کے انگرکھون کے واسطے اور ایک
تھان ڈھاکے کی ململ کا نورچشمی ستارہ بیگم کے ڈوپٹون کے
واسطے ارسال کرتی ہون - میری طرف سے اونکو دے دینا اور
بلائین لینا زیادہ کیا تکلیف دیجاے -

مالک یعنی آقا کی طرف سے ذی عزت عہدہ دار کے نام نمبر ۵۳

عمدہ مصاحبان دولتخواہ زبدہ محرمان کارآگاہ بی امامی خانم مغلانی
درحفظ الٰہی باشند - واضح ہو کہ تم پندرہ روز کی رخصت لے کر اپنے
گھر کو گئی تھین - آج بائیسوان روز گذرتا ہے - اور اسوقت تک اپنے
کام پر حاضر نہین ہوئین - اس قدر وعدہ خلافی ہمکو پسند نہین ہے
علاوہ برین ایک جوڑہ جو قطع کرکے اپنے ہمراہ لے گئی تھین اور ایک
ہفتہ مین تیار کرکے بھجوا دینے کا اقرار کر گئی تھین - وہ بھی پورا
نہوا - لہذا تمکو لکھا جاتا ہے کہ فوراً حاضر ہو - اور وہ جوڑہ بھی اپنے
ہمراہ لیتی آؤ - زیادہ کیا لکھا جاوے فقط

مقرر کر دیا۔ تو شکخانے کی سب چیزین قلمبند کر کے گاشن کے حوالے
کر دین۔ اور کہدیا کہ فرش کا بدلنا اور دھوبی سے کپڑے لینا اور
دینا بھی تیرے ہی متعلق ہے۔ پانی بھرنے۔ مکان صاف کرنے۔
برتن دھونے اور مانجنے پر بنو کو مامور کر دیا ہے۔ بازار سے سودا سلف
ماما پیاری بدستور سابق لایا کرتی تھی۔ سو ایک مرتبہ کا حال سنو کہ
وہ ایک روپیے کے تین سیر ڈلیان لائی۔ اور دوسری عورت
چار سیر کے نرخ سے لائی۔ پھر کتھ ڈھائی سیر کے حساب سے لائی اور
شبراتی تین سیر کے بھاؤ سے لایا۔ اس طرح سے خیال کرنے اور
جانچنے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ ہر ایک سودے مین دستوری لیتی
ہے۔ ہر چند کہ مین نے اوسکو فہمایش کی۔ پھر خفا ہوئی اور جرمانہ کیا
مگر اوسنے نہ ماننا تھا نہ مانا اور وہ اپنے اگلے ہٹ کھنڈے نچھوڑے
آخر کار لاچار ہو کر اوسکا حساب کر دیا اور اوسکی جگھہ پر ماما دیانت کو
جو اسم بامسمے ہے نوکر رکھہ لیا۔ بہن اب تو مجکو سوائے گلوریان بنانے
اور حساب سمجھہ لیا کرنے کے کوئی کام نہین کرنا پڑتا ہے۔ ہان کبھی
کبھی جو کوئی چیز پکوانی منظور ہوتی ہے تو باورچیخانے مین جاکر
اپنے سامنے پکوا لیتی ہون۔ اب تو لونڈیان باندیان بھی پہلے طور پر
مجھے نہین چلواتی ہین۔ اپنا اپنا کام جلد جلد کر کے آرام اور چین سے

طور سے میری رقیہ سے لیا کرو۔ اسمین دو فائدے ہین۔ ایک تو گھر کے انتظام مین تمکو آسانی ہو جاے گی۔ دوسرے اوسکو امور خانہ داری مین سلیقہ و شعور آجاوے گا۔ جب چند روز مین تمھارے حسب دلخواہ گھر کا سب انتظام درست ہو جاوے گا۔ تب تمکو سواے حساب دیکھ کر دستخط کر دینے اور معمولی نگرانی کرنے کے سب طرح کی آسائش کا موقع ہاتھ آئے گا۔ زیادہ شوق ست دبس۔

حد جواب شکر گزاری اور انتظام امور خانہ داری مین نمبر ۵۲

بہن حبیب النسا بیگم۔ جبتک گنگا جمنا مین پانی رہے تم سلامت رہو تمھارا خط کیا آیا۔ میرے حق مین اکسیر کا نسخہ آیا۔ مین نے تمھاری ہدایت کے موافق جھٹ پٹ گھر کا انتظام اور بندوبست کر دیا۔ تحویل اور مودنخانہ کی کنجیان رقیہ کے سپرد کر دین۔ اور سمجھا دیا کہ روزمرہ کے خرچ کا حساب لکھ کر رات کو مجھے دکھا دیا کرے اور جو جنس بازار سے آیا کرے اوسکو بقید تاریخ اور وزن کے لکھ لیا کرے۔ اور مودنخانہ کی کوٹھری کھول کر ہر ایک چیز معمول کے موافق اپنے روبرو تلوا کر کوٹھری کو مقفل کر دیا کرے اور لکھ بھی لیا کرے جسمین ہر ایک چیز کی کمی و بیشی معلوم ہوتی رہے۔ کھانا پکانا ماما زنیت کے متعلق کر دیا۔ اور نوبہار کو اوسکی مدد کیواسطے

اگر ضرورت سے کم ہوگا تو قورمہ پھیکا رہیگا۔ اور زیادہ ہوگا تو کڑوا زہر ہوجاے گا۔ اسیطرح سے اگر غضب مصلحت سے کم ہوگا تو خدمتگذار گستاخ ہوجائین گے۔ اور اگر زیادہ ہوگا تو کافور ہوجائین گے۔ اور اگر کہین رحم کے محل پر غضب و غضب کے مقام پر رحم ہوگا تو اور بھی بہت سی خرابیان پیدا ہوجائین گی۔ بہن اس بکواس سے میری یہ غرض ہے کہ پہلے تم ہر ایک خدمتگذار کی لیاقت کو جانچو۔ پھر جسکو جس کام کے لائق دیکھو وہ اوسکے سپرد کردو۔ تاکہ وہ اوسکا جواب دہ اور ذمہ دار رہے اگر کوئی خادم اپنے کام مین غفلت خواہ سستی کرے۔ تو پہلے مرتبہ اغماض کرو۔ پھر فہمایش۔ اوسکے بعد تاکید۔ آخر کے مرتبے مین جرمانہ اور سزا۔ اگر کسیطرح سے راہ راست پر نہ آوے تو بقول حضرت مصلح الدین سعدی ع درختِ خبیث است بخش برار + جب ایک دو آدمی اپنا کیا بھر پائین گے۔ تو اورون کو بھی کان ہوجائین گے سارے کام تمھاری مرضی کے موافق انجام دیا کرینگے۔ اور بہن یہ بھی واضح رہے۔ جو شخص دلسوزی اور خیرخواہی کے ساتھ کام کو انجام دے۔ بہ نسبت اورون کے اوسکی رعایت و خاطرداری زیادہ کرنا چاہیے۔ جسمین اونکے دلون مین بھی خیرخواہی کی خوبی پختہ ہوجاے اور سنو بہن گھر کے خرچ کے حساب کتاب کا کام پیسہ دستی کے

اسکے کیا معنی۔ کہ تمھارے نوکر چاکر لونڈی غلام خود تمھارے ہی حکم
اور اطاعت مین نہون۔ بہن میرا قصور معاف۔ اس بات سے
تو تمھاری لیاقت مین مجھے کلام ہے۔ خالق نے انسان کو۔ عقل
فہم۔ خلق۔ مروت۔ سخاوت۔ اغماض۔ تحمل۔ صبر۔ رحم۔ غضب۔
سیاست۔ عدالت۔ وغیرہ سب طرح کی خوبیان عطا فرمائی ہین۔
مگر آدمی کو چاہیے کہ عقل سلیم کو پیشوا کرکے ان خوبیون کو اپنے اپنے
محل اور موقع پر بسبب ضرورت کام مین لاوے۔ مثلاً اگر کھیر پکانی
ہو تو دودھ کے مقدار کے موافق شکر چانول چھوڑنا پڑینگے۔
اگر انمین سے کوئی چیز وزن سے گھٹ یا بڑہ جائیگی۔ یا اوسکے تاؤ مین
فرق آجائے گا۔ تو وہ کھیر خوش ذائقہ نہوگی۔ اگر کہین غلطی سے
شکر کے عوض مین نمک ڈالدیا جاے۔ تو وہ اور بھی بدمزہ ہوجائیگی۔
اسیطرح جو شخص قورمہ پکانا چاہے۔ تو اوسکو گوشت کے موافق گھی
مصالح وغیرہ چھوڑنا پڑے گا۔ اگر اوسکے اجزا مین سے کوئی جزو
کم و بیش ہوجاے گا۔ تو بقدر کمی اور بیشی کے نقصان ظاہر ہوجائیگا
پھر اگر کوئی شخص نادانی سے نمک کے عوض اوسمین شکر ڈالدیگا
تو وہ اور بھی بمزہ اور خراب ہوجائیگا۔ بہن مین نے یہان رحم کو
شکر اور غضب کو نمک فرض کیا ہے۔ یعنے جس طور پر نمک قورمہ مین

بہرحال شکر ہی شکر ہے۔ ہان اسوقت کا ایک لطیفہ سنو۔ کلثوم نے اوڑھنی اوڑھ کے رقیہ کو طعنہ دیا۔ کہ باجی جان دیکھو ہماری خالہ آمان نے ہمکو اچھی اچھی اوڑھنی بھیجی۔ اور تمکو کیا بھیجا ایک چھوٹی سی کتاب۔ وہ بولی کہ واہ بہن ہماری خالہ جان نے ہمین کو اچھا تحفہ بھیجا ہے۔ جس کے پڑھنے سے ہمکو عقل آئے گی۔ تمھاری اوڑھنی چار روز مین میلی کچیلی ہو کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگی۔ بہن مین تو گلبدن کے تھان کی عوض جس کے عنایت کرنے کا میری خالہ جان نے وعدہ فرمایا ہے۔ کوئی اچھی سی کتاب کی درخواست کرونگی۔

بہن اللہ رکھو میری رقیہ کا ذہن اور حافظہ بہت درست ہے اور خوب جی لگا کر لکھتی پڑتی ہے۔ چار کتابین اردو کی پڑھ چکی ہے چنانچہ اوسکی استعداد اور سواد خط کا حال اوسکے لکھے ہوے خط سے جو اس محبت نامے مین ملفوف ہے آپ کو معلوم ہو جاے گا زیادہ سواے آرزوے ملاقات کے کیا تحریر کیا جاے۔

جواب الجواب سیاست و انتظام امور خانہ داری مین نمبر ۱۱

بہن احمدی بیگم تمھارا بھیجا ہوا خط وصول ہوا۔ تمھاری رام کہانی سے میرا جی بہت گھبرایا۔ ہین بہن تم ایسی عقیلہ جس گھر کی منتظمہ ہو۔ اوس گھر کا ایسا بُرا لیکھا ہو۔ صاحب ہوش مین آؤ

ٹھنڈھک پائی۔ تمھارا گلہ شکوہ میرے سر آنکھون پر۔ بہن یہ بھی
کوئی بات ہے۔ کہ میرے دل سے تمھاری محبت جاتی رہے۔
اور تمھارے خطون کے جواب لکھنے مین آنا کانی کرون۔ لیکن
کیا کہون اس کمبخت دنیا کے بھرم جال۔ اور گھر بار کے دھندے سے
دم بھر مہلت نہین پاتی ہون۔ آدمیت سے گذر گئی ہون۔ اچھے تم
مجھے دیکھو تو بمشکل پہچان سکو۔ بہن کیا بیان کرون جس روز سے
خوشدامن صاحبہ بہشت نصیب ہوئین۔ میان۔ دیور۔ لونڈی۔
نوکر۔ مرغی۔ کبوتر۔ غرض کہ سارے گھر بار کی نگرانی اور خبرداری
میری ہی اکیلی بھگاسی جان پر آپڑی ہے۔ لونڈی غلام ایسے
قزاق ہین۔ کہ آنکھ بچی۔ اور چیز غائب کرلی جس طرف سے آنکھ
پھیرتی ہون اوسطرف ابتری نظر آتی ہے۔ پرانے اور قدیم لوگ ہین
انکو نہ کچھ کہہ سکتی ہون۔ نہ نکال دے سکتی ہون۔ ایک غضب مین
جان پھنسی ہوئی ہے۔ ہر بات پر اپنا سر پیٹ پیٹ کر رہجاتی ہون۔
لڑکیان پڑھنے لکھنے مین مصروف رہتی ہین۔ اس خیال سے
رکہ اگر انکو خانہ داری کے بکھیڑون کی طرف متوجہ کیا جاے تو
یسا نہو کہ پڑھنے لکھنے کی طرف سے انکا دل اوچاٹ ہوجائے)
گھر بار کے کامون کی طرف مصروف نہین ہونے دیتی ہون۔

نہین پائی ہے۔ ابتو سلامتی سے تین چار اردو کی کتابین پڑھ چکی ہوگی
ایک جلد مرآۃ العروس اوسکے واسطے بھیجتی ہون۔ یہ کتاب
لاجواب ہے۔ امور خانہ داری کے واسطے جام جہان نما ہے۔
میری طرف سے اوسکی بلا بین لینا۔ اور یہ کتاب دیدینا اگر وہ
میرے اس تحفے کی قدر کرے گی۔ یعنی اس کتاب کو جی لگا کر پڑہے گی
تو بین اوسکے واسطے ایک گلبدن کا تھان بطور انعام بھیجونگی۔
کلثوم کے لیے ایک اوڑھنی بھیجتی ہون۔ اسوقت گوٹ کا کپڑا
موجود نتھا۔ اسلیے دو روپیے گوٹ کے حق کے زیادہ کر دیے
لال اطلس منگا کر گوٹ لگا دینا۔ اس ململ کی دھانی اوڑھنی مین
جان پڑجائیگی۔ یہ اوڑھنی میری طرف سے اوسکو دیدینا اور دعا کہنا
اور اپنی خیر و عافیت تحریر کرنا۔ زیادہ سوائے تمنائے یکجائی کے
کیا لکھا جائے فقط۔

جواب خطون کے نہ بھیجنے کی معذرت اور کتاب و اوڑھنی کی رسید مین نمبر ۵۰

بہن حبیب النسا بیگم۔ بعد شوق مالافوق کے واضح رائے سامی ہو
کہ تمہارا محبت نامہ مع اشیائے مندرجہ کے ما ظہور ن لائی۔
اوسکے دیکھنے اور پڑھنے سے میری آنکھون نے سکھ اور کلیجے نے

جو ایسی انمول بات تمھارے ہاتھ آئی۔ دیکھو چوکنا نہین یہ بات ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ نہین تو پچھتاؤ گی۔ عمر بھر چراغ لے کر ڈھونڈھو گی تو ایسی لڑکی نپاؤ گی۔ بہن تم سیدانی ہو اس لیے مین تمھاری خادمہ ہون۔ ممکن ہے کہ تمھارے کام مین دریغ کرون

ایضاً خطوط کے جواب نہ بھیجنے کی شکایت نمبر ۴۹

بہن احمدی بیگم کو میرا سلام۔ اور اونکے مُنہ دیکھے کی محبت کو میری تسلیم۔ بہن کیا کوئی دستور العمل چھپ گیا ہے۔ کہ جو کوئی شخص امین آباد سے اوٹھ کر فرنگی محل مین جا کر رہے۔ وہ اپنی ہمجولیون اور ہم مکتبون سے قطع طریق الفت اور خط و کتابت کرے۔ اگر چھپ گیا ہے تو مجبور ہو۔ نہین تو میرے چار خطون کے جواب نہ لکھنے سے کب معذور ہو۔ بہن کیا تم نہین جانتی ہو کہ مجھے تمسے کس قدر محبت ہے۔ جب تک تمھاری خبر نہین ملتی ہے خدا جانے میرے دل پر کیا کیا گذرتی ہے۔ اور تمھارا یہ حال ہے کہ خیر و عافیت کے دو کلمے تک لکھنا محال ہے۔ للہ سستی اور سہل انگاری چھوڑ دو۔ میرے خطون کے جواب لکھو۔ اور ہان بہن جسنے نورچشمی رقیہ بیگم کے ختم قرآن کی مین نے مٹھائی کھائی ہے۔ تب سے اوسکے لکھنے پڑھنے کی کچھ خبر

ایک مدت کے بعد جو آپ نے ایک خط لکھا ہے۔ اوسمین عتب کا اولٹا گلہ شکوہ بھر دیا ہے۔ سنو بہن تم مجھکو خط لکھو خواہ جی چہ لکھو مجھے تم سے دلی اُنس اور محبت ہے۔ اس لیے تمہاری خیر و عافیت کی خبر ماما ظہورن سے دریافت کر لیا کرتی ہون۔ اور سنو بہن میرے پیارے بھانجے سعید کی حمیدہ کے ساتھ بات۔ سبحان اللہ کیا کہنا خدا راست لاوے۔ کیا بات ہے۔ حمیدہ لڑکی کیا ہے جواہر کا ٹکڑا ہے۔ لو بہن انصاف کرو۔ میری عقل پر کیا پتھر پڑے ہین۔ کجا یہ اشرف المخلوقات کہان وہ از قسم جمادات۔ اگر حور کی بچی کہتی تو البتہ کچھ بات تھی۔ حضرت فاطمہ کے پیارون کے خون کی قسم یہ بات اچھی اور اچھی۔ یہ لڑکی مین اپنی ابڑی دیکھون اطاعت سخاوت طرحداری۔ ملنساری۔ حسن صورت۔ خوبی سیرت۔ علم۔ ہنر مین سعید کے سوائے اپنا نظیر نہین رکھتی ہے۔ اور خاندان تو اوسکا آفتاب ہے۔ صل علے کیا پوچھنا ہے۔ منجھلے خانصاحب کی پوتی۔ حکیم میر جان صاحب کی بھتیجی۔ نواب منکور الدولہ کی بہن۔ حکیم شاہ میر زا خانصاحب کی نواسی نواب حکیم محمد علیخان صاحب کی بھانجی ہے۔ زر۔ زیور۔ جوڑون۔ باگون کی دہان کیا کمی ہے۔ ماشاء اللہ بہن تم بڑی صاحب نصیب ہو

کچھ لطف نہین رکھتی ہے۔ ہان اگر یہ سب خوبیان۔ علم۔ ہنر۔ خلق۔ مروت۔ بردباری۔ طہارت۔ عصمت۔ عفت وغیرہ۔ عمدہ صفتونکے ساتھ مجتمع ہون۔ تو واہ واہ۔ کیا پوچھنا ہے۔ سبحان اللہ۔ وصل علیٰ۔ ورنہ تہذیب اخلاق جسکے سبب سے حیوان اور انسان مین فرق ہو اسب چیزون پر مقدم ہے۔ اس لیے مین تمکو اپنی رازدار سمجھکر تکلیف دیتی ہون کہ تم براہ مہربانی وہان کے حالات سے مجکو مطلع کرو۔ اور اگر مناسب جانو تو اس بات کی درستی مین توجہ اور سعی کرو زیادہ کیا تکلیف دون۔

جواب خط نمبر ۴۸

زبدۂ خاندان سیادت و نجابت بہن جعفری بیگم زادت اخلاقہا۔ بعد شرح شوق ملاقات و آرزوے دولت مواصلت سامی حالی ہو۔ اشفاق نامہ آیا۔ حال مندرجہ پر مطلع فرمایا۔ بھلا بہن تمنے کونسا خط لکھا جسکا جواب مین نے تمکو نہین بھیجا۔ اے لو خوب یاد آیا۔ بہن میرے تو دو خط تمپر فاضل ہین۔ ایک میرا بخی کی گیارھوین تاریخ ماماظہورن کے ہاتھ بھیجا۔ کہو ہان۔ دوسرا خط مجوبن میراسن کے ہاتھہ مدار کی پچیسوین تاریخ کو ارسال کیا۔ کہو۔ ہان۔ پھر تمنے ان خطون کے جواب کب اور کسکے ہاتھہ بھیجے۔ اب

کہ جس روز سے دوری ضروری کا حجاب درمیان مین آیا۔ اور
مہاجرت کی نقاب نے چہرہ جمعیت کا چھپایا۔ تمھارا کوئی محبت نامہ
نہین آیا۔ اس لیے میرا دل بیچین اور متردد رہا کرتا ہے بہن کیا تم
نہین جانتی ہو کہ خطوط کی آمد و رفت نصف ملاقات کے برابر ہے
دو انگل کا پرزہ نہ لکھ کر اپنی خیر و عافیت سے مطلع نہ کرنا یہ کیسا
بات ہے۔ اور سنو بہن آج حاجی حسین علی صاحب برخوردار محمد سعید
کا ذکر خیر میر شرف الدین کے یہان سے لائے ہین۔ اور اونکی
ذات رات کی تعریف کرتے ہین۔ اور یہ بھی کہتے ہین۔ کہ وہان سے
دان جہیز بہت کچھ ملے گا۔ لڑکی بھی آنکھ ناک چہرے مہرے رنگ
روپ سے درست ہے۔ بہن گو یہ سب کچھ ہو۔ لیکن مین تو قطع نظر
ان سب خوبیون کے حسن سیرت کو سب پر فائق سمجھتی ہون۔ اوسکی
متلاشی اور خواہان رہتی ہون بقول شاعر شعر علم و تواضع
و ہنر و داد و یا دحق + جس شخص مین یہ وصف نہین وہ بشر
نہین + اگر حسب و نسب درست ہو اور انسانیت یعنے صفات
انسانی نہوئی تو وہ سب ہیچ ہے۔ رہا دہن دولت وہ بھی
چلتی پھرتی چھانہ ہے۔ باقی رہی صورت وہ بھی بغیر حسن سیرت
کے مثل طعام بے نمک کے بموجب ع سرخ و سفید مٹی کی مورت ہوئی تو کیا

سے سو روپیے بنام آمدنی مکتب جمع کیے جاتے ہین - اور باقیماندہ
زر نقد کے صرف سے تین چار محتاج لڑکیون کا نکاح کر دیتی
ہین - بہن ایسی منتظمہ اور باليافت بی بی تو نہایت کم سننے مین آئی
ہوگی - جس عورت کے سر پر اونکے آنچل کا سایہ پڑ جاے وہ آدمی
ہو جاے - مجھکو بڑی تمنا تھی کہ قمر النسا کو اونکی کنیزی مین دون
مگر چونکہ میرے اور اونکے کبھی یکجائی نہوئی تھی - نہ وہ مجھ سے بخوبی
وقفیت رکھتی تھین - لہذا مجھے ایسی جرارت نہوئی کہ مین اونکو اس
قسم کی تکلیف دیتی - اب جو آپ نے مہربانی کی نظر سے یہ امر تجویز فرمایا
تو مجکو نہایت خوشی حاصل ہوئی - اور شاید تمام عمر آپ کے اس احسان
کا شکر ادا نہ کر سکون آپ ضرور مہربانی کر کے نور چشمی کو بی بی افضل النسا
بیگم کی خدمت مین سپرد کر دین - زیادہ سوا ے شکر توجہات کے
کیا گذارش کرون - میری طرف سے اپنے سب بچون کی بلائین
لیجیے گا - اور دعا کہدیجیے گا

ایضاً ہم مرتبہ عورت کے نام حسب و نسب پر تہذیب اخلاق کو مقدم سمجھنے مین نمبر ۴۷

بہن عزت النسا خانم زادت محبتہا - بعد شوق ملاقات فرحت آیات کے
جسکے بیان سے خامہ بریدہ زبان قاصر ہے - واضح رائے سامی ہو

بی بی افضل النسار کی خدمت مین سپرد کردوگی۔ بہن مین تو اونکو بخوبی
جانتی ہون۔ اونکے بڑے بھائی منصرم عدالت۔ والد ڈپٹی کلکٹر
میان تحصیلدار۔ سسرے منیجر کورٹ ہین۔ اونکو خدا کے فضل
سے کس چیز کی کمی ہے۔ جو کسیکے تحفے تحائف پر نظر کرین۔
اس کے علاوہ اونھون نے اپنے مکتب کا انتظام اس خوبی اور
سلیقہ کے ساتھ کیا ہے۔ جسکو آپ نے شاید ناواقفی سے تحریر
نہین فرمایا۔ سنو بہن اگرچہ اوستانی صاحبہ کسی سے ایک حبہ
نہین لیتی ہین۔ تاہم اون اشیا کی فروخت سے جو اون کے مکتب
کی لڑکیان بناتی ہین۔ پچاس روپیہ مہینے کی آمد ہے۔ جسمین سے
سات لڑکیون کو دو روپیے ماہواری کے حساب سے وظیفہ
ملتا ہے اور تین تین روپیہ مہینے کی دو مامین نوکر ہین۔ جو لڑکیون
کی خدمت مین سرگرم رہتی ہین۔ اور اشیاء فروختنی فروخت
کرلاتی ہین۔ اور مال مصالحہ خرید کرلاتی ہین۔ اور پانچ روپیہ
ماہواری کی کتابین مول لی جاتی ہین۔ جو غریب لڑکیون خواہ
انعام کے مستحقون کو عطا کیجاتی ہین۔ یا کتب خانہ مین رکھی جاتی ہین
اور دو روپیہ ماہواری بابت سائر خرچ کے مقرر ہین۔ اور دو سو ستر
خواہ کم و بیش روپیہ جو سال بھر کے مصارف سے بچتے ہین اونمین

مگر وہ اس امر کو ہرگز گوارا نہین کرتی ہین اور کہتی ہین۔ کہ مین نے
تو یہ شغل اپنا دل بہلانے اور اپنے ہمجنسون کو نفع اور فائدہ
پہونچانے کی نظر سے اختیار کیا ہے۔ کچھ طمع دنیا کے خیال سے یہہ
بکھیڑا مین نے اپنے ذمہ نہین لیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مین اونکی
عالی ہمتی اور خوش نیتی اور طریقہ تعلیم اوسکی دیکھکر بہت خوش
ہوئی۔ اور نورچشمی کو اونکی خدمت مین سپرد کر دیا۔ اوسکی تربیت
نہایت مہربانی اور محبت سے اونھون نے منظور کی۔ بہن ان امور
کی اطلاع دہی سے میری یہ غرض ہے کہ اگر آپ کو نورچشمی قمر النسا
کی تربیت منظور ہو تو منت وسماجت کرکے اوسکو بھی مین اونکی خدمت
مین سپرد کر دون۔ زیادہ سوائے اشتیاق لقاے شریف کے
کیا تحریر کیا جاے۔

جواب خط کی رسید اور بی بی افضل النسا بیگم کے باقی حالات مین نمبر ۴۶

محبہ وفا کیش مشفقہ محبت اندیش بی بی فاطمہ خانم زادت اخلاقہا۔
آرزوے دولت ملاقات کے بعد خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ مکتوب
مرغوب وصول ہوا حقیقت مندرجہ پر مطلع فرمایا۔ بہن مین
تمھاری نہایت ممنون اور مشکور ہونگی۔ جو تم برخوردار قمر النسا کو

ایک لڑکی دس لاکھ تک ہندسہ لکھ سکتی ہے - جالی کاڑھتی ہین -
ان لڑکیون مین دو لڑکیان اڈے پر جال بھی بناتی ہین - بہار النسا
نامے لڑکی مولسری کے پھول - اور ماہی پشت اچھا بناتی ہے
اب ضبط اوقات کا حال سنو صبح کے سات بجے سے دس بجے تک
تین گھنٹے لڑکیان پڑھنے مین مصروف رہتی ہین - بعد اوسکے بارہ
بجے تک دو گھنٹے پکانے کھانے کے شغل مین رہتی ہین - پھر دو بجے تک
یعنی دو گھنٹہ حساب وصفائی خط مین مشغول رہتی ہین - پچھلے دو گھنٹون
مین ہر ایک قسم کی دستکاری ہین جسکی عورتون کو امور خانہ داری مین
اکثر ضرورت پڑتی ہے مصروف رکھی جاتی ہین - سوائے اوقات معینہ
مذکورہ کے دو گھنٹہ کا کام اور بھی اون کو بتا دیا جاتا ہے - جسکو
وہ اپنے گھرون سے بنا لاکر دوسرے روز آتو صاحبہ کے ملاحظے
مین پیش کرتی ہین - اور اپنے اپنے سلیقہ اور محنت کے لائق شاباش
اور تحسین کے خلعت سے سرفراز اور ممتاز ہوتی ہین - افضل النسا
بیگم اس مکتب کی اوستانی بڑی لائق اور سیر چشم و با اخلاق
و جفاکش ہین - ہر چند کہ بعض امرا جنکی لڑکیان اس مکتب مین
پڑھتی ہین - ہزار ہزار طرح سے چاہتی ہین کہ اوستانی صاحبہ
دو تین سو روپیہ نقد خواہ کوئی سوغات قبول فرمائین

مین سات لڑکیان ہین - اس جماعت مین - گلزار دبستان -
قواعد اردو حصۂ دوم - انشاء خرد افروز - پڑھائی جاتی ہے
حساب مین کسور عام اور اربعہ متناسبہ کے سوالات حل کرائے
جاتے ہین - املا لکھتی ہین - اور نستعلیق خط کی مشق کرتی ہین -
دستکاری مین کامدانی بنوائی جاتی ہے - اس جماعت کی
لڑکیون نے بھی اچھے جواب دیے - پھندنا بیگم کے ہاتھ
کے بنائے کانٹے اور کیسہ بان مجھے بہت پیاری معلوم ہوئین -
تیسری جماعت کی چھوکون لڑکیون نے صفوۃ المصادر -
حقائق الموجودات حساب مین تقسیم مرکب - املا نویسی - اور خوشخطی
مین امتحان اچھا دیا - اس جماعت کی لڑکیون کے ہاتھ کی چکن
اور رفو پسند کے لائق ہے - چوتھی جماعت مین تین لڑکیان
حاضر تھین - اونھون نے گلدستۂ اخلاق - مفید الانشا -
مبادی الحساب کے پہلے چارون قاعدون کے سوالات کے
جواب اچھے دیے - ان لڑکیون کے ہاتھ کا کاڑھا ہوا کشیدہ
اور رسی ہوئی عبا مجھے پسند آئی - پانچوین جماعت مین پانچون
لڑکیان حاضر پائین - مفید المبتدی پڑھتی ہین - اور حروف مفرد
اور مرکب لکھ سکتی ہین - بارہ تک کا پہاڑہ بھی خوب یاد ہے

کو اونکے سپرد کردون - غرض کہ عید کی پانچوین تاریخ مین وہان گئی - جیسے ہی میری سواری اونکے مکان پر پھونچی - بہن افضل النسا بیگم زنانی ڈیوڑہی تک استقبال کے واسطے آکے مجھے اپنے ہمراہ بارہ دری مین لے گئین - اور بڑی خوشی سے میری مہمانداری اور خاطر و مدارات کی - اور اپنا مکتب بھی دکھلایا - اکتیس لڑکیان درج رجسٹر - اور اٹھائیس حاضر تھین - پہلی جماعت مین سات لڑکیان - منتخبات گلستان - عقود فارسی - تواریخ روضۃ الاصفیا پڑھتی ہین - اور چھوٹے چھوٹے مضامین اُردو سے فارسی اور فارسی سے اُردو زبان مین ترجمہ کرتی ہین - حساب مین کسور اعشاریہ سیکھتی ہین - خط نستعلیق مین قطعات کی مشق کرتی ہین -

میرے سوالون کے اچھے جواب دیے - علی الخصوص بوٹہ خانم نامے لڑکی نوگل ہے - اوس سے توجس قدر سوال کیے گئے اوسنے سب کے جواب صحیح اور درست دیے - اور سوزنکار رومال اس لڑکی کے ہاتھہ کا بنایا ہوا دیکھہ کر تو میرے ہاتھون کے طوطے اوڑ گئے - اوسکا رنج اور ہر چہار گوشون کے بوٹے دیکھنے کے لائق ہین - اس لڑکی کے ہاتھ کے پکائے ہوے کریلے بھی مین نے ہونٹ چاٹ چاٹ کر کھائے - دوسری جماعت

وہان طلب کر لینا تردد اور زیر باری سے خالی نہوگا۔ لہذا میری
راے یہ ہے۔ کہ دو تین مہینے کے بعد جب آپ کو وہان کے امور سے
بالکل اطمینان ہو جاے۔ تب آپ ایک خط میری خوشدامن یعنے
اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت مین اس مضمون کا لکھکر ارسال فرمائین
کہ وہ مجھے اپنے ہمراہ لے کر وہان تشریف لیجائین۔ جناب ممدوحہ کو
خط تحریر کرنے اور اونکے ہمراہ مجھے طلب کرنے مین دو بڑے فائدے
یہ ہین کہ ایک تو اونکی رضامندی اور خوشنودی متصور ہے۔
دوسرے غیر ملک مین اپنی بڑی بوڑھی کا موجود ہونا نہایت ضرور
ہے۔ امید کہ تا حصول دولت یکجائی آپ اپنے مزاج کی خیریت اور
جناب آقاے نامدار کی عنایت سے مطمئن اور مسرت اندوز فرماتے
رہین۔ زیادہ تمناے دلی ہمدوش اور اطمینان قلبی ہم آغوش رہے

ہم مکتب اور ہمدرجہ عورت کے نام بی بی افضل النسا کے مکتب کے انتظام مین نمبر ۴۵

محبہ و مشفقہ من انجم النسا بیگم زاد لطفہا۔ بعد شوق ملاقات کے
کہ زیادہ تحریر سے ہے واضح راے سامی ہو۔ بہن مجکو بہت دنونسے
اشتیاق تھا۔ کہ ہمشیرہ افضل النسا بیگم سے ملاقات کرون اور
اونکے مکتب کا بھی معائنہ کرون۔ اور اگر مناسب ہو تو نورچشمی تبولی

واقف رموز محبت و یکتا دلی سلامت - بعد شرح شوق حضوری
و دفع آلام دوری کے گذارش حال یہ ہے کہ مکتوب محبت اسلوب
عین انتظار مین وصول مسرت آمود ہوا - مرہم دل کے زخم کا ہوا
صحت مزاج اور ترقی درجات کے دریافت ہونے سے نہایت خوشی
اور اطمینان حاصل ہوا - اللہ تعالی دولت روز افزون نصیب کرے
مین اس امر سے انکار نہین کر سکتی ہون کہ مجکو جدائی کا غم اور
فراق کا الم نہین ہے - مگر چونکہ ہر ایک شخص کو رنج اور بیتابی کی
حالت مین سر رشتہ مصلحت کو توڑ ڈالنا اور اپنے درد دکھ کی
داستان سے فریق ثانی کو تردد مین ڈالدینا عقل سے بعید ہے
لہذا مین بھی اپنے رنج اور غم کی داستان کو نسیان کے طاق پر
رکھکر جو غور کرتی ہون تو یہی امر ذہن مین گذرتا ہے - کہ ابھی
آپ وہان نو وارد ہین - اس لیے آپ نے نہ ابھی اپنے تمام علاقے
کے دورے سے فراغت پائی ہوگی - نہ دفتر کے حالات سے بخوبی
وقفیت حاصل کی ہوگی - علاوہ برین ہر ایک شخص کو اپنے عہدے
کے موافق اپنا ظاہری سامان بھی درست کرنا پڑتا ہے - اسواسطے
اس تھوڑی سی مدت مین جو کچھ تنخواہ کا روپیہ ملا ہوگا
وہ سب خرچ ہو گیا ہوگا - ان وجوہ سے بالفعل میسرا

جلد تر اعلیٰ مرتبہ پر پہونچا دین گے۔ یقین کر کے مانو کہ مہربان حاکم
خوش نصیبی سے ملتا ہے۔ اور ایسا اچھا موقع خوبی قسمت سے ہاتھ
آتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ تمنے ایسے نازک وقت مین عقل کے دامن کو
استقلال کے ہاتھ سے نچھوڑا۔ اور اپنا دل مضبوط کر کے براہ دور اندیشی
میری مفارقت اور مہاجرت پر صبر کیا۔ اور بخلاف دیگر اشخاص
کے یہان آنے کی مجکو ہمت بندھوائی۔ جو مین یہان آیا اور اپنے
توقع سے زیادہ بھبودی کا ثمرہ پایا۔ چونکہ تمھارے صحیح اور عمدہ
خیالات کا مجکو تجربہ ہوتا جاتا ہے۔ اور جو بات تمھارے مُنہ سے
نکل جاتی ہے۔ اوسی کے مطابق روبرو آتی ہے۔ لہذا مجکو تمھاری
دانش اور عقل کی رسائی پر اعتماد ہے۔ اس سبب سے کوئی امر بغیر
تمھاری صلاح اور مشورت کے عمل مین نہین لاتا ہون۔ اب میرا
ارادہ ہے کہ تمکو اپنے پاس طلب کر لون جسمین جدائی کا غم
دور ہو خاطر طرفین کو سرور ہو۔ اس مقدمہ مین تمھاری جو کچھ
راے ہو تحریر کرو کہ اوس کے موافق بندوبست کرون۔ زیادہ
بجز شوق حضوری ورفع مہجوری کے کیا لکھون۔

جواب زوجہ کی طرف سے شوہر کی خدمت مین خط کی رسید
اور اپنے دو تین مہینے طلب کیے جانے مین نمبر ۴۴

بسر کرتے ہو تاہم ایک جگہہ پر اتفاق سے رہنا ہی غنیمت جانو۔ اگر
تمھاری تقدیر مین ترقی ہوگی۔ تو اسی جگہہ اوسکی کوئی صورت پیدا
ہو جاے گی۔ بالفرض تمنے اس لگی لگائی نوکری کو چھوڑکر اسس قدر
دور و دراز سفر اختیار کیا اور وہان تمھاری نوکری کی کوئی شکل پیدا
نہوی۔ تو پردیس مین نہ قرض مانگے ملے گا۔ نہ یہین سے تمھارے
پاس کچھہ خرچ پہونچ سکے گا۔ اس صورت مین تمکو یہان آنے کے
لالے پڑجائین گے۔ جب مین تمکو دیکھتا تھا۔ تو سب سے زیادہ غور
اور تردد مین پاتا تھا۔ جسوقت مین نے تم سے اپنے اس طرف آنے کے
باب مین مشورہ کیا۔ تو تمنے بصد استقلال یہی عمدہ جواب دیا۔ کہ
گو صدمۂ جدائی جان فرسا ہے۔ لیکن بنظر مصلحت تمھارا اپنے
ولی نعمت کے ہمراہ سدھارنا ہی اچھا ہے۔ کیونکہ جناب آقاے
نامدار رفیق پرور ہین۔ سواے اسکی تمھاری دیانت اور راست گوئی
اور محنت و مشقت سے اس قدر تم سے رضامند اور خوشنود ہین
کہ تمکو اپنے ہمراہ لیجانا پسند فرماتے ہین۔ میری دانست مین تو
ایسے قدردان حاکم کی رفاقت مین تمکو نہ خرچ کی تکلیف
ہوگی۔ نہ بیکار بیٹھا رہنا پڑے گا۔ بلکہ تمھاری رفاقت اور فرمانبرداری سے
وہ زیادہ تر مہربان ہو جائین گے۔ اور تمکو اپنا خیرخواہ رفیق سمجھکر

مقرر نوکیے جاوگے پچیس روپیہ ماہ بماہ حضور اپنی جیب خاص سے
تمکو مرحمت کیا کرینگے - مین نے سلام کرکے وہ روپیے لے لیے
اور ریل مین ہمراہی صاحب بیٹھ لیا - آقاے نامدار نے یہان
رونق افروز ہوکر پہلے ہی اجلاس مین محرر پشی کی اسامی خالی پاکر
مجکو مقرر کردیا - اوسی ہفتہ مین سررشتہ دار کلکٹری نے اپنے
لڑکے کی شادی کی ضرورت سے تین مہینے کی رخصت طلب کی -
چنانچہ فوراً عطا فرمائی گئی - اور مین قائم مقام سررشتہ دار
مقرر کیا گیا - دوسرے ہفتہ مین ایک تحصیلدار کی جگہ خالی ہوئی
آقاے نامدار نے براہ قدردانی ورفقا پروری میری تقرری کے
باب مین ایک رپورٹ بڑی دھوم دھام کی کردی - جو صاحب
کمشنر بہادر کے ملاحظے مین گذرتے ہی منظور فرمائی گئی - اب بعنایت
الٰہی مین بارہ بنکی کا تحصیلدار ہوگیا ہون - مجکو خوب یاد ہے کہ
جب مین نے حسب الحکم آقاے نامدار - نقل نویسی کی اسامی سے
مستعفی ہونے اور خداوند نعمت کے ہمراہ یہان آنے کا ارادہ کیا
تھا - تو یہ امر میرے کسی عزیز و قریب کو پسند نتھا - سب کے سب
یہی فہمایش کرتے تھے کہ گو نقل نویسی مین تیس روپیے سے زیادہ
تمکو دستیاب نہین ہوتے ہین اور اس سبب سے بہ تشکل اوقات

لونگ الایچی کے ڈلوا دو۔ جب گوشت پک کر ملائم ہو جاوے۔
چھٹانک بھر شیرہ بادام مقشر۔ آدہ پاؤ بالائی چھنوا کر ملوا دو۔ پھر
دو ماشے زعفران اور چار لیمو ون کا عرق چھوڑوا کر انگارون پر
رکھوا دیا کرو اور ایک ساعت کے بعد استعمال مین لایا کرو۔ لازم ہے
کہ تا حصول دولت دیدار اپنے اخبار خیریت آثار سے مطلع کرتے رہو
کہ اطمینان قلبی اوس سے متصور ہے۔

شوہر کی طرف سے زوجہ کی حسن مشورت کی شکر گذاری اور اپنی خوشحالی مین نمبر ۴۳

عصمت پناہ عفت دستگاہ مونس جان عفیفہ دوران زادت عصمتہا۔
بعد شوق موصلت سراپا راحت کے مطالعہ کرو۔ کہ مجکو سوائے تمھاری
جدائی کے غم کے اور کسیطرح کا رنج نہین ہے۔ اور تمھاری خیر و عافیت
کا درگاہ ربّ العزت سے خواستگار رہتا ہون۔ تمھاری
پسندیدہ صلاح کے مطابق جناب آقائے نامدار گلن صاحب
بہادر کے ہمراہ میرا یہان چلا آنا میرے حق مین اکسیر ہو گیا جس کا
حال ابتدا سے اطلاعاً لکھتا ہون۔ صاحب بہادر نے ریل گھر
مین پھونچ کر سوائے خرچہ ریل کے پچیس روپیہ نقد اپنی جیب خاص
سے مجکو مرحمت فرمائے۔ اور ارشاد کیا کہ جب تک تم کسی عہدہ

ترقی عمر و درجات کے مطالعہ کرو ر تمھارے کھانے پینے کی بے سامانی
کا حال دریافت ہونے سے مجھے اپنے کھانے پینے کا لطف نہین ملتا۔
خدا تمکو اس بے چینی سے نجات دے۔ جو میرے ہی تسلی ہو۔
علی بخش باورچی کو چار روپیہ اور خوراک پر رضامند کیا ہے۔
اگر تمھاری صلاح ہو تو اوسکو وہان روانہ کر دیا جائے۔ اور
دو سو روپیہ مرسلہ تمھارے وصول ہوے چنانچہ بجنسہ تمھارے گھر
مین دیدیے گئے۔ ضروریات خانہ داری مین صرف کیے جائین گے
خاطر جمع رکھو۔ برخوردار من قلیہ ترکاری پکانے کی ترکیب تم نے
بہت صحیح لکھی ہے اسمین گھی اور ترکاری کی کمی و بیشی کا تمکو اختیار
ہے۔ اب مجھ سے قورمہ پکانے کی ترکیب سنو۔ سادہ قورمہ
پکانے کی یہ ترکیب ہے کہ سیر بھر گوشت کو خوب صاف دھلوا کر
چھٹانک بھر نمک۔ پاؤ بھر دہی۔ چھٹانک بھر آب ادرک اوسمین
ملوا دو۔ پھر پاؤ بھر گھی مین آدہ پاؤ پیاز کے لچھے بریان کرالو جب سرخ
ہو جاوین پیاز علیحدہ کرا کے گوشت دہی وغیرہ سمیت اوس
گھی مین بریان کرالو۔ اور بریان ہونے کے وقت۔ چھٹانک بھر
کچلے ہوے لہسن کے پانی کا چھینٹا دلواتے جاؤ بعد
ازان تھوڑا سا پانی مع چار ماشے سیاہ مرچ اور دو دو ماشے

تین مرتبہ پانی مین دھلوا کر۔ چھٹانک۔ چھٹانک بھر۔ نمک ادرک پسا ہوا دھنیا۔ اوسمین ملوا کر رکھوا دیتا ہون۔ اور آدہ پاؤ پیاز کے لچھے پاؤ بھر گھی مین بھنوا کر سرخ ہو جانے کے بعد دور کرا دیتا ہون۔ اور آدھی چھٹانک ہلدی پانی مین پسی ہوئی اوسی گھی مین بھنواتا ہون۔ پھر گوشت مصالح سمیت اوسمین چھوڑوا کر بقدر ضرورت پانی ڈلوا دیتا ہون۔ جب پانی جذب ہو جاتا ہے سیر بھر ترکاری چھوڑوا کر بریان کراتا ہون۔ اور لہسن کے پانی کا چھیٹا دلوا جاتا ہون۔ پھر آدہ پاؤ دہی خواہ عرق لیمون کا چھیٹا دلوا کر خوب بریان کراتا ہون۔ جب گھی۔ گوشت اور ترکاری مین جذب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ تب شوربے کے موافق پانی چھوڑوا کر دو ایک جوش دلوا دیتا ہون۔ پھر ماشہ بھر لونگ۔ دو ماشہ الایچی۔ چار ماشہ مرچ۔ ماشہ بھر زعفران ڈلوا کر تھوڑی دیر تک انگارون پر دم کھانے کے واسطے رکھوا دیتا ہون۔ زیادہ بخیر تمنائے خاکبوس کے کیا عرض کرون

جواب ساس کی طرف سے دو سو روپیون کی رسید اور قورمہ پکانے کی ترکیب مین نمبر ۴۲

برخوردار نور العین امیر دولھہ اطال اللہ عمرہ وضاعف قدرہ۔ بعد دعوات

آرزوے ملازمت کے بعد التماس یہ ہے۔ کہ مین یہان سب طرح سے
خوش ہون۔ اور آپ کی صحت و عافیت کا خواہان رہتا ہون۔
مبلغ دو سو روپیہ ہمدست سبحاتی خدمتگار ارسال خدمت ہین۔ امیدوار
ہون کہ بعد وصول ہونے کے رسید مرحمت فرمائی جاوے۔
حضرت من مجکو آپ کی دعا سے یہان سب طرح کی راحت ہے مگر
باورچی کے نہ ملنے سے کھانے کی بڑی بے لطفی ہے۔ عید و خدمتگار
بھلی بُری طرح سے جو کچھ پکا دیتا ہے کھا پی کر کچہری چلا جاتا ہون
کیا کرون مجبور رہون کبھی کبھی تعطیل کے روز جو اپنے روبرو کھانا
پکواتا ہون تو قلیہ ترکاری البتہ خوش ذائقہ نصیب ہوتی
ہے۔ نہین تو وہی جلا بھلا کھانا آگے آتا ہے۔ اکثر قورمہ
کھانے کو جی چاہتا ہے مگر اوسکے پکانے کی ترکیب بخانتے
کے سبب سے اوس کے کھانے سے مجبور رہتا ہون۔ لہذا
اشفاق مُربیانہ سے یہ امید ہے۔ کہ قورمہ پکانے کی ترکیب قلمی
فرما کر عنایت فرمائیگے۔ مکرر التماس یہ کہ قلیہ پکانے کی ترکیب
لکھ کر خدمت شریف مین ارسال کرتا ہون۔ اگر درست ہو تو فہو المراد
ورنہ براہ عنایت بزرگانہ اصلاح دے کر واپس فرمائیے۔ جناب من
مین اس طور پر قلیہ ترکاری۔ پکوایا کرتا ہون کہ سیر بھر گوشت کو

خط کے آنے سے پہلے۔ برخوردار حفیظ الدین زاد عمرہ کے دشمنون کی طبیعت بدمزہ ہوگئی تھی۔ لیکن شافی مطلق کی عنایت سے دوسرے ہی روز صحت ہوگئی۔ اب ماشاء اللہ وہ بدستور چاق اور تندرست ہے خاطر جمع رکھو۔ اور اپنی خیریت سے ہمیشہ مطلع کرتی رہو۔ عزیزہ من فرنی پکانے کی ترکیب یہ ہے کہ چار پانچ پیسے بھر چانول مین چار مرتبہ پانی مین دھوکر تھوڑی دیر تک بھیگنے دو۔ بعدہ خشک کرکے مثل دلیے کے پسوا لو۔ پھر سیر بھر خالص دودھ کو جوش دو۔ جب اوسکا پانی کھپ جائے تب چانولون کا دلیا دودھ مین چھوڑتے اور چمچہ سے حرکت دیتے جاؤ کہ گانٹھیان پڑنے نہ پاوین۔ بعد اوس کے ڈیڑھ پاؤ خواہ کم و بیش قند یا شکر اوسمین ڈال کر تھوڑی دیر تک پکنے دو۔ بعدہ اوتار کر چھٹانک بھر عرق کیوڑا آمیز کرکے خواہ انچون یا تشتریون مین نکال کر جما دو۔ اور چھٹانک بھر مغز پستہ۔ اور مقشر بادام کی ہوائی چھڑک کر اوسپر ورق نقرہ لگا دو۔ زیادہ سوائے شوق دیدار کے کیا لکھا جائے

داماد کی طرف سے ساس کی خدمت مین دو سو روپیہ کی رسید طلب کرنے اور قلیہ ترکاری پکانے کی ترکیب مین نمبر ۴۱

جناب خورشید من صاحبہ مخدومہ محترمہ من دامت اظلالہا۔

اور چھ ماشے زعفران چھٹانک بھر کیوڑے مین پیس کر۔ چھٹانک بھر گھی مین ملا دیجاے۔ پھر استعمالی چانولون کو جوش دے کر صافی مین پسا لینا چاہیے پھر زعفران کا رنگ دے کر اوس قوام مین پکا لینا چاہیے اور گجراتی الائچی ایک ماشہ لے کر سوا پاؤ خواہ کم و بیش گھی مین بریان کر کے اوسمین چھوڑ دینا چاہیے۔ پھر چھٹانک چھٹانک بھر خواہ کم و بیش کشمش۔ بادام۔ پستہ۔ اوسپر چھڑک کے مثل پلاؤ کے دم بخت کر لینا چاہیے۔ اگر زعفران کے عوض ہلدی کا رنگ دینا منظور ہو۔ تو ہلدی کو بھوبھل مین بھل بھلا کر پانی مین پیس کر چھان لینا چاہیے۔ اور اوسی ہلدی کو پانی مین پکا کر اوسمین چانولون کو جوش دینا چاہیے جب چانول جوش کھا جاوین تب ترکیب مرقومہ بالا قوام مین پکا کر دم بخت کر لینا چاہیے زیادہ کیا التماس کرون

جواب جھٹانی کی طرف سے زیور اور پارچہ کی رسید اور فرنی پکانے کی ترکیب مین نمبر ۴۰

دیورانی صاحبہ بجان عزیز سراپا تمیز سلمہا اللہ تعالے۔ آرزوے دیدار راحت آثار کے بعد مطالعہ کرو۔ کہ تمھارا خط مع اشیاء مندرجۂ اپنے کے وصول محبت لایا۔ تمھاری خیر و عافیت کے دریافت ہونے سے دل کو نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ چار روز تمھارے

دیورانی کی طرف سے جھٹانی کی خدمت مین زردہ پکانیکی ترکیب مین نمبر ۳۹

جھٹانی صاحبہ محترمہ من دامت عنایتہا۔ بعد اداے مراسم مستمندی کے خلاصہ گذارش یہ ہے۔ کہ قبل اس کے آپ کا عنایت نامہ مشعر تھنیت تولد نورچشم حفیظ الدین اطال اللہ عمرہٗ شرف صدور لایا تھا اور اوسمین یہ بھی مندرج تھا کہ مین زردہ پکانے کی ترکیب تحریر کرکے ارسال خدمت کرون۔ چنانچہ اوس روز سے نہ آپنے کوئی آدمی اپنا بھیجا۔ نہ یہان مجھے کوئی معتبر آدمی دستیاب ہوا۔ اب کہ خدابخش اونا وٴ سے واپس آیا۔ دریافت خیریت کیواسطے روانہ خدمت سامی کیا گیا۔ دو جوڑی گھنگرو۔ ایک طوق۔ دو جوڑی کڑے۔ پانچ کرتے۔ چار پائجامے۔ سات ٹوپیان۔ برخوردار کے واسطے ارسال خدمت ہین۔ اور زردہ پکانیکی ترکیب بھی مرسل ہے۔ امیدوار ہون کہ آپ اپنی و نیز برخوردار کی خیر و عافیت سے مطلع فرماوین۔ اور براہ مہربانی فرنی پکانے کی ترکیب تحریر کرکے ہمدست حامل عریضہ نیاز عنایت فرماوین۔ جناب من زردہ پکانے کی ترکیب یہہ ہے کہ مین پاؤ خواہ کم و بیش شکر یا قند کا قوام تیار کیا جاوے

تازے پانی مین تین مرتبہ دھونا چاہیے اور پھر سیر بھر استعمالی چانولونکو
پانی مین بھگو دینا چاہیے - پھر چھٹانک چھٹانک بھر ادرک ولہسن کا
عرق وآدھی چھٹانک سانبھر نمک اور پاؤ بھر دہی اون پارچون مین
ملا دینا چاہیے - پھر ڈیڑہ پاؤ گھی اور آدھ پاؤ کتری ہوئی پیانہ بھون کر
نکال لینا چاہیے - اور پارچون کو گھی مین اس قدر بریان کرنا چاہیے
کہ سُرخ اور ادھ گلے ہوجاوین - تب پارچون کو نکال کر بچے ہوے
گھی مین چانولون کو بھون کر پارچون کی تہ جمانا چاہیے - اور آدہی چھٹانک
نمک تین تین ماشہ لونگ والایچی - چھ ماشہ سیاہ مرچ - آدہ پاؤ
چھنی ہوئی بالائی پاؤ بھر دودہ ڈال کر اولٹ پلٹ دینا چاہیے -
اور تازہ پانی اس انداز سے چھوڑنا چاہیے کہ چانولون سے ناخن بھر
بلند رہے - اور مدھم آنچ کر دینی چاہیے - جب چانولون مین دو ایک
کنکی رہجاے اور پانی جذب ہوجائے - (اگر شاید رہ جاے تو صافی
لگا کر بسا لینا چاہیے) تب اوسکو انگارون پر دم ہونے کے لیے رکھدینا
چاہیے - پھر دو ماشہ زعفران تین چار پیسہ بھر کپڑے مین پیس کر
اوسپر چھینٹا دیدینا چاہیے اور ترکیب معروف دم کر لینا چاہیے
اگر یخنی پلاؤ پکانا منظور ہو تو خالص پانی کے عوض اوس گوشت کو
جوش دے کر آب گوشت مین چانولونکو پکا لینا چاہیے فقط

چھٹانک بھر نمک ڈال کر اوسے گھی مین بھونین۔ جب کھچڑی پیازی رنگ پیدا کرے۔ تب تین ماشہ لونگ اور چھ چھ ماشہ الایچی اور سیاہ مرچ اور پاؤ بھر دودھ چھوڑ کر اولٹ پلٹ دین۔ پھر کسیقدر گرم خواہ تازہ پانی اس انداز سے ڈالین کہ وہ کھچڑی سے ناخن کے برابر بلند رہے۔ جب کھچڑی ادھ گلی ہو جاے تب دیگچی کے مُنہ پر آٹے کی بتی جما کے اوسکے مُنہہ کے برابر سرپوش رکھہ کر جما دین جسمین بھاپ نکلنے نپاوے اور انگارون پر رکھہ کر تھوڑے سے انگارے سرپوش پر بھی رکھدین کہ کھچڑی دم ہو جاے زیادہ کیا عرض کروں

جواب بڑی نند کی طرف سے قورمہ پلاؤ اور یخنی پلاؤ پکانے کی ترکیب مین نمبر ۳۸

بھابھی صاحبہ عزیزہ من زاد قدرہا۔ دعاے افزونی قدر کے بعد مطالعہ کرو کہ۔ آج مین نے تمھاری لکھی ہوئی ترکیب کے موافق بھونی کھچڑی پکائی۔ بہت لذیذ پکی۔ کھچڑی پکانے کی ترکیب اس سے بہتر میری دانست مین اور نہوگی۔ اور جناب پھوپھی صاحبہ کو تو ایسی بھائی کہ انھون نے ارشاد کر دیا ہے کہ ہمارے واسطے جاڑون بھر اسی ترکیب کے مطابق کھچڑی پکا کرے۔ عزیزہ من اب قورمہ پلاؤ پکانے کی ترکیب مجھہ سے سنو۔ کہ پہلے تین پاؤ گوشت کے پارچون کو

زیادہ بخبر شوق دیدار کے کیا لکھا جاے

چھوٹی بھاوج کی طرف سے بڑی نند کی خدمت مین بھونی کھچڑی پکانے کی ترکیب مین نمبر ۳۷

باجی صاحبہ مکرمہ من دامت اعطافہا۔ شوق ملازمت کثیر المنفعت کے بعد گذارش یہ ہے۔ کہ آپ کے چھوٹے بھائی صاحب کو اچھے کھانے کا بہت ذوق ہے۔ آج مجھ سے پلاؤ پکانے کی فرمایش کی جسکو مین نے اپنے طور پر پکا دیا۔ جب اکل و شرب سے فارغ ہوے تو مجھ سے کہا کہ جیسی مزہ دار بھونی کھچڑی تم پکا جانتی ہو۔ ویسا خوش ذائقہ پلاؤ پکانا نہین جانتی ہو۔ ہماری بڑی باجی صاحبہ البتہ بہت لذیذ پلاؤ پکاتی ہین۔ تم بھونی کھچڑی پکانے کی ترکیب لکھکر اونکی خدمت مین بھیجدو۔ اور پلاؤ پکانے کی ترکیب لکھوانیکو اونکی لہذا امیدوار ہون۔ کہ قورمہ پلاؤ اور یخنی پلاؤ پکانے کی ترکیب براہ عنایت مربیانہ تحریر کرکے ارسال فرمایئے کہ مطابق اوس کے پلاؤ پکا لیا کرون۔ جناب من بھونی کھچڑی پکانے کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے چھٹانک بھر پیاز کے لچھے کترکے ڈیڑھ پاؤ خواہ کم و بیش گھی مین بھون کر نکال ڈالین۔ پھر سیر بھر کھچڑی جسمین نو چھٹانک دال اور سات چھٹانک بہت عمدہ چاول ہون صاف دھو کر

چھٹانک بھر

بھیا سچ کہنا ہم عورتون کا تو مردون نے نام ہی بدو کر رکھا ہے
ناقص العقل خطاب دے رکھا ہے۔ بھلا تمھاری جیسی عقل رکھنے
والے مردون کو کونسا خطاب دینا مناسب ہے۔ بھیا میرا کہنا
یقین کرکے مانو۔ کہ تمھاری جہالت ہی تمھارے ناعاقبت اندیش
ہونے کی باعث ہے۔ اگر تم پڑھے لکھے ہوتے۔ تو اپنے نیک و بد پر ضرور
غور اور لحاظ کرتے۔ بہرحال ابھی تک کچھ نہین بگڑا ہے اب بھی اگر
اپنا بھلا چاہو تو میری مشفقانہ نصیحتون پر عمل کرو۔ نہین تو عمر
بھر پچھتاؤگے۔ اور دنیا بھر کی بدنامی اوٹھاؤگے۔ قصہ مختصر
جب مین نے اس طور پر اونکو زمانے کے نشیب و فراز دکھلائے
تو شرمندہ ہوے اور کہنے لگے۔ کہ جناب باجی صاحبہ آپ
میری بزرگ اور اماجان کی جگھ پر ہین۔ آپ جو کچھ مجھسے ارشاد
فرمائین گی اوسی پر عمل کرونگا۔ آپ کے حکم سے سر مو تجاوز
نہ کرونگا۔ لو بھابھی تمکو مبارک ہو کہ تمھاری منہ مانگی مراد آئی۔
اب وہ خیالات فضول اور خام چھوٹے بھیا کے دل سے دور ہوگئے
خدا نے چاہا تو تمھاری راے کے مطابق اور اپنی حیثیت کے موافق
شادی کرین گے۔ مفت کے قرض وام سے بچین گے۔
تم دلجمعی رکھو کسیطرح کی فکر اور تشویش کو اپنے دل مین جگھہ ندو

چوتھی چالے مین جو میکے گئی تو وہان سے پھر آنے نپائی بیٹا بھی
چاٹ کی لالچ سے سسرال ہی مین رہنے لگا۔ ظریفون کی بن پڑی
چھیڑنا شروع کیا۔ کہ واہ واہ مرزا صاحب موروثی جایداد بیچ کر
تو آپ نے خوب سوداگری کی۔ کہ نفع یعنی بہو کے توقع پر اصل جائداد
یعنے بیٹے کو بھی کھو دیا۔ آپ کا حال تو بعینہ اس مثل کے مطابق ہوا
کہ دونون دین سے گئے پانڈے حلوا ملا نہ مانڈے۔ غرض
کہانتک بکواس مچاؤن۔ تم بالکل انجان نہین جو ساری رام کہانی
کہہ سناؤن۔ میرے پیارے بہنیا۔ دانشمند اورون کے حالات
سے تجربہ حاصل کرتے ہین۔ اس لیے تمکو بھی چاہیے کہ جو کام کرو عقل
کی صلاح سے کرو۔ کسی کے سبز باغ دکھانے پر پھول جانا زیبا نہین۔
گھر پھونک تماشا دیکھنے والون کی باتون مین آجانا اچھا نہین۔
بھائی عباس مرزا کی طرح موروثی جائداد کھوٹے کوڑون بیچ کر۔
حق توکے حرارے بھرنا۔ بہو کا زیور تلف کرکے سمدھیانے
سے زر دروہونا۔ قرض کی بابت رباق۔ طباق موے دوسی
بقر قصاب کا قیمہ تختہ کرنا۔ تمکو پسند ہے۔ یہ جائداد تمھارے ہاتھہ
پھر کر نہ آئے گی۔ عمر بھر زیر باری بنجائیگی۔ اب سے دور دشمنون کے
کان بہرے تکلیف کے دن پیش آئین گے۔ مفت خور کا فور ہو جاوینگے

کھنا نہ مانا۔ اپنی کچھپر بگھیہ زمین اور بارہ پتھر کے دونون بنگلے دو ہزار روپیہ کو بیچکر برخوردار سلطان مرزا کی شادی بڑی دھوم دھام سے کی۔ بیاہ کے دوسرے ہی روز دیکھنے مین آیا کہ محل مین مالن ڈومنیان چونے والیان بھابھی صاحبہ کا مزمہ لے رہی ہین۔ اور دیوانخانے مین بھائی صاحب۔ تیلی۔ تنبولی۔ کنجڑے۔ قصائی۔ کسگر۔ حلوائی۔ نقارچی۔ شہنا نواز۔ تاشہ نواز۔ آتشباز۔ بھانڈ۔ بھکیتون وغیرہ کی کوا گو ہار مین پڑے تھے منھہ سے سیدھی بات نہین نکلتی تھی۔ آخر جب تجھو کا سارا زیور اونے پونے خرچ کرکے اون سب کے نیگ لگا دیا۔ تب اونکی کانون کانون سے نجات پائی اور چڑیا نوچن سے جان بچائی۔ بیچاری ایک رات کی بیاہی ہوئی دولھن کی ناک مین سہاگ کی نشانی نتھہ تک نرہی۔ کہو بھائیصاحب اپنے بیگانون مین اونکی ناک کٹی یا رہ گئی۔ اور سنو مودی نے جب اپنا نقد نپایا جنس کا دینا موقوف کر دیا۔ یہان بھائی صاحب کے گھر مین کیا دھرا تھا۔ موروثی جائداد تو پہلے ہی گنوا چکے تھے۔ حال کی رقم بہو کا زیور تھا۔ وہ باد ہوائی چھچھوندرون غبار و نمین اوڑا چکے تھے۔ اب چوہے قلابازیان کھانے لگے۔ چار دن کی آئی ہوئی بہو کو چالون کے اندر ہی چارچار کڑاکون کی نوبت پہونچ گئی

مین درست اور صحیح معلوم ہون تو آپ اونکو مناسب طور پہ
فہمایش کر دین - میری دانست مین تو موہوم اور فرضی
ناموری کے واسطے بزرگون کا نام مٹانا مناسب نہین -
چادر سے باہر پانون پھیلانا پسندیدہ نہین معلوم ہوتا ہے - آیندہ
وہ مختار ہین - ہم مجبور و ناچار ہین - زیادہ حد ادب

جواب بڑی نند کی طرف سے چھوٹی بھاوج کے نام اپنے بھائی کو فہمایش کرنے کی اطلاع مین نمبر ۳۶

بھابھی صاحبہ مثل خواہر فروغ خانہ برادر سلمہا اللہ تعالے -
دعوات مزید حیات کے بعد واضح ہو - کہ خط تمھارا آیا حال معلوم ہوا
بھابھی صاحبہ تم سلامتی سے بڑی دور اندیش عقل کی پتلی ہو -
مجکو تمھاری راے سے ہمیشہ اتفاق رہا کرتا ہے - اور خاص اس
امر مین بھی اتفاق ہے - آج چھوٹے بھیّا کو شگفتہ خاطر پاکر تمھاری
تحریر کے موافق مین نے اونکو فہمایش کی - پہلے تو وہ اپنی ہی گایا
کیے - گپ شپ ہانکا کیے - اپنی عادت کے موافق لن ترانی کی لیا
کیے - مگر جب مین نے یہ کہا کہ بھائی صاحب اگر تمھارے دشمنون کے
دماغ مین گرمی چڑھ گئی ہو تو دوا کرو - شاید بھائی عبّاس مرزا
کا حال تمکو یاد نہین رہا کہ اونھون نے بزرگون کا

بیچ کی سرائے کی دکانین فروخت کرکے برخوردار وزیر مرزا کی
شادی بڑی دھوم دھام سے کرین - ہرچند کہ حسب موقع اشارے
اور کنائے سے اونکے گوش گذار کردیا - کہ صرف اسیقدر جایداد سے
بزرگون کا نام قائم ہے - اور بال بچون کی زیست کا سہارا ہے -
موروثی جائداد کا مٹانا - مردون کی ہڈیان بیچنا کیا مناسب ہے
اسکو فروخت کرکے آیندہ کہان سے کھائین گے - زندگی بھر
بال بچے بھوک پیاس کی تکلیف اوٹھائین گے - کبری تک چٹنی کو
نہ پائین گے - اب سے دور دشمنون کے کان بھرے موے پر جنازہ
ڈاوانڈول پھرے گا - لیکن اونکے مزاج مین کچھ ایسی فضول بلند ہمتی
سماگئی کہ اپنے نفع ونقصان پر کچھ بھی لحاظ نہین کرتے - باجی جان
مجھے تو بیچا کھوچی - قرض وام کے نام سے ہول آتا ہے - کلیجہ دو دو ہاتھ
اوچھلنے لگتا ہے - سچ تو یہ ہے کہ پھٹ پڑے وہ سونا جس سے
ٹوٹین کان - ایسے نام کو سلام - اور گھڑی بھر کی ہو حق مُنہ دیکھے کی
واہ واہ کو تسلیم - باجی جان مین تو لحاظ کی راہ سے آہمین زیادہ
اصرار کرنہین سکتی ہون - کیونکہ عورت ذات کو مردون سے بحث
کرنا ادب کے خلاف ہے - لیکن آپ میری اور اونکی دونونکی
بڑی بوڑھی ہین - اگر میرے خیالات آپ کی راے شریف

زمین و آسمان کا فرق ہے۔ نہین تو مجھے اس امر کا کبھی یقین نہوتا
تمھارے بھائی صاحب بھی تمھارا لکھا ہوا خط دیکھ کر بہت خوش ہوے
اور فرمایا۔ کہ یہان سے جب کوئی آدمی وہان بھیجا جاویگا تو اوس کے
ہاتھون دو تھان ریشمی چارخانے کے صغرا بیگم کو اس محنت کے انعام
مین بھیجے جاوین گے۔ اور سنو بہن تمھاری بھتیجی بھی تمکو بہت یاد کیا کرتی
ہے اسوقت کا لطیفہ بھی سننے کے لائق ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اسوقت
کھیلتے کھیلتے میرے پاس دوڑی آئی۔ اور گلے مین چمٹ کے اپنی
توتلی زبان مین مجھ سے پوچھنے لگی۔ کہ مِنّی[۱] آماجان چھچ چھو یہ چھپت
چچی نام لیتی ہو۔ مین نے کہا کہ بی بی یہ خط مین تمھاری پھوپھی جان
کے نام لکھتی ہون۔ تو کیا کہتی ہے کہ مِنّی[۲] اچھی اماجان مین تمھاری
گُبّان اچ چھت مین مینی پھلی جان چو مینی بندی بھی نکھدو۔ زیادہ
بجز شوق دیدار کے کیا لکھا جاے

ایضاً چھوٹی بھاوج کی طرف سے بڑی نند کی خدمت مین
شادی مین فضول اخراجات کے سد باب مین نمبر ۳۵

جناب باجی صاحبہ مکرمہ سلامت۔ عاجزی کا سر خاکساری کی زمین پر
جھکا کر عرض کرتی ہون۔ کہ اونکا یعنے آپ کے چھوٹے بھائی صاحب کا
ارادہ ہے کہ سو بیگھہ سیر کی زمین اور قبرستان کا باغ اور

[۱] بچون کی بولی مین ماں کو اماجان کہتے ہین اور بعض جگہ امان بھی کہتے ہین
[۲] بچون کی بولی مین ماں کو اماجان کہتے ہین اور بعض جگہ امان بھی کہتے ہین

جواب بڑی بھاوج کی طرف سے چھوٹی نند کے نام خرچ پہونچنے کی ترکیب وغیرہ مین نمبر ۳۴

میری پیاری بہن صغرا بیگم کو اشتیاق دیدہ بوسی کے بعد واضح ہو کہ بہن نہ تو مین وعدہ خلاف ہون۔ نہ تم دروغگو ہو۔ کیا کرون دو روپیہ ماہ بماہ تمکو کس طرح سے بھیجا کرون۔ اگر دو روپیہ کے ٹکٹ خط مین رکھہ کر بھیجون۔ تو بلا رجسٹری شدہ خط کے گم ہو جانے کا احتمال ہے۔ بالفرض اگر ٹکٹ تمکو مل بھی گئے تو اس قدر ٹکٹ تمھارے کس کام آوینگے اور کس طرح سے اونکو فروخت کروگی۔ اس لیے میری یہ رائے ہے کہ جب کوئی آدمی جناب خوشدامن صاحبہ کے واسطے خرچ لیکر روانہ ہوا کرے گا۔ یا نوٹ خرید کر کے بھیجا جایا کرے گا۔ تب اوسی کے ذریعہ سے تمکو بھی خرچ آسانی سے پہونچ جایا کرے گا۔ اے لو بہن تمکو ماہ بماہ خرچ ملجانے کی کیا اچھی تدبیر اسوقت میرے ذہن مین گذری ہے۔ وہ یہ ہے کہ تم دو روپیہ ماہواری جناب خوشدامن صاحبہ سے لیا کرو۔ جب یہان سے خرچ تمھارے واسطے جاوے تو وہ روپیہ تم جناب ممدوحہ کو دے دیا کرو۔ بہن میری طبیعت بہت خوش ہوئی جو تم لکھنے پڑہنے مین بخوبی جی لگاتی اور محنت کرتی ہو۔ تمھارا سوادخط بہ نسبت سابق کے کہین درست ہو گیا ہے۔ ماشاء اللہ سے

کہ مراۃ العروس شروع کراوین - اس مابین مین استانی صاحبہ
کی بھانجی کی شادی درپیش ہوگئی - اور وہ ایک مہینے کی رخصت لیکر
اپنی بہن کے یہان چلی گئین - اس سبب سے مین وہ کتاب شروع
نہ کرسکی - آج چوتھا روز ہے کہ وہ شادی سے فراغت کرکے
تشریف لائین - اور کل بدھ کے روز وہ کتاب مجھکو شروع کرائی
میرے اس بیان سے آپ کو یہ شبہہ نہ گذرے - کہ اوستانی صاحبہ کی
عدم موجودگی مین مہینے بھر تک مین نے اپنی اوقات کھیل کود مین برباد
کی ہوگی - بھابھی صاحبہ ایسا نہین ہوا بلکہ اتنے روز کی مہلت مین مین نے
اپنا بھولا ہوا سب آموختہ یاد کرلیا اور حرفون کی مشق اور خط
کی صفائی مین آٹھ آٹھ گھنٹہ ہر روز بلاناغہ محنت کرتی رہی - اور اسنے
میرا سارا دھیان اپنی پیاری بھتیجی بتولی مین لگا رہتا ہے -
اوسکی وہ پیاری پیاری اور بھولی بھولی باتین ہر وقت مجھے یاد
آتی ہین - وہ اوسکا ننھے ننھے ہاتھون سے سلام کرنا اور مزاج پوچھنا
اور چھوٹے چھوٹے پاؤن سے دوڑکر چمٹ جانا اور گلے مین باہین
ڈالدینا فراموش نہین ہوتا ہے - دیکھیے خدا وہ دن کب لائے گا
جب مین اوسکو دیکھون اور بلائین لے کر پیار کرون اوسکی بھولی بھولی
باتین سنون - آپ میری طرف سے اوسکی بلائین لیجیے گا اور پیار کرلیجے گا فقط

پیازی سہ بارہ کسم کا ہلکا رنگ دینے سے نیلا صرف نیل کا ہلکا رنگ دینے سے سرمئی نیل کا گہرا رنگ دینے سے فیروزئی رنگ رنگنے کی یہ ترکیب ہے۔ کہ دو پیسہ بھر نئی کاہی باٹات کی کترن کو پتیلی مین جوش دو اور ماشہ بھر نمک خواہ پھٹکری رنگ کاٹنے کے لیے چھوڑ دو۔ جب رنگ نکل آوے تب ترکیب معروف رنگ لو۔ زیادہ والدعا۔ سمدہن صاحبہ کو میری طرف سے سلام کہنا اور بچون کی بلائین لینا

چھوٹی نند کی طرف سے بڑی بھاوج کی خدمت مین وظیفہ کی طلب اور اپنی نوشت وخواند مین نمبر ۳۳

جناب بھابھی صاحبہ مکرمہ کی خدمت مین ارزوے ملازمت کے بعد عرض یہ ہے کہ آپ نے اکبرآباد تشریف لیجانے کے وقت ارشاد فرمایا تھا۔ کہ مین وہان پہونچ کر دو روپیہ ماہواری تمھاری کتاب وغیرہ کے خرچ کے واسطے ماہ بماہ بھیجا کرونگی۔ سو خرچ تو درکنار آپ نے اپنی خیریت کی خبر تک نہین بھیجی۔ اس باعث سے مجکو بڑی تشویش رہا کرتی ہے۔ امید کہ آپ کا مرحمت نامہ جلد آئے اور مجھکو تسلی فرمائے جناب من میری نوشت وخواند کی یہ صورت ہے کہ گلدستۂ اخلاق اور حقائق الموجودات ختم کرچکی ہون۔ جناب والدہ ماجدہ کا ارادہ

پڑا رہنے دینا چاہیے۔ بعد اوسکے نچوڑ اور خشک کرکے کسم کے
دوبارہ نکلے ہوے رنگ مین رنگنا چاہیے۔ بعد اوسکے ترشی اور
کلپ دے کر بطریق معلوم خشک اور تہ کر لینا چاہیے۔ اگر پستئی رنگ
رنگنا منظور ہو تو پہلے دوپٹے کو نیل والون کے پکے نیل مین غوطہ
دلوا دو۔ پھر ہلدی کے رنگ مین رنگ کر پانی مین دھلوا ڈالو
اوسکے بعد دہی کے توڑ مین غوطہ دو پھر ترشی اور کلپ دیکر خشک
اور تہ کر ڈالو سبز اور پستئی رنگنے کی ایک ہی ترکیب ہے۔ زیادہ نیل
دینے سے سبز اور کم دینے سے پستئی رنگ رنگا جاتا ہے۔
گل صد برگ خواہ زرد گیندے کے پھول خواہ ہار سنگار کی
ڈنڈیان خواہ ہلدی خواہ تن کو جوش کرکے رنگنے سے حاصل ہوتا ہے
بسنتی رنگ مین بہ نسبت زرد کے رنگ زیادہ دیا جاتا ہے۔
عباسی چار ماشے نیل پانی مین گھسکر رنگو۔ پھر کسم کے پاؤ بھر رنگ
مین رنگو بعد اوس کے بطریق معلوم ترشی اور کلپ دیکر تیار کر لو
بینجنی رنگ پکے نیل اور کسم سے رنگا جاتا ہے اودا سرخ اور
سیاہ کے ملانے سے گل شفتالو کسم اور کھٹائی سے سنہرا
سرخ اور زرد سے زعفرانی کسم اور ہار سنگھار سے گلابی صرف
کسم کے دوبارہ نکلے ہوے رنگ سے کر نجبی سبزی اور زردی سے

پارسی

اوسکی شادی مین بسر وچشم شریک ہونگی - اور انتظام شادی کی نسبت
جس امر کا مجھ سے مشورہ لیا جائیگا اپنی عقل اور تجربہ کے مطابق صلاح دونگی
کیونکہ مین تمھاری نیکبختی اور فرمانبرداری وسمدھن صاحبہ کی محبت وخاطرداری
سے اس قدر رضامند اور خوشنود ہون کہ اگر مجھکو بلایا بھی نہین جاتا - تو بھی
مین تمھارے بھائی کی شادی مین شریک ہوتی - ہان بیٹی تمنے کسم
کا رنگ نکالنے اور گلنار و نارنجی رنگ رنگنے کی ترکیبین بہت صحیح
اور درست لکھی ہین - تمھارا ذہن اور حافظہ تعریف کے لائق ہے
وہ رنگ جو تمھارے سامنے نہین رنگے گئے ہین اونکے رنگنے سے
البتہ مجبور ہو - سو مین اونکی ترکیبین لکھے دیتی ہون - اسی کے مطابق
رنگ لیا کرنا - اور یہ بھی واضح رہے کہ سیر بھر عمدہ کسم کے رنگ
مین ایک دوپٹہ بہت اچھا گلنار آتشین رنگ ہوتا ہے اگرچہ اتنے ہی
رنگ مین دو دو دوپٹے بھی گلنار رنگے جاتے ہین مگر بھبھوکا اور
شوخ رنگ نہین ہوتے - اور سنو کاسنی رنگ اس طور پر
رنگا جاتا ہے - کہ نیل والون کی مٹھور کا پکا نیل دو پیسہ بھر لے کر
گٹھرے وغیرہ مین ڈال کر تین سیر خالص پانی مین چھوڑ کر اس قدر
متھنا چاہیے - کہ نیل اور پانی ایک رنگ ہوجاے پھر دوپٹے کو
صاف پانی مین ڈبو اور نچوڑ کر تھوڑی دیر رنگ جذب ہونے کے لیے

نمی باقی رہجاتی تھی اوسکی شکنین دور کرکے تہ کرلیتی تھین - اور زعفرانی رنگ آپ اس ترکیب سے رنگتی تھین - کہ ہار سنگار کے پھولونکی ڈنڈیون مین ڈھائی سیر پانی ڈال کر جوش دیتی تھین - اور دو سیر پانی رہجانے کے بعد اوسکو چھان لیتی تھین اور دوپٹے کو خالص پانی مین ڈبو و نچوڑکر اوسی رنگ مین ڈبو کر تھوڑی دیر تک رنگ جذب ہونے کی نظر سے پڑا رہنے دیتی تھین - پھر نچوڑکر ہوا مین خشک کرکے کسم کے دوسرے قسم کے رنگ مین تر کرتی تھین - اور کچھ دیر کے بعد خوب نچوڑکر دو لیمو ؤن کے عرق مین لعاب دار پانی مخلوط کرکے ڈوپٹے کو تر کرتی تھین - اور اوسکو نچوڑکر ہوا مین خشک کرکے معمولی طور پر شکنین دور کرکے تہ کرلیتی تھین -

زیادہ حد ادب فقط

جواب ساس کی طرف سے بہو کے نام کاسنی و سپتی و گل صد برگ وغیرہ رنگنے کی ترکیب مین نمبر ۳۲

نور بصر بجاے دختر نور چشمی جمشید بہو صاحبہ زاد قدرہا - شوق دیدار راحت آثار کے بعد خلاصۂ مدعا یہ ہے - کہ خط تمہارا آیا اوسکے پڑہنے سے میرے دل کو راحت کلیجے کو ٹھنڈک ہوئی - برخوردار قطب الدین حسین طال عمرہ کے سر سہرہ دیکھنے کی مجھے بہت آرزو ہے انشاء اللہ تعالے

اور پانی ڈالدیا کرتی تھین - اوسمین سے زرد پانی جو ٹپکتا تھا
اوسکو علیحدہ رکھہ چھوڑتی تھین - اور جب صاف پانی ٹپکنا شروع ہوجاتا تھا
تب کسم کو اس قدر مالش دیتی تھین - کہ وہ خوب نرم ملائم ہوجاتا تھا
اور یہ بھی مجکو یاد پڑتا ہے کہ پہلے کسم کو ناندخواہ کٹھرے مین رکھہ کر
فی سیر آدھ پاؤ سنجی ملاکر مالش دیتی تھین - پھر اول طور پر کپڑے
مین رکھہ کر تپائی مین لٹکا دیتی تھین - اور کپڑے کے چارون کونے
تپائی کے چارون گوشون مین باندھ دیتی تھین - اور اٹکل سے
ضرورت کے موافق پانی ڈال دیتی تھین - وہ رنگ جو سنجی کے
کھارسے کٹ کر ٹپکتا تھا - نہایت سرخ وعمدہ ہوتا تھا - اوس مین
آپ گلنار رنگ رنگتی تھین - پھر اوس کسم مین یہان تک پانی ڈالتی
تھین کہ تمام رنگ نکل آتا تھا - جسمین گلابی ونارنجی وغیرہ رنگ
رنگتی تھین گلنار رنگ آپ اس ترکیب سے رنگتی تھین کہ پہلے
دوپٹے کو خالص پانی مین ڈبوکر نچوڑ ڈالتی تھین - پھر عمدہ رنگ
مین ڈبوکر رنگ جذب ہونے کے لیے تھوڑی دیر تک پڑا رہنے دیتی
تھین - بعدہ اوسکو نچوڑکر پانچ عدد لیموؤن کا عرق چاول وغیرہ
کے لعاب دار پانی مین ملا اور چھان کر اوس دوپٹے کو اوسمین
غوطہ دیتی تھین پھر نچوڑ کر سایہ مین خشک کرتی تھین - جب کسیقدر

میران جی کی گیارھوین تاریخ کو قرار پایا ہے اسلیے آپکی سمدھن
صاحبہ کی دلی تمنا اور میری دست بستہ یہ عرض ہے کہ آپ براہ شفقت
مربیانہ بیس پچیس روز پہلے سے تشریف لاوین جسمین جملہ امور
شادی مین آپ سے صلاح و مشورہ لیا جاے - آپ کی محبت
اور شفقت مادرانہ سے مجھکو امید ہے - کہ میری اس درخواست کو
آپ خوشی سے منظور فرماوینگی - جناب من میری یہ راے ہے کہ
دوپٹے وغیرہ بیاہو کپڑے گھر ہی مین کسم چڑھا کے رنگ لیے جاوین
کیونکہ رنگریز چوگنے پچگنے دام نوے لیتے ہین - لیکن کپڑا مرضی کے
موافق نہین رنگ دیتے ہین - جس ترکیب سے آپ کو رنگ نکالتے
اور گلنار و نارنجی رنگ رنگتے مین نے دیکھا ہے وہ ترکیب میرے
ذہن مین ہے مگر بنظر احتیاط گذارش کرتی ہون آیمن جہان
کہین فرق پایا جاے اوس سے مطلع فرمایے - اور براہ توجہات
بزرگانہ کاسنی - پستئی - وغیرہ رنگون کے رنگنے کی ترکیب
بھی تحریر فرمایئے کہ مطابق اوس کے دوپٹے وغیرہ رنگ لیا کرون
جناب من - آپ کو اس ترکیب سے رنگ نکالتے مین نے دیکھا ہے
کہ آپ سوکھے ہوے کسم مین (تھوڑا سا پانی چھوڑکر نم کرتی تھین)
اور تھوڑی دیر کے بعد اوسکو کپڑے مین رکھ کر تپائی پر لٹکا دیتی تھین

گمان سے میری سستی کو جو محض بیماری کے سبب سے تھی
بدشوقی پر محمول کرتی تھین - بالفعل جناب حکیم نبّا صاحب نے جو مسن
اور تجربہ کار طبیب ہین میری نبض دیکھی - اور تپ کہنہ تشخیص فرماکے
اوسکا علاج کیا - تو وہ سب حرارت جاتی رہی - اور شفاے کامل
حاصل ہوگئی - سستی وغیرہ بھی جو مرض کے سبب سے عارض ہوگئی
تھی - رفع ہوگئی - اب مین تندرست ہون اور بدستور سابق مستعدی
سے لکھتی پڑہتی ہون - انشاء اللہ تعالے محنت کرکے اپنے
ہم مکتبون سے چند روز مین پھر آگے ہوجاؤن گی - اب جناب والدہ
آقو صاحبہ بدستور مجھ سے خوش و رضامند رہتی ہین - بلکہ اوس
طعن و تشنیع پر جو میری بیماری کی حالت مین صحت کے اشتباہ سے
مجھپر جائز رکھتی ہین - افسوس کرتی ہین - مجھے امید ہے کہ جب
آپ بھی میری اس کیفیت پر مطلع ہونگی تو میرے اس قصور کو
معاف فرماوینگی - زیادہ بجز تمناے ملازمت کے کیا عرض کرون

ساس کی خدمت مین کسم کا رنگ نکالنے اور گلنار
و نارنجی رنگ رنگنے کی ترکیب مین نمبر ۳۱

جناب خوشدامن صاحبہ مکرمہ معظمہ سلامت - تمناے حصول دولت
ملازمت کے بعد عرض یہ ہے - کہ بھائی قطب الدین کا بیاہ

مین مہارت پیدا کرلو۔ جو آیندہ کو تمھارے کام آوے۔
سنو بیٹی تمھارے علم و ہنر حاصل کرنے کے یہی دن ہین۔ اس عمر مین
جو کچھ شد بُد ہو جاے گی۔ آیندہ وہی تمھارے کام آے گی زیادہ
سواے تاکید علم کے کیا لکھا جاے۔ المرقوم پنجم رمضان ۱۲۸۸ھ

جواب بھانجی کی طرف سے ممانی کی خدمت مین نمبر ۳۰

جناب ممانی صاحبہ شفقت و مرحمت فرما بر حال فدویان دامت
عظمتہا۔ بعد تمناے ملازمت سراپا عنایت خلاصہ التماس
یہ ہے کہ مرحمت نامہ مورخہ پانچوین رمضان المبارک سنہ حال
متضمن نصایح بزرگانہ شرف صدور لایا۔ میری عزت و آبرو کا
باعث ہوا۔ فی الحقیقت اندنون میرے لکھنے پڑہنے مین بڑا فتور اور
ہرج واقع ہوا۔ اسکا مجھکو رنج و افسوس ہے۔ مگر آپ یقین فرماین
کہ یہ ہرج مجبوری سے ہوا۔ میری اسمین کچھ بھی خطا نہین ہے۔
اب اسکا مفصل حال جناب گوش فرماوین۔ وہ یہ ہے۔ کہ چار
مہینے قبل اس کے مجکو بخار آیا تھا۔ ہرچند کہ ایک نیم طبیب خطرہ
جان کے علاج سے بظاہر مجکو صحت ہوگئی تھی۔ لیکن در اصل
حرارت ہڈیون مین سرایت کرگئی تھی۔ جس کے سبب سے طبیعت سست
رہا کرتی تھی۔ جناب والدہ ماجدہ و آقو صاحبہ صحت کے

بیل سے بھی بدتر سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے کہ گائے سے دودھ حاصل ہوتا ہے جس سے گھی۔ دہی۔ بالائی۔ کھویا وغیرہ اقسام اقسام کی خوش ذائقہ چیزین تیار کیجاتی ہین۔ بیل سے کھیتی اور بار برداری کا کام لیا جاتا ہے۔ سنو بیٹی۔ دنیا مین جاہل کے برابر ذلیل و خوار کوئی شخص نہین سمجھا جاتا ہے۔ اوس کے مرنے کو اوس کے جینے سے بہتر جانتے ہین۔ کیا تمنے پند نامہ مین یہ شعر نہین پڑھا ہے۔

سر جاہلان بر سر دار بہ	کہ جاہل بخواری گرفتار بہ۔

اس شعر سے جاہلون کی خواری و بیقدری پر غور کرنا چاہیے۔
اور ہان یہ بھی واضح رہے کہ انسان کی عزت صرف حسب و نسب پر جسکا بعض خرد ماغون کو گھمنڈ رہتا ہے منحصر نہین۔ بلکہ حصول علم و کمال پر موقوف ہے جیسا کہ دانشمندون کا قول ہے کہ آدمی را حسب و نسب بعلم و ہنر درست باید کرد نہ بمادر و پدر۔ اور ظاہر ہے کہ اگر اصل و نسل ہی پر شرافت کا مدار ہوتا تو میان آلھی بخش حکام کے حضور مین کرسی کیون پاتے۔ اور سکندر مرزا اور فریدون مرزا گلی گلی ٹھوکرین کیون کھاتے۔ اس لیے براہ اشفاق بزرگانہ مین تمکو نصیحت کرتی ہون۔ تمکو چاہیے کہ میری نصیحت پر عمل کرو۔ اور چندے محنت و مشقت کرکے ضروری نوشت و خواند اور حساب و کتاب

کہ برخوردار کربلائی کو اونہین کے سپرد کردون - لہذا تمکو
مناسب ہے کہ مشہدی کو میرے پاس بھیجدو - مین دونون لڑکیون
کو بی بی فاضلہ کی خدمت مین خود لیجا کر سپرد کرونگی زیادہ والدعا

مامانی کی طرف سے بھانجی کے نام جہالت کے نقصان اور نوشت وخواند کی ترغیب مین نمبر ۲۹

چشم وچراغ دیدۂ اہلیت ونجبت بلندی نورچشمی قمر النسا خانم -
زاد قدرہا - آرزوے دیدہ بوسی کے بعد واضح ہو - کہ ظاہرا معلوم
ہو کہ تم لکھنے پڑہنے مین توجہ کم کرتی ہو اسواسطے تمھارے والدین اور
آقو صاحبہ تم سے رضامند اور خوشنود نہین رہتی ہین - مجھے اس خبر
کے دریافت ہونے سے بڑی حیرت ہوئی - کیونکہ لڑکپن مین سلامتی سے تم
لکھنے پڑھنے مین اس قدر محنت کرتی تھین کہ سب لڑکیون سے پہلے اپنا سبق
یاد کرکے سُنا دیتی تھین جس کے سبب سے بہ نسبت اور لڑکیون کے تمھاری
زیادہ خاطر ہوتی تھی اور شیرینی وغیرہ بھی تھین کو زیادہ ملتی تھی - اللہ
غنی اب تمھارا دل ایسا اوچاٹ ہو گیا کہ ایک سبق دو دو روز تک نہین یاد
کر سکتی ہو - موخۃ پڑھنے کا کیا مذکور ہے - جن لڑکیون نے تم سے پیچھے
پڑھنا شروع کیا تھا وہ آگے ہو گئین - میری جان خوب یاد رکھو کہ انسان
کی ساری بزرگی وعزت علم ہی سے متعلق ہے - جاہل آدمی گاے

واقف ہونگی - لہذا اس امر مین آپ سے مشورہ لینا ضرور ہے -
امیدوار ہون کہ براہ اشفاق مربیانہ اس مقدمہ مین جناب اپنی
راے تحریر فرماوین کہ مطابق اوس کے عمل مین لاؤن معروضہ ساتوین مدار سنہ ۱۲۸۵ھ

جواب چچی کی طرف سے بھتیجے کے نام نمبر ۲۸

قرۃ العینی نورچشمی حبیب النسا بیگم زاد عمرہا - شوق دیدار راحت آثار
کے بعد مطالعہ کرو کہ خط مسرت نمط ساتوین مدار سنہ حال کا لکھا
ہوا ورود سعادت لایا - مضمون مندرجہ اوسکا واضح ہوا - میسر یحیان
بی بی فاضلہ کا حال کیا پوچھتی ہو - سبحان اللہ اسم با مسمے ہین
اونکے مزاج مین - تقوے - طہارت - اخلاق - مروت - جہان بھر
کی خوبیان جمع ہین - کیون نہو - آخر مولوی سدھن صاحب ہی کی
تو پوتی ہین - جن کے خاندان مین ماما - اصیل تک ناخواندہ نہین رہنے
پاتی - نواب حامد حسین خان وحیدر حسین خان و مولوی سلامت اللہ
ونعیم اللہ و دیگر عمدہ خاندان کی لڑکیان اونکے مکتب مین پڑھنے
آتی ہین - اونکی تربیت و طریقہ تعلیم نہایت شائستگی اور تہذیب
کے ساتھ ہے - نورچشمی مشہدی کا وہان بھیجنا مناسب
بلکہ انسب ہے - خدا نے چاہا تو اونکی فیض تربیت سے بہت جلد
لکھنے پڑھنے مین ہوشیار ہو جاوے گی - میسہ ابھی ارادہ ہے

محبت کرتی ہین جسکا مجھسے شکریہ ادا نہین ہوسکتا ہے۔ آپ
بہر طور مطمئن رہین۔ اور تا حصول سعادت قدمبوس اپنی و میرے
بھائی بہنون کی خیریت سے مطمئن و سرفراز فرمایا کرین +

بھتیجی کی طرف سے چچی کی خدمت مین اپنی لڑکی کو مکتب مین
بھرتی کرانے کی مشورت مین نمبر ۲۷

جناب چچی صاحبہ مخدومہ و مکرمہ من زاد مجدہا۔ بعد تقدیم مراسم
خدمتگذاری کے مشہود خاطر عالی ہو کہ نورچشمی مشہدی بیگم کو
اللہ رکھو آن گنا برس ہے۔ ہرچند کہ مین اوسکو پڑہاتی ہون اور
وہ تعلیم المبتدی و مفید الانشا ختم کرچکی ہے۔ اور پہاڑا بھی بارہ تک
اوسکو یاد ہے۔ چھوٹے چھوٹے اعداد بھی جوڑ لیتی ہے۔ مگر مجکو امور
خانہ داری کی کثرت سے اوسکی طرف زیادہ مخاطب ہونے کا موقع
نہین ملتا ہے۔ اس لیے میری راے مین اکثر گذرتا ہے کہ مین اوسکو
بی بی فاضلہ کے مکتب مین بھیجدیا کرون۔ لیکن چونکہ مجکو اونکی
تعلیم کے طریقے اور مکتب کے انتظام سے بخوبی وقفیت نہین ہے۔
اس لیے مشہدی کو وہان بھیجنے مین میرا جی آگا پیچھا کرتا ہے۔ آج
میرے ذہن مین گذرا کہ اونکا مکتب آپ کے ہمسایے مین ہے۔ اسلیے
آپ وہان کے حالات اور اون کے مزاج کی کیفیت سے بخوبی

واقف

شکریہ کس زبان سے ادا کرون۔ سچ تو یہ ہے کہ جس قدر آپ کو مجھہ
ناچیز کے ساتھہ محبت ہے دوسرے کی نسبت نہین ہے۔ اور مین بھی
آپ کو اپنی آمان جان سے کم نہین جانتی ہون۔ آپ کے ارشاد اور
ہدایت پر عمل کرونگی۔ اور جو دستور العمل مجھکو مرحمت ہوا ہے مینے
اوسکو قفلی دار ڈھولنے مین رکھہ چھوڑا ہے ہر وقت اپنے گلے کا
ہار بنائے رہتی ہون۔ کلیجے سے لگائے رہتی ہون۔ ہر روز بلا ناغہ
دونون وقت بعد نماز صبح و مغرب بطور وظیفہ پڑہ لیا کرتی
ہون۔ جناب من آپ کی دعا سے یہان کے سب لوگ مجھسے رضامند
اور خوش رہتے ہین۔ آج تک کوئی امر ایسا نہین ہوا۔ جو طرفین
کی کدورت کا باعث ہوتا۔ آمان جان یعنے آپ کی سمدہن صاحبہ
مجھکو اپنی بیٹیون سے زیادہ پیار کرتی ہین۔ اور نندین بہنون کیطرح
مجھے چاہتی ہین۔ جٹھانیان و دیورانیان بھی میری جدائی
پسند نہین کرتی ہین۔ سچ ہے کہ امراؤ بہو صاحبہ اپنی بدزبانی اور
نافہمی و چھچھورے پن کے سبب سے اپنے سسرال والون کی آنکھون
سے گر گئی تھین۔ جناب من۔ شکر کا مقام ہے۔ کہ آپ جیسے
بزرگون کی نصیحتون اور دعاؤن کے اثر سے یہ اجنبی لوگ یعنے
ساس۔ نندین۔ وغیرہ مجھہ کل کی آئی ہوئی سے ایسی

مری جون لقب پڑ جائی۔ بات محل اور موقع سمجھکر کرنی چاہیے۔
جواب بھی مناسب اور شیرین دینا چاہیے۔ زیادہ گوئی سے آدمی
فضول اور بکی مشہور ہو جاتا ہے۔ اور نہایت کم سخنی سے مغرور سمجھا جاتا
ہے نہ اتنا چلا کے بولنا چاہیے۔ کہ زبان دراز ہو نام پڑ جائے نہ اسقدر
آہستہ کہ سماعت مین نہ آنے سے نمو ہی بیگم خطاب ملجائے۔ خلاصہ یہ کہ
ہر امر مین خَیرُ الاُمورِ اَوسَطُہا پر نظر رہے۔ درجہ اعتدال ملحوظ خاطر
رہے۔ میر یجیان ادب اور لحاظ کو سب چیزون پر مقدم رکھنا
کہ با ادب بانصیب و بے ادب بے نصیب مثل مشہور ہے شرم و
حیا کو ایمان کی شاخ سمجھنا۔ اپنے کام کو آپ ہی انجام دینا اور
سسرال کی چیز کو اپنا ہی مال سمجھکر خراب اور برباد نہونے
دینا چاہیے زیادہ سوائے شوق دیدہ بوسی کے کیا لکھا جائے

جواب بھانجی کی طرف سے خالہ کی خدمت مین نمبر ۲۶

جناب خالہ صاحبہ محترمہ من دامت برکاتہا۔ تمنائے سعادت ملازمت کے
بعد عرض یہ ہے کہ مین آپکی دعا سے خیر و عافیت سے ہون اور
آپ کے مزاج کی خیریت اور خوشنودی کی خواستگار رہتی ہون۔
عنایت نامہ آیا میری سرفرازی کا باعث ہوا۔ مضامین مفیدہ
جو آپ نے محض محبت کے جوش سے تحریر فرمائے تھے اون کا

دودھ کی سی مکھی الگ کر دیجاتی ہین۔ سسرال والون کی نظر مین
اونکی کچھ بھی قدر و منزلت نہین رہتی ہے۔ اگر غور کرو تو اکثر یہی امر
ساس بہوون کے درمیان فساد کی جڑ ٹھہرتا ہے۔ اگر بہو سسرال والون
سے مل کر رہے۔ تو اونکی آنکھون کا تارا بنی رہے۔ بعض نالائق بہوون
مین لگائی بجھائی کا بھی عیب ہوتا ہے۔ جہان سسرال کی ایسی ویسی
کوئی بات دیکھی سنی اپنی ماں بہنون کے کان مین پھس دے سے
کہدی مفت خدا دونون طرف مینڈھے لڑوا دیے پر انجام اسکا
وہی ذلت اور رسوائی ہے۔ میر سبحان شوکت آرا تمکو کھانے پینے
چلنے پھرنے بات کرنے مین بھی درجہ اوسط کا لحاظ رکھنا ضرور ہے۔
اور سنو۔ کسی چیز کی فرمایش کرنے یا کوئی اچھی چیز دوسرے
کے آگے سے اوٹھا کر کھا لینے سے آدمی نادیدہ سمجھا جاتا ہے۔
کھانے کو نام رکھنے۔ یا مونہ بگاڑ کر کھانے سے نکچڑھا بوجھا جاتا ہے
بڑے بڑے نوالے خواہ جلدی جلدی کھانا کھانے سے بے صبر
اور بے تمیز شمار کیا جاتا ہے۔ اپنے بڑے بوڑھون کے روبرو
بہت چلنا۔ پھرنا۔ بے شرمی مین داخل ہے۔ ضرورت کیوقت
مضائقہ نہین۔ اوسمین بھی لحاظ رہے کہ چال نہ اتنی تیز
ہو کہ بجلی سبنت نام رکھا جاے — نہ اتنی سست کہ

مہترانی بہشتن۔ کی معرفت کوڑیون کے مول لٹائے دیتی ہین اور بازار
سے۔ شیرمال۔ کباب۔ پوری۔ کچوری۔ کھجلے۔ امرتی۔ منگا۔ منگا کر
چپکے چپکے آپ بھی زہرمار کرتی ہین۔ اور اپنے چور شریکون کو بھی
منگلواتی ہین۔ غور کرو کہ نا اتفاقی اور رنجش باہمی کیسی بُری بلا ہے
کہ صاحب خانہ تو لخت جگر اور لہو کے گھونٹ پی کر رہین۔ اور حرامخوریون
اللے تللے کرین۔ اور سنو بیٹی نمکو میان کا ادب بھی ضرور ہے۔
خدا نے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے۔ عورت پر اپنے خاوند کی
اطاعت فرض کی ہے۔ جو عورت اپنا اور خاوند کا مرتبہ یکسان
سمجھتی ہے وہ بڑی نافہم ہے۔ بہرحال خاوند کا رضامند رکھنا
سب امور پر مقدم ہے۔ اور یہ امر عورت کی اطاعت پر منحصر ہے۔
جب عورت اپنے خاوند کی خدمتگذاری فرض سمجھے گی یعنی اوسکی
مرضی کے خلاف کوئی امر نہ کرے گی تو اوسکا خاوند بھی اوسکی دلداری
واجب جانیگا۔ اور سنو۔ ساس سسرے کی خدمت بھی بہو پر لازم ہے
بعض عورتین ایسی عقل کی دشمن ہوتی ہین کہ شادی ہوتے ڈولی سے
اوترتے ہی بموجب اس مثل کے رمیان کھول میسہ انفع ہین گھر سنبھالون
اپنا) یہی بات چاہتی ہین کہ جس طرح سے بنے ساس سسرے سے
جدا ہو کر رہین۔ لیکن انجام کار وہ اپنی نیت کی برکت سے

نکلجاتا ہے۔ میری پیاری بھانجی حشمت آرا صلح اور موافقت عجب
چیز ہے۔ اسمین بڑا لطف ہے۔ دیکھو بیچارے غریب غربا دن بھر
محنت و مزدوری کرکے دو چار ٹکے کما لاتے ہین۔ رات کو جورو لڑکون کے
ساتھ ڈال دلیا جو کچھ میسر آتا ہے کھا پی کر کیسے آرام و چین سے پانون
پھیلا کر سوتے ہین۔ اور آپس کی میل و محبت سے دنیا کی مشقت اور
تکلیف کس طور پر ہنسی خوشی سے کاٹتے ہین۔ اور بعض نواب بیگمات
آپس کی نا اتفاقی اور بد مزگی کے سبب سے زندگی کے دن کس
تلخی اور بے لطفی سے بسر کرتے ہین۔ میری جان امراؤ بہو صاحبہ
کو تو تم بھی جانتی ہو کہ کیسی خاندانی اور روپیہ والی تھین۔ اونکے
گھر مین خدا کا دیا کیا کچھ سامان موجود تھا۔ لیکن اونکی طرح
وہمی اور بد مزاج نوج کوئی عورت ہو۔ عمر بھر بیچارے میر صاحب
کا ناک مین دم رہا۔ ہمیشہ یہی سننے مین آتا تھا کہ بی بی گھر مین میان
ڈیوڑھی مین کھری چارپائی پر سر اوندھائے پڑے ہین۔ چار روز
سے باورچیخانہ سرد ہے۔ میر صاحب اور بیگم صاحبہ کو آب و دانہ
حرام ہے۔ لونڈیون کی بن آئی ہے۔ کوٹھون کے قفل کھول کھول
بھاری۔ بھاری جوڑون سے۔ لچکا۔ پٹھا۔ کرن۔ بنت۔ چٹکی
گوکھرو۔ اودھیڑ۔ اودھیڑ کر۔ ماما صیل۔ غلام۔ خدمتگار۔

اسباب کی زیبایش مین مصروف دیکھا۔ کبھی باورچیخانہ کی خبرداری
و ملازمون کی نگرانی مین متوجہ پایا۔ تمھارے حسن انتظام سے باجی جان
امور خانہ داری کی طرف سے بےفکر رہا کرتی تھین۔ اور مجھ سے کہا کرتی تھین
کہ میری پیاری بیٹی حشمت آرا اللہ رکھو خانہ داری کا سارا بوجھ بھار
سمھالے رہتی ہے۔ خدا اوسکو جیتا رکھے اور وہ اپنی جوانی کا سکھ دیکھے
دودھون نہائے پوتون پھلے۔ اپنی مانگ کو کھ سے ٹھنڈی
رہے۔ مین تو اوسکی محنت اور لیاقت کے سبب سے پلنگ کی نواڑ
توڑا کرتی ہون۔ میرے جان مین نے تمھارے والدین اور سارے
گھر کو تمھارا شکرگذار پایا۔ ہرچند کہ ماشاءاللہ تم خود ذی شعور ہو۔
ظاہرا تمھاری کوئی بات سمجھ سے خالی نہین پائی جاتی ہے۔ لیکن محبت کے
سبب سے مین بھی تمکو چند نصیحتین لکھتی ہون۔ اگر اونپر عمل کروگی تو
سسرال مین بھی سب کی آنکھون کی پتلی بنی رہوگی۔ سنو۔ بی بی
حشمت آرا۔ ساس سسرے کا ادب۔ جیٹھ۔ جٹھانی۔ بڑے نندوئی
ونند کا لحاظ۔ چھوٹے نندوئی ونند اور دیور و دیورانی کی خاطرداری
مقدم سمجھنا۔ اتفاق اور موافقت پیدا کرنا۔ میری جان
جھگڑے بکھیڑے تو تو مین مین فریاد واویلا سے زندگی تلخ ہوجاتی ہے
خلق خدا ہنستی اور نام رکھتی ہے۔ نکچڑھی خانم۔ یا کنگالا بیگم نام

عزت پیدا کرنے کی تدبیرون مین نمبر ۲۵

راحت جان اقبال نشان برخوردار شوکت آرا بیگم از عمر و زندگانی مالامال عشرت و شادمانی باشند۔ آرزوے دیدار مسرت آثار کے بعد مطالعہ کرو۔ کہ یہان بفضلہ تعالے ہر طرح پر خیریت ہے۔ اور صحت و تندرستی تمھاری مطلوب ہے۔ بیٹی سالہاسال سے میری دلی آرزو تھی۔ کہ تمھارے کار خیر مین شریک ہون۔ مگر کیا کہون کہ جن دنون مین تمھاری شادی کی تقریب تھی۔ اتفاق سے تمھارے خالہ زاد بھائی کے دشمنون کی طبیعت ایسی علیل ہوگئی تھی کہ خدا کے گھر سے پھرے۔ اونکو اوس حال مین چھوڑ کر نہ آسکی۔ میری یہ تمنا میرے دل ہی مین رہی۔ سنو بیٹی۔ دنیا مین نیکنامی بڑی دولت ہے اور وہ نیک ڈھنگون سے حاصل ہوتی ہے۔ مین تمکو سب بچون سے جو زیادہ چاہتی اور عزیز رکھتی ہون اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ تمھاری چال ڈھال مجھکو دل سے بھاتی ہے۔ مین نے تمکو اور بچون کی طرح ضد کرتے۔ دوڑ کر چلتے۔ کھکھلا کر ہنستے۔ لڑتے۔ جھگڑتے۔ کھیلتے۔ کودتے۔ کبھی نہین دیکھا۔ جب مین وہان گئی تو تمکو کبھی سیتے۔ پروتے۔ کبھی کامدانی درفو بناتے۔ کبھی اپنے چھوٹے بھائی بہن کو لکھاتے پڑھاتے پایا۔ کبھی مکان کی آرایش

رقمزدہ ۶- رجب سنہ الیہ جو مجھ ناتوان کے حق مین نسخہ معجون جالینوس تھا صدور عنایت لایا- باعث تقویت خاطر کا ہوا- حق تعالے آپ کی ذات بابرکات کو ہمارے سرون پر سلامت رکھے- جناب من پرہیز کی تو مین ہمیشہ سے عادی ہون- چنانچہ اس بیماری مین بھی حسب تجویز معالج مہینہ بھر سے آدہ پاؤ گوشت کی یخنی پر گذران کرتی ہون- غلہ کی قسم سے کوئی چیز قسم کھانے کو بھی نہین کھائی- کیونکہ مین اسباتکو خود جانتی اور سمجھتی ہون- کہ تولہ بھر دوا پاؤ بھر بدپرہیزی کی صورت مین کیا فائدہ کر سکتی ہے- رہا اچھے طبیب اور عمدہ دوا کا اس کور دیہ مین دستیاب ہونا معلوم- باقی رہی یہان کی آب وہوا وہ مجھکو ہمیشہ سے ناموافق ہے- میرا خود بارہا ارادہ ہوا کہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر آپ کی راے کے مطابق اپنی علاج مین کوشش کرون- لیکن کہارون کے دستیاب نہونے کے سبب سے وہان حاضر نہو سکی- لہذا امیدوار ہون کہ جوڑاون مہرا کو حکم ہو کہ چھ نفر کہارا جورہ دار حامل عریضہ ہذا کے ہمراہ روانہ کر دے- کہ خدمت عالی مین حاضر ہوکر جناب کی صلاح اور مشورے کے موافق اپنے علاج معالجہ مین مصروف ہون- زیادہ حد ادب-

خالہ کی طرف سے بھانجی کے نام خانہ داری اور سسرال مین

دریافت ہونے سے مجکو و نیز تمھارے پھوپھا صاحب کو بڑا رنج اور
تردد رہتا ہے۔ شافی مطلق تمکو شفاے کامل بخشے۔ ظاہرا یا تو
تم پرہیز نہین کرتی ہو۔ یا تمھارا مرض معالج کی تشخیص مین نہین
آتا ہے۔ یا وہانکی آب و ہوا تمھارے مزاج کے موافق نہین ہے
اس لیے میری یہ راے ہے کہ تم یہان چلی آؤ۔ اور چند روز میرے پاس
رہو۔ یہان اول تو مین تمھارے پرہیز کا اہتمام کرونگی۔ دوسرے
مرزا مظفر حسین خان صاحب بہادر طبیب و داروغہ بیت الشفاے
سرکاری جو اپنے وقت کے بوعلی سینا اور تمھارے پھوپھا صاحب کے
بڑے شفیق اور مہربان ہین تمھارا علاج کرینگے۔ تیسرے دوا مین تازی
اور عمدہ یہان کثرت سے مل سکتی ہین۔ چوتھے یہانکی آب و ہوا
بھی تمھارے مزاج کے موافق ہے۔ ان وجوہ سے تمھارا یہان
میرے پاس چلے آنا اور علاج کرنا خدا کے فضل سے تمھارے حق
مین مفید ہوگا۔ زیادہ بجز دعاے ترقی حیات کے کیا لکھا جاے۔

المرقوم ۶۔ رجب ۱۲۸۸ ہجری

جواب بھتیجی کی طرف سے پھوپھی کی خدمتمین نمبر ۲۴

جناب پھوپھی صاحبہ مخدومہ و معظمہ من دامت ظلہا۔ شرائط خدمت
وضوابط ملازمت کے ادا کرنے کے بعد التماس یہ ہے کہ اشفاقنامہ

تک رہنے نہ پاوے۔ پھر بجلی نکلوا کر کانٹے وغیرہ سے گودا گودا کر چونیکے
پانی مین چھڑواتے جاؤ۔ پھر پہر چھ گھڑی کے بعد صاف اور خالص پانی مین
ڈلوا دو۔ اوس کے بعد دھلوا کر خالص پانی مین جوش دلواؤ۔ جب ادھ گلے
ہو جاوین ہوا مین خشک کراؤ۔ پھر کیریون سے دو چند شکر خواہ قند
کے قوام مین چھوڑوا کر جوش دلواؤ۔ جب قوام خوب گاڑھا ہو جاوے
اور تار بندھ جاے۔ استعمال مین لاؤ۔ مکرر یہ کہ دو تولہ طلاے خالص
ہمدست حامل رقیمہ ہذا مرسل ہے۔ چھوٹی بھابھی کی بجلیان بطور
نمونہ دکھلا کر ایک جوڑی بجلی کندن لعل سادہ کار سے بنوا کر
کسی معتبر آدمی کے ہاتھ بھیجدو زیادہ والدعا۔

پھوپھی کی طرف سے بھتیجی کے نام نمبر ۲۳

لخت جگر نور بصر برخوردار عمدہ خانم اطال اللہ عمرہا۔ بعد دعاے
مزید عمر و حیات کے واضح خاطر عزیز ہو۔ کہ بفضلہ تعالے تا تحریر
رقیمہ ہذا یہان سب طرح سے خیریت ہے۔ اور تمھاری صحت و عافیت
کی خواستگار رہتی ہون۔ دربولا بھابھی صاحبہ کی تحریر سے
معلوم ہوا کہ۔ دو روز سے تمھارے دشمنون کی طبیعت علیل رہتی ہے
ہر چند کہ علاج و معالجہ کیا جاتا ہے۔ لیکن اعتدال کی صورت
آئینہ وقوع مین جلوہ نما نہین ہوتی ہے۔ اس خبر کے

طال عمرہٗ - بعد شوق دیدار فرحت آثار کے مطالعہ کرو خط مرسلہ تمھارا
مع اچاریون مندرجہ کے وصول سعادت کا لایا - واقعی یہ اچار بہت
ذائقہ دار ہین اونکے تیار کیے جانے کی ترکیبین بھی اچھی معلوم ہوتی
ہین - خدا نے چاہا تو انھین ترکیبون کے مطابق اچار مین بھی تیار
کرونگی - اور تمھارا حصہ بھی تمکو بھیجونگی - اب تمھاری تحریر کے موافق
چٹنی اور مربہ بنانے کی ترکیبین لکھکر بھیجے دیتی ہون - اور ایک ایک
اچاری چٹنی و مربہ کی بھی جو ترکیب مندرجۂ ذیل تیار ہوئی ہے
تمھارے واسطے ارسال کرتی ہون - نورتن چٹنی بنانے کی ترکیب یہ
ہے کہ مغز انبہ سیر بھر - سرکہ خواہ عرق سوا سیر - لہسن - سرخ مرچ -
آدھی آدھی چھٹانک - کلونجی - سونف - خشک پودینہ - دو دو تولہ
لونگ جائفل چار چار ماشہ - ادرک - نمک - چھٹانک - چھٹانک - بھر
شکر یا قند سیاہ پاو بھر - پہلے آنب کے مغز کو سرکہ مین پسوا ڈالو -
پھر سب مسالہ کو سرکہ مین پسوا کر آنب کے مغز مین مخلوط کرا دو اور جس قدر
سرکہ باقی رہ گیا ہو اوسمین قند سیاہ اور مسالہ و مغز انبہ مخلوط
کرا کے جوش دلاؤ - جب چاشنی تیار ہو جاے استعمال مین لاؤ - اور
اگر خوشرنگ بنانا منظور ہو تو دو تولہ ہلدی بھوبھل مین بھونتی ہوئی پسوا کر
آمیز کرا دو - اور مربہ بنانیکی یہ ترکیب ہے کہ آنب کا پوست جدا کر دو کہ سبزی کا نشان

ملا کر بھر دیتے ہین - اور کیری کا مُنہ بند کر کے ڈورے سے باندہ دیتے
ہین - آٹھ دس روز دھوپ دے کر عرق نعناع خواہ سرکہ مین چھوڑ کر
ایک ہفتہ دھوپ دیکر استعمال مین لاتے ہین - یا سرسون کے تیل مین
جالی دار آنب شق کر کے بجلی کی جگھہ نمک و مصالح معروضۂ بالا بھر کے
چھوڑ دیتے ہین - تیل کے اچار مین پوست کے جدا کرنے کی ضرورت
نہین ہے - چاشنی دار آچار بنانے کی یہ ترکیب ہے - کہ آدہ
آدہ سیر کشمش - چھہارا - پاؤ پاؤ بھر امچور - نمک آدھ آدھ پاؤ -
ادرک - لہسن - وغیرہ - مصالح کوتین سیر عرق نعناع مین چھوڑ کر
ڈیڑہ سیر شکر ڈال کر پندرہ روز تک دھوپ دے کر استعمال مین لاتے
ہین - نمک پانی کا اچار - اس طور پر بنایا جاتا ہے - کہ مولی -
گاجر - شلغم وغیرہ کا پوست دور کر کے قطرے تراش کر پانی مین جوش
دیتے ہین - بعد جوش آجانے کے پانی دور کر کے ہوا مین خشک کرتے
ہین - پھر سرسون کا تیل - خشک میسی - ہلدی - سرخ مرچ - کلونجی -
- انی - نمک - بقدر ضرورت پانی ملا کر ایک ہفتہ دھوپ دیکر کام مین
لاتے ہین زیادہ حد ادب

جوابِ بی بہن کی طرف سے نورتن چٹنی اور مربہ بنانیکی ترکیب مین نمبر ۳

برادر عزیز القدر عزیز از جان گرامی منش والاشان تاج الدین حسینخان

اچار انبہ و نمک پانی وغیرہ کی ترکیب مین نمبر ۲۱

جناب ہمشیرہ صاحبہ مکرمہ سلامت۔ ارزوے ملازمت کے بعد خلاصہ گذارش یہ ہے۔ کہ مدت سے آپکا الطاف نامہ صادر نہین ہوا دل کو نہایت تردد رہتا ہے۔ امیدوار ہون کہ براہ اشفاق مربیانہ خوشنودی مزاج سے طمانینت اندوز فرماوین۔ اور نوترتن چٹنی اور مربہ بنانے کی ترکیب بھی تحریر کرکے ارسال فرمائیے۔ ہرچند کہ مین نے کئی ترکیبون سے یہان چٹنی تیار کروائی۔ مگر جیسی آپ کے ہاتھ کی بنائی ہوئی چٹنی خوش ذائقہ ہوتی ہے ویسی تیار نہوئی۔ مگر اچار بنانے کی ترکیبین اچھی اچھی ہاتھ آگئی ہین۔ چنانچہ ایک ایک اچاری اچار انبہ و چاشنی دار و نمک پانی کے اچار کی ارسال خدمت ہے۔ اور چونکہ آپ کو اس قسم کی چیزون کا بہت شوق ہے۔ لہذا ان اچارون کے بنانے کی ترکیب بھی گذارش خدمت ہے۔ جناب من آنب کے اچار بنانے کی یہ ترکیب ہے۔ کہ تازی کیریون کے نین جو چوٹ سے محفوظ ہون۔ اس قدر چھیلتے ہین کہ سبزی نہین رہنے پاتی ہے اور اونکو اس طرح شق کرتے ہین کہ دونون پھانکین جدا نہین ہونے پاتی ہین۔ پھر بجلی دور کرکے اوسمین لہسن کے چھیلے ہوے جوے۔ سرخ مرچ۔ سونف۔ پودینہ۔ ادرک۔ کلونجی۔ نمک

کاڑھنے کا شوق ہے۔ اس لیے تمھارے واسطے بھیجا جاتا ہے۔ اسکی عوضمین
ایک ٹوپی اسی چھاپہ کی ہمارے واسطے بھی چھاپ اور کاڑھ کر بھیجدینا فقط

جواب چھوٹی بہن کی طرف سے نمبر ۲۰

جناب بھائی صاحب قبلہ مربی فیضرسان سلامت۔ فرمانبرداری
کے رسوم ادا کرکے التماس کرتی ہون۔ عنایت نامہ نامی مع دو تھان
جوزی گلبدن۔ اور چھاپہ چوگوشیہ ٹوپی کے وصول عنایت کا لایا
مجھکو سرفراز فرمایا۔ بھائیصاحب چھڑیون کے بیچ کی بوٹیان اور
گوشون کے بوٹے مجھے بھی بے میل اور ناموزون معلوم ہوئے تھے
لیکن کیا کرون اوس کے میل کا چھاپہ دستیاب نہوا۔ اگر آپ براہ
عنایت مربیانہ چھ سات قسم کے چھاپے تلاش وخرید کرکے مرحمت
فرماوین تو ایک ڈوپٹہ کاڑھ کر جناب بھابھی صاحبہ کی خدمت مین
ارسال کرون۔ اگر میرے پاس سامان درست ہوتا اور نام نہادی
کا خیال نہوتا تو اب تک کب کا ڈوپٹہ کاڑھ کر بھیج چکی ہوتی۔
مکرر التماس یہ ہے کہ آپ کی فرمایش جو گوشیہ ٹوپی کے واسطے
باریک سوت کے گوے منگوائے ہین خدا نے چاہا تو اسی ہفتہ مین
ٹوپی کاڑھ اور سی کے آپکی خدمتمین بھیجدونگی زیادہ تسلیمات

چھوٹے بھائی کی طرف سے بڑی بہن کی خدمت مین

بفحوائے شعر جب ہیچ ہی ہم بوجھ چکے وضع جہان کو ۔ غم ہیچ و الم ہیچ و عطا ہیچ و وفا ہیچ ۔ نہ ہمکو کسی کی عطا پر مسرور ہونا چاہیے نہ مہربانی پر مغرور ۔ نہ وفا پر خوش ۔ نہ جفا پر ناخوش ۔ اللہ بس ۔ باقی ہوس

بڑے بھائی کی طرف سے چھوٹی بہن کے نام متضمن رسید رومال نمبر ۱۹

ہمشیرہ صغیرہ من سلمہا اللہ تعالے ۔ شوق دیدار راحت آثار کے بعد واضح خاطر عزیز ہو ۔ کہ تمھارے ہاتھ کا کاڑھا ہوا رومال پہونچا ہمکو تمھارا یہ تحفہ بہت پسند آیا ۔ حاشیہ کی بیل اور حوض کی چھپڑیان تعریف کے لائق ہین ۔ اور ترنج بھی خوبصورت ہے ۔ لیکن گوشون کے بوٹے ذرا چھوٹے ہوگئے ہین ۔ اور چھپڑیون کے درمیان بوٹیان ذرا بڑی ہوگئی ہین ۔ اس تحریر سے میری یہ غرض نہین ہے کہ وہ رومال مجھے پسند نہین آیا ۔ بلکہ یہ ایک کاریگری کی بات ہے ۔ ہر ایک چیز کا اپنے تال میل سے ہونا دستکار کی تمیز اور سلیقہ کی علامت ہے ۔ اوس کے عوض مین دو تھان جوزی گلبدن کے تمھارے واسطے بھیجے جاتے ہین ۔ آیندہ بھی جب کبھی اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی کوئی چیز بھیجوگی ۔ اوسکا عوض یہان سے بھیجا جاے گا ۔

ہان اور سنو اندنون ایک چھاپہ چوگوشیہ ٹوپی کا بہت اچھا دستیاب ہوگیا تھا ۔ چونکہ بالفعل تمکو ہر ایک چیز کے بنانے اور

بخیر کرے زیادہ سوائے صبر اور شکر کے کیا لکھا جاے

جواب تعزیت نامہ بہن کی طرف سے نمبر ۱۸

جناب بھائی صاحب قبلہ سلامت۔ بعد آرزوے دولت قدمبوس
کے کہ خلاصہ حیات مستعار کا ہے التماس یہ ہے کہ آپکا عنایت نامہ
دنیا کی نیرنگی اور بے ثباتی اور اپنے عقبے کے سامان درست کرنے کے
باب مین شرف صدور لایا۔ مجھہ نیم جان سینہ بریان کے حق مین
آبحیات و مرہم سلیمانی ہوا۔ جناب من جس طور پر کوئی شخص پرخطر
راہ مین بیخبر سو گیا ہو۔ اور کوئی اللہ کا ولی خضر صورت اوس کے
مُنہ پر پانی کا چھیٹا دے کر جگا دے۔ اور وہ خواب غفلت سے چونک
پڑے اور دونون آنکھین ملتا ہوا اوٹھکر جھٹ پٹ اپنی راہ لے
اور ٹھگون و رہزنون سے بچ کر اپنی منزل مقصود پر پہونچ جاے
میرا ہو بہو ویسا ہی حال ہوا۔ یعنے اوس خط کے مضامین
معرفت آمیز حقیقت انگیز کے پڑھنے سے میری آنکھین کھل گئین۔
ساری غفلت دور ہو گئی۔ خود فراموشی کافور ہو گئی۔ رنج و الم جانا رہا
دنیا کی نیرنگی کا نقشہ آنکھون مین کھنچ گیا۔ جناب من جملہ نصائح
آپ کے درست اور بجا ہین۔ فی الحقیقت مطابق مضمون اس مصرع
کے دنیا ہیچست و کار دنیا ہمہ ہیچ * کیسی خوشی اور کہانکی ناراضی

توفیق نہوئی - اور سنو یہ امر بھی غور اور لحاظ کے لائق ہے کہ حضرت
آدم سے اس دم تک مطابق مضمون اس شعر کے شعر کون جانے
ہست کس کس کو کیا کس کس کو نیست + کارخانہ یون ہی جاری ہے
مدام اللہ کا + اس دنیا مین ہزارون پیدا اور ناپید ہو گئے ہین
دیکھو ارسطو - افلاطون سے حکیم - سکندر و سلیمان سے بادشاہ -
یہان تک کہ بڑے بڑے پیغمبر جو مردون کو اعجاز سے زندہ کر دیتے
تھے جب ملک الموت کے پنجہ سے چھوٹ نہ سکے - تو ہم کب چھوٹ سکتے ہین

ابیات کیا ہے دنیا اک سرائے نا بکا — رہتے ہین اسمین مسافر بے شمار
ایک دن آخر کو سب اوٹھ جائینگے — کچھ نہ نیک اور بد سوا لیجائین گے
مال و منصب سب کے سب جاوینگے چھوڑ — رشتۂ الفت کے تئین جاوینگے توڑ
خویش و بیگانہ کوئی جاوے نہ ساتھ — یک بیک رہجائینگے ململ کے ہاتھ

میری پیاری بہن اس دنیا کا کارخانہ اس طرح سے چلا آیا ہے اور
جبتک حکم الٰہی ہے چلا جاوے گا - اس لیے دانا کو چاہیے کہ اپنے
انجام کار پر نظر اور اپنے عقبے کی فکر کرے - خدا کی مرضی پر ہر دم
راضی رہے - نہ کسی کے پیدا ہونے کی خوشی کرے - نہ مرنے کا غم -
راحت رسانی اور یاد الٰہی مین مصروف رہے - اور شب و روز دست
بدعا رہے کہ خداوند کریم اپنے حبیب پاک کے طفیل سے خاتمہ

دنیا مین راحت رسانی البتہ یادگار رہجاتی ہے۔ جو لوگ پل۔ کنوئین
تالاب۔ مدرسے۔ شفاخانے۔ سرائے وغیرہ خدا کی راہ پر رفاہ عام
کی نظر سے بنواتے ہین۔ یا اپنا مال خیرات کرتے ہین۔ اوسکا ثواب البتہ
اوس کے ساتھ جاتا ہے اور دنیا مین بھی کو سون نک نام نیک مشہور
ہو جاتا ہے۔ بعض شخص اس امید پر اولاد کی تمنا کرتے ہین۔ کہ ہمارے
بعد ہماری دولت اولاد کے ہاتھ آوے اور وہ اس دولت سے
خود بھی بہرہ مند ہو۔ اور ہمارے نام پر بھی خرچ کرے۔ عزیزہ من۔
یہ خیال سب سے زیادہ لچر ہے۔ سو چو تو سہی۔ کہ جس حال مین اونھون
نے خود اپنی زندگی مین اپنی عاقبت کا سامان درست نہ کیا۔ اور اتنے
بڑے اور مشکل کام کو غیرون کے بھروسے پر چھوڑ دیا۔ تو اونسے زیادہ
غافل اور نادان کون ہو گا۔ ہمنے تو اکثر یہی دیکھا ہے کہ ناعاقبت اندیش
لوگ اپنی اولاد کے خوشحال رہنے کے خیال سے خود ہزارون تکلیفین
اوٹھاکے سوکھے ٹکڑے چباچباکے مرگئے اور اونکی ناخلف اولادنے
اوس مال کی۔ جو بغیر محنت اور مشقت کے بیٹھے بٹھائے اوسکو
مل گیا۔ کچھ بھی قدر نہ کی۔ چار ہی دن مین اَللّٰہ تَلّون اور
گلچھرّون مین اوڑا دیا۔ باپ مان کے نام پر ایک کوڑی بھی
خرچ نہ کی۔ مٹی کی ربوڑیون پر بھی فاتحہ دلوانے کی

اختیار ہے۔ محافظ اور امین کو پرائی امانت کے سپرد کر دینے مین
کیا حجت و تکرار ہے۔ اگر غور کرو تو دنیا کی بے ثباتی اور نیرنگی ہر ایک
چیز سے ظاہر و آشکار ہے۔ دیکھو کبھی جاڑا ہے کبھی گرمی ہے۔ کبھی
برسات ہے۔ کبھی دن ہے۔ کبھی رات ہے۔ کہین دھوپ ہے۔
کہین چھانہہ ہے۔ کبھی جوش بہار سے ہرے ہرے پتے چمک رہے
ہین۔ پھول پھولے ہوئے ہین۔ پھل لگے ہوے ہین۔ موسم خزان مین
جو دیکھا تو نہ پھول ہین نہ پھل ہین وہی سرسبز درخت لنڈ منڈ
کھڑے ہوئے ہین۔ ابھی دیکھ رہے ہین کہ آفتاب چمک رہا ہے۔
تمام جہان نورانی ہے۔ ساعت بھر کے بعد کیا دیکھتے ہین کہ ابر
گھر آیا۔ آندھی زور شور سے آگئی۔ جہان بھر مین تاریکی چھا گئی۔ اور
سنو بعض اشخاص اس نظر سے آل و اولاد کی آرزو اور پرورش
کرتے ہین۔ کہ ان سے ہمارا اور ہمارے باپ دادا کا نام چلے گا
اگر غور کرو تو اونکا یہ خیال نہایت خام ہے۔ کیونکہ ہم ہین برس سے
یہان وارد ہین اور صدہا آدمیون سے ملاقات ہے۔ مگر ایک شخص
کے باپ کا بھی نام نہین جانتے ہین۔ اس لیے کہ نہ کبھی ہمکو پوچھنے
کی ضرورت ہوئی نہ اونکو بتانے کی۔ اور دادا پردادا کا نام تو خود
اونکے پوتون پردتون کو بھی اکثر یاد نہین رہتا ہے غیرونکا کیا ذکر ہے

مقراض سے بہت خوبصورت کترنا چاہیے۔ یہ بھی واضح رہے کہ کپڑے کی ناپ مین شاہجہانی جسے درزی کا گز بھی کہتے ہین اور وہ تینتیس ۳۳ انچھ کا ہوتا ہے استعمال کیا جاتا ہے زیادہ والدعا

بڑے بھائی کی طرف سے چھوٹی بہن کے نام متضمن تعزیت نمبر ۱۷

ہمشیرہ عزیزہ مین سلمہا اللہ تعالے۔ دعاے درازی حیات کے بعد خلاصہ مدعا یہ ہے۔ کہ آج مرزا منجھو کی وفات کی خبر مین نے سنی۔ پہلے تو بمقتضاے بشریت ایک گھونسا کلیجہ پر لگا۔ دل پاش پاش ہوگیا۔ مگر جسوقت انجام پر نظر کی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ یہ سب رنج و الم بے فائدہ اور مفت کا ڈھکوسلا ہے۔ کیونکہ ہر ایک جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ سواے خدا کی ذات کے سب کو فنا ہے۔ صرف اتنا ہی فرق ہے کہ کسیکو چار روز پہلے پیام اجل پہونچا۔ کسیکو پیچھے۔ جس طور پر مرزا منجھو بلکہ صدہا اور عزیز و یگانے اس بے وفا دنیا کو چھوڑ گئے۔ اوسیطرح سے ایک روز ہم بھی چھوڑ جائین گے۔

اللہ تعالے نے جو بڑا حکیم اور دانا ہے۔ آل و اولاد کی محبت صرف اس لیے عطا کی ہے جسمین اوسکے ننھے ننھے بندے پرورش پا جائین آل۔ اور اولاد۔ خدا کی امانتین ہین اور باپ مان اونکے محافظ اور امانت دار ہین۔ خدا کو ہر وقت اپنی امانت کے لینے کا

کمر تک یعنی چھ گرہ طول پر کمر پٹی رہنی چاہیے - اور کمر پٹی سے دامن
تک کہ چھ گرہ کا طول ہے اوسیقدر لمبی کلی لگانا چاہیے - اور چونکہ
انگرکھے مین تین دامن اور ہر ایک دامن مین دو کلیان ہوتی ہین
اس لیے چھ کلیان مقراض سے کاٹ کر ہر دامن مین دو دو کلیان
لگانی چاہیین - اور کلیون کی نوکین کمر پٹی سے ملی ہون اور اونکا
عرض دامن کی حد تک ہو - اور چونکہ کلی کا عرض تین گرہ تیار رہنا
چاہیے اس لیے قطع کرنے کے وقت کلیون کا عرض سوا تین گرہ لینا
مناسب ہے - اور ہر ایک آستین کا طول بارہ گرہ اور عرض چھ گرہ
اور چوبغلہ ساڑھے چار گرہ - اور اگر گول بغل لگانی منظور ہو تو مونڈھون
کی چھٹن سے دونون بغلین کتر لینا چاہیے - اور پچھلے گریبان کا عرض
آدہ گرہ وطول پانچ گرہ اگنر گلے کی چھانٹ سے بغلین اور کواڑی
کی چھانٹ سے گریبان بناتے ہین - اور سنو میرزائی یا کمری -
بنانا ہو تو آستین اور گریبان اور بغل کا حساب انگرکھے کے موافق
ہے - رہا آگے پیچھے - پردہ کا طول دہ نو یا دس گرہ کا ہونا چاہیے
یعنے گلے سے کمر تک - اور کلی کا طول کمر پٹی سے دامن کی حد تک - میرزائی
مین آستین کا طول انگرکھے کی آستین کے برابر ہوتا ہے - اور شلوکہ کی آستین
کا طول چھ گرہ ہوتا ہے - ٹوپی طول مین سوا پانچ گرہ اور عرض مین سوا دو گرہ

سے مطلع ہوتی رہون - کہ رفع تردد اوس سے متصور ہے - جناب من مجکو آپ کی بدولت زنانہ کپڑے قطع کرنے اور سینے مین تو مداخلت ہے - مگر انگرکھہ وشلوکہ وغیرہ مردانہ کپڑون کی قطع وبرید مین عاری ہون - امید کہ بذریعہ تحریر اس قسم کی دوخت کے دقائق سے بھی مطلع فرمایئے زیادہ حد ادب

والدہ کی طرف سے مردانے کپڑون کی قطع وبرید کی ترکیب اور خط نہ بھیجنے کے سبب مین نمبر ۱۶

نور دیدہ والدین سلمہا اللہ تعالے - خط سعادت نمط پہونچا - باعث خوشی خاطر کا ہوا - بالفعل چند در چند وجوہ سے تمکو خط نہین لکھا - اب انشاء اللہ تعالے ارسال خطوط مین دیر نہوا کرے گی -

برخوردار من کپڑے کی قطع وبرید مین اس بات کا خیال ضرور ہے کہ کپڑا ٹھیک اور خوبصورت قطع کیا جاے - کہین شکن جھول پڑنے نہ پائے - انگرکھے مین سات جزو ہوتے ہین - آگا - پیچھا - پردہ - بغل - گریبان - آستین - کلی - تمھارے منجھلے بھائی جیسے میانہ قد آدمی کے واسطے - انگرکھے کے آگے پیچھے کا طول ایک گز پانچ گرہ - اور کمر کا دور - بارہ یا تیرہ گرہ اس لیے آگے پیچھے کا عرض بارہ یا تیرہ گرہ چاہیے اور پردہ کا عرض تین گرہ تیار رہے اور گلے سے

دشمنون کا کیا سر پھرا ہے جو کسی امر مین بفائدہ دلیلین کرون - یا
جنون ہو گیا ہے جو روپیہ برباد کردون - ہان یہ بات البتہ ہے - کہ
گھر بار کا روزمرہ کا خرچ نہ زبانی مجھکو یاد رہتا ہے - نہ بسبب ناخواندہ
ہونے کے لکھ پڑھ سکتی ہون جو ٹھیک ٹھیک سمجھا دیا کرون - باقی
رہی لڑکون کی تعلیم اور تربیت اوسمین مجھے کچھ تامل نہین - استادون
کی خدمتگذاری مین روپے پیسے تحفے تحائف سے کوتاہی نہین
کرتی ہون - آپ کے بقول اگر مین خود پڑھی لکھی ہوتی تو ابتدا ہی سے
اونکو اس نیک راہ پر لے چلتی - کیا کرون - مجبور ہون - اپنی بدنصیبی
پر داڑھین مار مار کر روتی ہون - اور آپ کی اون مشفقانہ نصیحتون
کو جو آپ علم و ہنر کے باب مین فرمایا کرتی تھین یاد کیا کرتی ہون

زیادہ بخبر تمنائے قدمبوس کے کیا عرض کرون

بیٹی کی طرف سے والدہ کی خدمت مین طلب خیریت واستدعائے ترکیب قطع وبرید پارچہ نمبر ۱۵

جناب والدہ صاحبہ مخدومہ کے حضور مین پس از تمنائے دولت
ملازمت کے گذارش یہ ہے - کہ مدت سے آپ کا سرفراز نامہ نہین آیا
اس باعث سے میری طبیعت متردد رہا کرتی ہے - امیدوار
ہون کہ مہینے بھر مین کم سے کم دو مرتبہ خیریت مزاج مبارک

اختیار کرتے ہین۔ اگر اپنے گھر مین لکھنا۔ پڑھنا۔ تہذیب۔ صلح۔ موافقت
اچھی نشست و برخاست۔ شیرین گفتگو۔ اور اسیطرح کے نیک ڈھنگ
دیکھتے ہین۔ تو اونکی ابتدا درست ہو جاتی ہے۔ اور انھین پسندیدہ
خصلتون کے عادی ہو جاتے ہین۔ اور اگر آنکھین کھولتے ہی گھر
مین پتنگ بازی۔ قمار بازی۔ لڑائی۔ بھڑائی۔ شور و فساد وغیرہ
بُرے اطوار دیکھتے ہین۔ تو اونکی اوٹھان بگڑ جاتی ہے۔ میرے
اس بیان سے تمکو دریافت ہوا ہوگا کہ بچون کی ابتدا درست ہونے
کے لیے گھر بار کا طریق۔ والدین کے اخلاق کا درست ہونا۔
اونکے حق مین نہایت مفید اور بکار آمد ہے۔ مجھکو یقین ہے کہ تم براہ
سعادتمندی میری ان نصیحتون پر جو مین نے تمکو بنظر مہر مادری صرف
تمھاری بھلائی اور بہبود کی راہ سے بزرگانہ طور پر لکھین عمل کروگی زیادہ و الدعا

بیٹی کی طرف سے ماں کی خدمت مین خط کی رسید اور اپنی جہالت کے افسوس کے باب مین نمبر ۱۴

جناب والدہ صاحبہ مخدومہ کی خدمت مین بعد آرزوے قدمبوس
کے التماس یہ ہے۔ کہ افتخار نامہ آیا۔ مجھکو سرفراز فرمایا۔ سچ تو یہ ہے
کہ آپ کی نصیحتین جواہرات سے تولنے کے لائق ہین۔ مین سر
آنکھون سے اونپر عمل کرونگی۔ جناب غور فرماوین کہ دور پار میرے

اور عورتون کو بے خل و غش پلنگ پر چڑھے کھانے کے واسطے پیدا کیا ہے۔ اس قسم کے خیالات سے اکثر عورتین کاہل وجود ہو جاتی ہین جس کے سبب سے گھر تباہ۔ چیز و بست خاک سیاہ ہو جاتی ہے۔ میری پیاری بیٹی جبتک عورت امور خانہ داری مین دل سے متوجہ نہو۔ بھلا کہین اکیلے مرد کے سنبھالے گھر سنبھل سکتا ہے۔ اکیلا سور ماچنا بھی بھاڑ پھوڑ سکتا ہے۔ تمکو مناسب ہے کہ جس طرح پہ تمھارے میان روپیہ پیدا کرنے مین سعی و کوشش کرتے ہین۔ تم انتظام امور خانہ داری مین سرگرم رہو۔ جسمین تمھارے گھر کی سوبھا درست رہے۔ میری جان زرا غور تو کرو اگر تم خواندہ ہوتین تو اپنے بچون کو قبل اس کے کہ وہ مدرسہ مین جانے کے لائق ہوتے چھٹ پن ہی مین۔ اوٹھتے بیٹھتے باتون ہی باتون مین اس قدر پڑھا دیتین کہ غیر لوگ برسون مین نہ پڑھا سکتے۔ سنو میری پیاری ہری ڈال اور بچون کا ایک حال ہے۔ جس طرح سے درخت کی ہری ڈال کو جسطرف کو جھکاتے ہین۔ جھک جاتی ہے۔ اسی طرح بچون کو جس راہ پہ لے چلو اوسی راہ پر چل نکلتے ہین۔ اور مان یہ بھی یاد رکھو کہ بچون کا بناؤ بگاڑ۔ اکثر اونکے والدین کی خو و بو پر منحصر ہے بچے جس چیز کا چرچا اپنے گھر مین دیکھتے ہین۔ وہی شغل آپ بھی اختیار

مان کی طرف سے شوہر کی اطاعت اور تعلیم اطفال کے باب مین فہمایش و انتظام خانہ داری نمبر ۱۳

برخوردار نورچشم ہاشمہ بیگم کو بعد دعاے جان درازی کے معلوم ہو۔ کہ ظاہر اور دریافت ہوا۔ کہ تمسے اور تمھارے میان سے موافقت نہین رہتی ہے۔ اور وجہ بدمزگی کی یہ سُنی جاتی ہے۔ کہ تم اونکی دانست مین نہ امور خانہ داری مین کوشش کرتی ہو۔ نہ لڑکون کی تربیت اور تعلیم علم مین کوشش و دلسوزی کرتی ہو۔ اگر یہ باتین درست ہین تو میری بی بی یہ امر خوب نہین۔ ذرا غور و انصاف کرنا چاہیے کہ مرد نوکاشتکاری سوداگری۔ نوکری۔ مزدوری۔ اپنے اپنے سُبیتے کے موافق کرکے کس کس رنج اور مصیبت سے روپیہ کما۔ اور لاکے گھر مین بیبیون کے حوالہ کر دیتے ہین۔ اگر بیبیان اوس روپیہ کو موقع اور مناسب طور پر خرچ نہ کرین۔ تو یہ کہو کہ اونکو کتنا گران و ناگوار گذرے گا۔ کیا تم اس بات کو نہین جانتی ہو۔ کہ جس عورت کو امور خانہ داری مین لیاقت نہین ہوتی ہے۔ اوس کے گھر مین کچھ بھی رونق نہین ہوتی ہے۔ مرد چاہے کتنا ہی کسب کرلاے لیکن عورت کی بشعوری سے گھر مین ذرا سی بھی خیر و برکت نہین ہوتی ہے۔ میری جان یہ بات ہرگز نہ سمجھنا۔ کہ مردون کو خدا نے کمانے کے واسطے مخلوق کیا ہے

کے بعد مطالعہ کرو۔ جوڑا اور نقد مرسلہ تمہارا امتیازی کو دے دیا۔
اوسنے وہ جوڑا خوشی خوشی پہنا۔ اور ہر ایک کو سلام کرتی اور کپڑے
و نقد دیکھاتی پھری۔ اور ہان بیٹی خوب یاد آیا تمنے میری سکینہ کا حال
کچھ بھی نہ لکھا۔ ماشاء اللہ اب تو وہ باتین کرنے لگی ہوگی۔ اور اپنے
چھوٹے چھوٹے ہاتھون سے سلام کرتی ومزاج پوچھتی ہوگی۔ برخوردار
رضا حسین خان کو رخصت مل گئی۔ میری طبیعت نہایت خوش ہوئی
خدا اوسکو یہ شادی مبارک کرے۔ اور لڑکی کے فرض سے بھی ادا
کرے۔ میر بجان تمہارے چچا جان کا تو یہان بھی کوئی خط نہین آیا
لیکن تجمل حسین پرسون بہرائچ سے آئے ہین اونکی زبانی معلوم ہوا کہ
وہ خیریت سے ہین۔ بہت سا کام بالفعل اونکے متعلق ہو گیا ہے۔
علاوہ برین دورے مین حاکم کے ہمراہ رہنا پڑتا ہے۔ اس سبب سے
اونکو مہلت بھی بہت کم رہتی ہے۔ بیٹی مین نے سنا تھا۔ کہ احسان علی
کلکتہ گئے ہین۔ لیکن یہ دریافت نہین ہوا کہ وہان اونکی نوکری کی
بھی کوئی شکل پیدا ہوئی یا نہین۔ کیون میان ممتاز احمد تمہارے
نزدیک کیا مین اس لائق نہین ہون جو تم مجھکو اپنے ہاتھ سے بندگی
لکھتے۔ یا جداگانہ عریضہ تحریر کرتے۔ تمکو شرم نہین آتی کہ تمہاری
چھوٹی بہن تو اپنے ہاتھ سے بندگی لکھے اور تم اپنے ہاتھ سے نہ لکھو زیادہ والدعا

سے میرا دل نہایت خوش ہوا۔ خدا اوسکو صاحب علم و نصیب کرے
پانچ روپیہ نقد اور ایک جوڑہ پارچہ ارسال خدمت کرتی ہون آپ
اوسکو میری طرف سے دیدیجیے گا۔ اور بہت بہت پیار کیجیے گا۔
چچا جان کا تین مہینے سے کوئی خط نہین آیا۔ مجھکو اس امر سے نہایت
تردد ہے۔ کیونکہ وہ مجھکو ماہ بماہ اپنی خیر و عافیت سے مطلع
فرمایا کرتے تھے۔ اب نہین معلوم کیا سبب ہے جو تین مہینے گذر گئے
اور اس مدت مین یہ فدویہ چار عرضیان بھی اونکی خدمت مین ارسال
کر چکی۔ لیکن ایک عرضی کا جواب مجھ تک نہ آیا۔ اگر وہان کوئی خط
آیا ہو تو اوس کے حال سے مجھکو بھی مطلع فرمائیے۔ کہ رفع تردد ہو۔
بھائی رضا حسین نے تین مہینے کی رخصت کی درخواست گذرانی تھی سو
وہ تپیگاہ انسپکٹر صاحب بہادر سررشتۂ تعلیم مین منظور ہوئی۔ اب
وہ بہان سے تشریف لیجائین گے۔ اور وہان پہونچکر برخوردار حسین احمد
کی شادی کا سامان کرینگے۔ برخوردار ممتاز احمد بعنایت الٰہی صحیح اور
تندرست ہوگیا ہے۔ اور آپکی خدمت مین تسلیمات عرض کرتا ہے زیادہ ادب

جواب مان کی طرف سے جوڑے و نقد وغیرہ کی رسید
مع دیگر حالات خانہ داری نمبر ۱۲

لخت جگر فروغ بصر برخوردار صغرا بیگم زاد عمرہا۔ دعاے دیدہ بوسی کے

تو تمھارے واسطے اکبرآبادی شطرنجی - اور دارائی - اور ریشمی چارخانہ
کے تھان اوس شہر کی سوغات بھی لاؤن گا - اور سنو تمھارے بڑے
بھائی صاحب اوس خط کو پڑہ کے بہت ہنسے اور کہنے لگے کہ بہنی
بلقیس بھی بڑی بے صبر ہے - چونکہ دو مہینے سے مین نے اوسکی تنخواہ
نہین بہیجی ہے اسلیے اوسنے یہ فقرہ لکھا ہے - وہ ناحق گھبرائی جاتی
ہے - پانچروپیہ ماہواری اوس کے پاندان کے خرچ کے واسطے جو
مین دیا کرتا ہون وہ یک مشت بہیجدونگا - مین نے کہا کہ میان جو کچھ
تم اوسکو دیا کرتے ہو ماہ بماہ بھیجدیا کرو - وہ جب تک اپنا وظیفہ
نپائے گی اوسکو کھانا نہ ہضم ہوگا - مسکراکر کہنے لگے کہ ہان جناب
آپ بجا فرماتے ہین - اب مین اپنے ہزار کام ہرج کرکے سب سے پہلے
اوسکو خرچ بھیجدیا کرون گا - آپ اوسکا اطمینان کردین فقط

بیٹی کی طرف سے ماں کی خدمت مین اپنی چھوٹی بہن کی مکتب نشینی کی تہنیت وارسال نقد وغیرہ مین نمبر ۱۱

حضرت مخدومہ مکرمہ جناب والدہ ماجدہ مدظلہا - بعد
تقدیم مراسم تعظیم کے عرض یہ ہے - کہ آپ کا عنایت نامہ مع شیرینی اور
میوہ کے شرف صدور کا لایا - سبحان اللہ مرحمت نامہ کیا تھا
خوان الوان نعمت تھا - نورچشمی امتیازی خانم کی مکتب نشینی

وہ یہ ہے۔ کہ منجھلے بھائی صاحب کی اوترولہ سے اوناؤ کو تبدیلی ہوگئی ہے آج ہی کل مین وہ وہان سدھارین گے۔ باقی یہان سب طرح سے خیریت ہے جناب خاطر جمع رکھین اور تاحصول سعادت قدمبوسی اپنی اور بڑے بھائی صاحب کی خیریت تحریر فرماتے رہین زیادہ حد ادب

جواب باپ کی طرف سے رسید خط و دیگر امور خانہ داری مین نمبر ۱

نورچشمی بلقیس بیگم کو دعاے مزید عمر کے بعد واضح ہو۔ کہ تمھارا خط میرے خط کے جواب مین آیا تمھاری خیریت کی خبر معلوم ہونے سے میرے دل کو نہایت تسکین ہوئی۔ کمرے پر دھنیاؤ ہوگیا چلو اچھا ہوا۔ چھت کی بڑیل مین۔ چونا۔ بیل۔ گری۔ شیرہ۔ ماش کا آٹا سنئی خاطر خواہ شامل ہونا چاہیے۔ چھت کا بھی بخوبی کوٹا جانا چاہیے جسقدر مسالہ اور کوبہ کاری ہوگی اوسیقدر چھت پایدار ہوگی۔ اور ٹپکنے و درزین پڑنے سے محفوظ رہے گی۔ تمھارے منجھلے بھائی کو تبدیلی سے مجھکو بھی نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ اوترولہ کی آب وہوا اون کے مزاج مین ناموافق تھی۔ اب وہ اوناو مین بفضلہ تعالے تندرست رہین گے۔ اس مہینے کی پچیسوین تاریخ مین یہان سے روانہ ہونگا اور تمھاری فرمایشین بھی خرید کر کے اپنے ہمراہ لاؤنگا۔ میرا بھی ارادہ ہے کہ دو چار روز آگرہ مین قیام کرون۔ اگر ایسا ہی اتفاق ہوگا

اور خوشی کا باعث ہوا۔ میری طبیعت اس امر سے نہایت خوش ہوئی
کہ ابکی مرتبہ جناب بھائی صاحب نے بھی ملازمت حاصل کرلی۔ اور
صاحب سکرٹری نواب محتشم الیہ بہادر نے بطور سفارش ایک
چٹھی بنام صاحب چیف کمشنر بہادر بھائی صاحب کو عنایت فرمائی۔
قبلہ من جناب صاحب چیف کمشنر بہادر نے تو نقشجات سالانہ اور جناب
صاحب ڈپٹی کمشنر و صاحب کمشنر بہادر کی رپورٹین ملاحظہ کرکے پہلے ہی
سے بھائی صاحب کو اکسٹرا اسسٹنٹی کا امیدوار فرمایا تھا۔ اب
اس چٹھی کے مطالعہ کرنے سے زیادہ تر توجہ فرماوین گے۔
لیجیے اب کیا ہے اب تو بھائیصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ ہوے بیٹھے
ہین۔ مجھے اس بات کا البتہ اندیشہ رہتا ہے کہ بھائیصاحب کہین
بہن بھانجی کے حقوق فراموش نہ کرجاوین۔ جناب من مین نے سنا ہے
کہ دہلی مین سادہ کاری کا زیور بہت عمدہ بنتا ہے مجھے امید ہے
کہ دس بارہ انگوٹھیان دو ایک جوڑی نونگے اور بازو بند میرے
واسطے آپ ضرور لاوین گے۔ مکرر عرض یہ ہے کہ مشرقی کمرے
کی دیوارین تیار ہوئی ہین بلکہ دھنیا و بھی ہوگیا ہے صرف
جھانپ کا بچھنا اور بڑیل کا پڑنا باقی رہ گیا ہے۔ سو یہ سب کام
اسی ہفتہ مین ختم ہوجاے گا۔ ایک اور خبر خوش گذارش کرتی ہون

کر رہے ہین - جناب پنڈت دیانڈھان صاحب تحصیلدار و پنڈت
ہری کشن صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر لکھنؤ نے باتفاق رائے
راجہ امیر حسن خان صاحب و داروغہ میر واجد علی صاحب و دیگر
ممبران کمیٹی کے - قیصر باغ کی آراستگی اور بروز دعوت روشنی کا
اہتمام میرے متعلق کیا ہے - اس سبب سے مین ایسا عدیم الفرصت ہون
کہ تمھاری فرمایش کی بہم رسانی مین بخوبی کوشش نہین کر سکتا ہون
انشاء اللہ تعالے جب امور مرجوعہ سے فراغت ہو جاوے گی - تب
کتاب مذکور تلاش کر کے بشرط دستیابی بھیجدونگا - بالفعل پانچ تولہ
تار اور اسیقدر ریشم ارسال کرتا ہون - اور چونکہ علم حساب مین کتاب
تسہیل الحساب بہت عمدہ اور بکار آمد ہے - لہذا ایک جلد تمھارے
واسطے بھیجی جاتی ہے - تمکو چاہیے کہ ابتدائی قاعدے یاد کر لو دنیا
کے کاروبار کے انجام دہی کیواسطے اس علم کا جاننا ضرور ہی زیادہ والد

بمبئی کے طرف سے مکان کے تعمیر ہو جانے اور
دہلی کی سادہ کاری زیور کی درخواست مین نمبر ۹

جناب قبلہ کونین سلامت - آپ کا خیریت سے دہلی مین پہونچنا اور دربار
مین شریک ہونا - اور بندگان جناب نواب گورنر جنرل بہادر
کشور ہند کے حضور سے معمولی خلعت مرحمت ہونا میرے اطمینان

اور تار و ریشم کے ارسال مین نمبر ۸

لخت جگر نور بصر برخوردار قمر النسا بیگم اطال اللہ عمرہا۔ بعد دعوات درازی حیات کے مطالعہ کرو۔ خط تمہارا آیا حال معلوم ہوا۔ تمہارے دلی شوق سے مجھکو بہت مسرت ہوئی۔ فی الواقع مین تمسے نو تصنیف شدہ کتاب کے بھیجنے کا وعدہ کر آیا تھا۔ مگر کیا کہون جس روز سے یہان آیا ہون اس قدر مہلت نہین ملی کہ پرنسپل صاحب سے ملاقات کرتا۔ اور عدیم الفرصتی کا یہ سبب ہے۔ کہ در ینولا جناب گورنر جنرل صاحب بہادر فرمان فرماے کشور ہند یہان رونق افروز ہونگے۔ اور تین روز لال بارہ دری مین اجلاس اور دربار گورنری ہوگا۔ لہذا ملک اودہ کے راجہ و تعلقدار بڑی بڑی شان و شکوہ سے لکھنؤ مین داخل ہوتے جاتے ہین۔ جناب صاحب ڈائرکٹر بہادر ملک اودہ اور صاحبان انسپکٹر بہادر حلقہ مشرقی و مغربی نمونجات صنعت و دستکاری منتخب فرما رہے ہین۔ سر دفتر صاحب انگریزی دفتر کی آراستگی اور مترجم صاحب ترجمون کی درستی مین مصروف ہین۔ پروفیسر صاحب عربی علم صرف و نحو مین کتاب تصنیف فرما رہے ہین ہیڈ ماسٹر صاحب نارمل اسکول لکھنؤ نثر تحریر کر رہے ہین علی ہذا القیاس جملہ حکام و اہالیان سرکاری اپنی اپنی نمود اور ناموری مین سعی

اس لیئے تمکو چاہیے کہ جہان تک ممکن ہو اپنے گروہ یعنی عورتون کی بھبودی مدنظر رکھو۔ اور اونکو جہالت کے کوچہ سے علم کی شاہراہ پر لاکے دین و دنیا کی نیکنامی حاصل کرو زیادہ سوائے شوق دیدار کے کیا لکھا جاے

بیٹی کی طرف سے باپ کی خدمت مین کتاب اور سُنہری تار اور ریشم کی استدعا مین نمبر ۲

جناب قبلہ دوجہان حضرت والد ماجد دام ظلہ۔ مراسم فرمانبرداری کے ادا کرنے کے بعد عرض یہ ہے۔ کہ آپ نے لکھنؤ تشریف لیجانے کے وقت ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ہم بمقام لکھنؤ پہونچکر کیننگ کالج مین جاوین گے۔ اور جناب پرنسپل صاحب سے جو ہمارے بڑے شفیق ہین ملاقات کرینگے۔ اگر کوئی نو تصنیف کتاب عورتون کے پڑھانے کے لائق موجود ہوگی تو صاحب موصوف سے لیکر تمھارے واسطے بھیجدین گے۔ چنانچہ مجھکو آج تک اوسکا انتظار ہے۔ امیدوار ہون کہ اگر کوئی کتاب میرے پڑھنے کے لائق دستیاب ہوئی ہو۔ تو براہ شفقت پدری مرحمت فرمائیے۔ اور پانچ تولہ سُنہری تار کامدانی بنانے کے واسطے۔ اور پانچ تولہ بچرنگا ریشم۔ سوزن کاڑھ مال کے باقیماندہ بوٹے بنانے کے لیے مرحمت فرمائیے۔ زیادہ حد ادب۔

جواب باپ کی طرف سے کتاب کی تلاش کا موقع نہ ملنے

کہ تمھاری مستقل مزاجی اور نصیحتون کی برکت سے خدا نے اونکو ایسی
ہدایت کی کہ وہ جہالت کی تاریکی سے نکل کر علم کی روشنی مین آئین اور
اپنے دین و دنیا کی بھبودی مین مصروف ہوئین - اور تمنے بفحوائے
اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ کے (نیک کام پر رہنمائی کرنے والا مثل اوس
نیک کام کرنے والے کے ہے) دونون جہان کی سرخروئی حاصل
کی - میری جان اگر خوب غور کرکے دیکھو تو واضح ہو جاے کہ دنیا مین
جس قدر خرابیان پھیلی ہوئی ہین - ان سب کی بنیاد عورتون کی جہالت
اور بے شعوری ہے - چنانچہ اسیوجہ سے انکو ناقص العقل خطاب عنایت
ہوا ہے - ظاہر ہے کہ عقل بغیر علم کے ناقص ہے اور یہ اوسکی دشمن
ہین - اگر عموماً یہ خواندہ ہوتین تو ایسے ناپسندیدہ خطاب سے کیون
مخاطب ہوتین - نہ آپسمین پھوٹ پھٹک ہوا کرتی نہ عزیز و اقارب
مین جدائی کا سامان بندھا کرتا - لڑکون کی تعلیم اونکی نوعمری
سے ہوا کرتی جس کے سبب سے وہ بدراہ اور بدچلن نہونے پاتے
خاوند بلکہ سارا کنبہ رضامند اور خوشنود رہتا ناخواندہ اور بے شعور
عورتون کے خاوند اونسے کچھ بھی میل اور محبت نہین رکھتے ہین -
الغرض عورتون ہی کی جہالت سے دنیا مین ہزارون خرابیان واقع
ہوگئی ہین - اور مردون نے اونکی ہجو مین دفتر کے دفتر لکھ ڈالے ہین

اچھے چال چلن سے سارے گھر کو اپنا شکر گذار کر لینا کیا کم حسن سلوک ہے۔ قصہ مختصر جناب انسانی صاحبہ آپ کے ارشاد بموجب نہایت نرمی اور دلسوزی سے جب مین نے اس طور پر فہمایش کی۔ تو خدا کی رحمت اور آپ کی دعا سے اونکے پتھر دل پسیج گئے۔ اور علم کی خوبیان اونکے دلون مین ایسی سما گئین کہ او سبو قت مرزا کی دکان سے پانچر وپیے کی پستہ کی لوزات منگوا جھٹ پٹ الف بے شروع کر دی۔ اب تو اونکے شوق کا یہ حال ہے کہ اپنا کوئی وقت فضول باتون مین برباد نہین کرتی ہین۔ اور امور خانہ داری سے فارغ ہونے کے بعد لکھنے پڑھنے مین مصروف ہو جاتی ہین اور میری بڑی قدر اور عظمت کرتی ہین اطلاعاً گذارش کی

آنو کی طرف سے شاگرد کی حسن سعی کے شکریے اور اپنی خوشنودی و دیگر ہمجنسون کی ہدایت مین نمبر ۶

مردمک دیدۂ اہلیت وار جمندی برخوردار اشرف النسا بیگم زاد عمرہا دعاے ترقی دولت و حشمت کے بعد مطالعہ کرو۔ بیٹی مین اس امر سے بہت خوش ہوئی کہ تمنے اپنی دیورانی و جٹھانی کی رہنمائی اور ہدایت مین اس قدر سعی و کوشش کی۔ اور اونکی تلخ و ترش باتونکی برداشت کر کے مشفقانہ پند اور نصایح سے باز نہین۔ یہان تک

کہ بی بی ناخواندہ ہین بہرحال یہ خط غیر شخص کی نظر سے گذرے گا۔
وہ بیچارے اپنے دل کی کوئی بات خط مین نہین لکھہ سکتے ہین اور تم
بھی غیر سے خط لکھوانے کے سبب سے کچھہ اپنا دکھہ سکھہ
لکھوا نہین سکتی ہو۔ غرضکہ اس جہالت کے سبب سے دونون صاحب
اپنا اپنا کلیجہ مسوس مسوس کے رہجاتے ہو۔ اگر تمکو کچھہ بھی لکھنا
پڑھنا آتا ہوتا۔ تو ایسے ایسے رنج والم سے فراغ ہوجاتا۔ اور سنو بہن
اگرچہ عورتون کو مسجد مین وعظ کہنے کی ضرورت نہین ہے تاہم اپنے
عقاید درست کرنے اور اپنے چھوٹے بھائی بہن وآل اولاد کو تعلیم
وتربیت کے واسطے کسیقدر لکھہ پڑھہ لینا فرض ہے بہن خدا پاک نے
علم ہی کے ذریعے سے انسان کو اشرف المخلوقات فرمایا ہے۔
ناخواندہ آدمی حیوان سے بدتر شمار کیا جاتا ہے۔ دیکھیے جاہلہ عورتین
بیاہ شادی مین اکثر ایسے ایسے خراب مضمون کی غزلین اور فحش گیت
گاتی ہین۔ جن کے سننے سے شرم آتی ہے۔ اور باوصف اسقدر بیحیائی
اور بیباکی کے اپنے تئین باحیا وصاحب عصمت سمجھتی ہین۔ باجی جان
مین نے عرض کیا۔ کہ عورتون کو اگر پیری مریدی کی ضرورت نہین
ہوتی ہے۔ تو کیا اپنے بال بچون کو ہدایت کرنی اور اونکو نیک راہ پر
لگانے کی حاجت نہین ہوتی ہے۔ اور اونکو نصیحت کرنا اور اپنے

بیٹھکر لوگون کو مرید کرتا ہے۔ مین نے کہا کہ آپ ذرا غور فرمائین۔
عورتون کو حساب اس غرض سے نہین سکھایا جاتا ہے۔ کہ اونکے دشمن
نوکری کرین بلکہ اس نظر سے سکھایا جاتا ہے کہ وہ اپنی خانہ داری کا حساب کتاب
لکھ لیا کرین جس کے سبب سے اونکو اور اونکے گھر والون کو اطمینان
رہا کرے۔ اور آمد و خرچ کا احوال معلوم ہوتا رہے۔ اکثر ناخواندہ عورتونکو
اسیوجہ سے روپیہ نہین دیا جاتا ہے کہ اوسکا خرچ اونکو زبانی یاد نہین
رہسکتا ہے۔ اس سبب سے وہ حساب صحیح و درست نہین بتا سکتی ہین۔
لہذا ہمن حشمت آرا بیگم کی طرح سے بیجا اور فضول خرچ کرتی ہین۔ خواہ
تغلب کا اونکی نسبت احتمال اور شک ہوتا ہے۔ اگر عورت تھوڑا بہت
حساب جانتی ہو تو مرد کو روپیہ اپنے اہتمام مین رکھنے اور گھر کا حساب
لکھنے کی کچھ ضرورت معلوم نہو۔ اور عورت کو ایک ایک پیسا ضروری
اخراجات کے واسطے ہر وقت بھیک کی طرح مانگنا نہ پڑے شادی
بیاہ وغیرہ بڑی بڑی تقریبون کے تخمینہ کی فرد اور اخراجات
کا حساب خود بنا لیا کرے۔ خاوند کو انتظام امور خانہ داری مین
بہت فکر کرنی نہ پڑے۔ اور سُنیے عورتون کو منشی ہونے کی چندان
ضرورت نہین ہے۔ لیکن بقدر حاجت لکھ پڑھ لینا مناسب ہے۔
دیکھو تمھارے میان کے خطوط لکھنؤ سے آتے ہین۔ مگر اس خیال سے

ٹھہرالیا ہے۔ بی بی اشرف النسا تمکو ایسی جاہلون اور نافہمون کی باتون کا بُرا نہ ماننا چاہیے۔ بلکہ اونکی جہالت اور سنگدلی کو خاطر مین نہ لاکر نہایت حلم اور شفقت سے ہدایت کرنی چاہیے جب وہ اس نیک راہ پر آوین گی تو وہ خود علم کی قدر اور تمھاری عظمت کرینگی۔ اور اپنی پچھلی گستاخیون کو یاد کرکے افسوس کرینگی زیادہ والدعا

آتو کی خدمت مین اپنی جٹھانی و دیورانی کو معقول کرکے تحصیل علم مین متوجہ کردینے مین نمبر ۵

مجمع فضائل و برکات جناب آتو صاحبہ دامت اجلالھا۔ تعظیمات کے مراتب ادا کرنے کے بعد گذارش یہ ہے۔ کہ آپ کے عنایت نامہ کے مضامین مفیدہ مین نے اپنی دیورانی جٹھانی صاحبہ کو سنائی ہرچند کہ وہ اون عمدہ دلیلون سے معقول ہوگئین۔ تاہم کج بختی کی نظر سے اپنی بات کی پیروی کرکے کہنے لگین۔ کہ بہن گو عورتون کو پڑھانا لکھانا جائز بھی سہی مگر مین تم سے یہ پوچھتی ہون کہ عورتون کے پڑھانے لکھانے سے فائدہ کیا ہے۔ نہ تو اونکو حساب دان ہوکر متصدیون مین دربار نوکری کرنا ہے۔ نہ منشی بنکر اظہار نویس ہونا ہے۔ نہ مسائل یاد کرکے جمعہ مسجد مین بیٹھکر وعظ کہنا ہے۔ نہ جُبّہ پہن عمامہ باندہ خانقاہ مین ہرن کی کھال پر

(انسان گہر ہے علم و فن اوسمین ہے آب و تاب + بے آبرو ہے
آدمی کو علم گر نہین) واضح ہے کہ انسان یعنی مرد و عورت بدون علم
کے کچھ آبرو نہین رکھتے ہین مثل مٹی کے دھوندے کے ہین۔
اب رواج کا حال سنو۔ عرب مین حضرت بی بی امت کی خوزادی جناب
فاطمہؑ زہرا بنت رسولؐ اللہ ہماری سرتاج کیسی زبردست عالمہ
تھین۔ اونھون نے اپنے پدر بزرگوار کے غم و الم مین ستر شعر بطور مرثیہ
تصنیف فرمائے جنمین سے چند شعر کتاب شرح جامی مین موجود ہین۔
اس مختصر مین بنظر طوالت نہین لکھے گئے۔ ام المومنین بی بی خدیجہ کا
فاضلہ ہونا۔ اور توریت مین جناب سرور کائنات کے اوصاف
و مدارج دریافت کرکے اونکی زوجیت مین آنا ثابت ہے۔
مصر مین بی بی آسیا زوجۂ فرعون۔ بغداد مین بی بی زبیدہ زوجۂ
ہارون رشید خلیفہ عباسی کا عالمہ ہونا معتبر کتابون سے ثابت ہے
رہا ہندوستان کے بعض اہل اسلام وہنود خواندہ عورتون کا ذکر
تم پہلے ہی کر چکی ہو۔ زیادہ بیان کرنے کی حاجت نہین۔ خلاصہ
یہ ہے کہ ہر ایک ملک و مذہب مین عورتون کے لکھانے و پڑھانے
کا رواج و حکم علی الاتصال جاری ہے۔ مگر بعض بعض کوڑھ مغزون
نے اپنی بعقلی و نادانی کی راہ سے بغیر دلیل اور حجت کے نادرست

تحصیل علم کا مساوی درجہ مین فرض ہونا۔ اور عورتون کی تعلیم علم
کا ہر ملک و ملت مین جائز و رائج ہونا چند دلیلون سے ثابت
کرتی ہون وہ یہ ہین کہ خدا پاک فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
دَرَجٰتٍ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (اور جنکو علم دیا گیا ہو اونکے بڑے مرتبے
ہین اور اللہ جو کرتے ہو اوس سے خبردار ہے) یعنی جن لوگون کو علم
دیا گیا اونکو بڑے مرتبے عنایت ہوے۔ یہان سے علم کی فضیلت اور
بزرگی کو دریافت کرنا چاہیے۔ اور پیغمبر صاحب فرماتے ہین کہ طَلَبُ الْعِلْمِ
فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَۃٍ (علم کا طلب کرنا سب مسلمان مردون اور
عورتون پر فرض ہے) اس حدیث سے علم کے حاصل کرنے مین نہ کچھ
مرد کی خصوصیت پائی جاتی ہے نہ عورت بری سمجھی جاتی ہے بلکہ
علم کا حاصل کرنا ہر ایک مرد اور عورت پر بدرجۂ مساوی فرض
پایا جاتا ہے۔ بی بی اشرف النسا یہ بات تو سب پر ظاہر ہے کہ بدون
علم کے خداشناسی بقول سعدی شیرازی غیر ممکن ہے کہ بعلم
نتوان خدا را شناخت + اور بفحوائے شعر ترا علم در دین
و دنیا تمام + کہ کار تو از علم گیرد نظام + بخوبی روشن ہے کہ بدون
علم کے آدمی نہ دنیا ہی کے کام بنا سکتا ہے نہ دین کے۔ یعنے اوسکے
دین و دنیا دونون خراب ہین۔ و نیز اس شعر کے مضمون سے

لکھانا ازروے شرع شریف ورواج ملک کے ضرور ہے یا نہین۔
مگر وہم کی دوا تو باجی جان لقمان کے پاس بھی نہین ہے۔ حضرت من
جب میری ان دلیلون سے معقول ہوئین تو کھسیانی ہوکر کیا کہتی
ہین کہ بہن تمھاری تو علم وفضل سے چار آنکھین ہین۔ ہم بھی اگر
تمھاری طرح سے تفسیر خوان تواریخ دان ہوتے تو تمھاری علمی دلیلون
کے جواب دیتے۔ خیر بہن حجتون سے کیا فائدہ ہے جہان تم ایسی لکھی پڑہی
عزت اور آبرو سے رہوگی۔ ہم چار روز کی زندگی نکٹے پن ہی سے کاٹ
لین گے۔ جناب من جب مین نے اونکو اس قدر آزردہ خاطر پایا۔ تو بمجبوری
اولٹے عذر ومعذرت کرکے مجھے اونکا ملال رفع کرنا پڑا واجب جانکے عرض کیا

جواب شاگرد کے نام دلائل عقلی ونقلی سے عورتون پر تحصیل علم کا فرض ہونا ثابت کرنیمین نمبر ۴

غرہ ناصیہ سعادت ورشادت برخوردار اشرف النسا بیگم زاد قدرہا
بعد دعاے جان درازی کے مطالعہ کرو۔ کہ خط بہجت نمط وصول سعادت
کا لایا۔ میرا دل نہایت خوش ہوا کہ تمنے اپنی دیورانی وجٹھانی
کو اچھی اچھی دلیلون سے معقول کیا۔ خدا نے چاہا تو بشرط
فرصت مین اس بحث مین ایک کتاب لکھون گی اور اوسکی نقل
تمکو بھی بھیجون گی۔ اسوقت مجملاً ومختصراً ہر ایک مرد اور عورت پر

ورواج ملک کے ضرور ہے۔ سنو ہمن اکثر شرفا مین عورتون کا
پڑھانا از روے شریعت یا رواج ملک کے بہتر و مناسب نہوتا تو
اورنگ زیب سا پابند شرع اور دانشمند بادشاہ اپنی پیاری بیٹی
زیب النسا بیگم کو کیون پڑھواتا۔ خواجہ ایاز کا عقیل اور فہیم شخص
اپنی قرۃ العین نور جہان بیگم کے لکھانے پڑھانے مین کیون اہتمام
کرتا۔ سوائے انکے زہرہ بیگم۔ رضیہ بیگم۔ قندھاری بیگم۔ گلبدن بیگم۔
اس زمانے مین سکندر بیگم وغیرہ کیسے کیسے عمدہ خاندان کی عورتین
نوشت و خواند مین بالیاقت گذرین اور موجود ہین جنھون نے ریاستون
بلکہ سلطنتون کے انتظام کیے۔ اہل ہنود مین دیکھو۔ رکمنی جی کا خواندہ
ہونا بھاگوت پوتھی سے۔ اور جانکی جی کا صاحب علم ہونا رامائن
سے ثابت ہے اسیطرح پر میران بائی و چندر سکھی کا عاقلہ و شاعرہ
ہونا اونکی تصنیفات سے واضح ہے۔ دروپدی کا علم بیدانت
مین یکتا ہونا پوتھی بھگت مال مین مندرج ہے۔ لیلاوتی راجہ بھوج
کی رانی کا علم مین بے نظیر ہونا اوسکی بہت سی تصنیف کی ہوئی پوتھیون
سے ظاہر ہے۔ سوائے انکے اور بھی صدہا عورتین اس لکھنے
پڑھنے کے ذریعے سے زندۂ جاوید ہین۔ جنکا ذکر کرنا طوالت سے
خالی نہین ہے۔ کہو ہمن اس صورت مین عورتون کا پڑھانا

باتون کا جواب ہی نہین دیتی - مگر جب سُنتے سُنتے میرا کلیجہ پک گیا
تو ایک روز کھہ گذری کہ عورتون کا پڑہانا نہ کسی کتاب مین نادرست
لکھا ہے - نہ کسی عالم و فاضل نے عورتون کے جاہلہ رکھنے کے باب مین
فتوے دیا ہے رہا ملک کا رواج - باجی صاحبہ میرا قصور معاف -
شریفون کے خاندان مین تو لکھنا پڑھنا بطور میراث چلا آتا ہے -
ہان چھوٹی اُمت کی البتہ نظیر نہین دے سکتی ہون نہ اونکے افعال
لائق اعتبار سمجھہ سکتی ہون - ہر چند کہ خواندہ عورتون کی نظیر مین
صرف جناب ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا دامت حشمتہا کے اوصاف حمیدہ
اور اخلاق پسندیدہ کا ذکر کرنا کافی تھا اس لیے کہ جناب ممدوحہ
تمام دنیا کے چھٹے حصہ ملک اور پانچوین حصہ رعایا کی حاکم اور
فرمانروا ہین - اور باوصف اس قدر دور دراز ملکون اور مختلف
ملتون کے اس نوشت وخواند کے سبب سے ملک اور مال کا انتظام
کس سلیقہ اور شعور کے ساتھہ فرماتی ہین - کہ لوگ خبگلون مین
سونا اوچھالتے پھرتے ہین - مگر آپ کے تعصب اور جہالت کے سبب
سے ایسی منتظمہ کا ذکر چھوڑ کے آپ ہی کے ملک کی خواندہ عورتون
کے نام سے آپ کو مطلع کرتی ہون جسمین آپ کو یقین ہو جاے
کہ اس ملک مین عورتون کا پڑھانا از روے شرع شریف

اون سے تنخواہ بھی وصول ہو جاویگی - جس طرح سے ممکن ہوگا مین
تمھارے پاس چلی آؤنگی - اگر تم لکھنے پڑھنے جالی - کشیدے - سینے -
پرونے مین جی لگاؤگی تو برس چھ مہینے تمھارے پاس رہ کر
ضروری کارروائی کے موافق سکھا پڑھا دونگی - زیادہ والدعا -

آتو کی خدمت مین اپنی جاہلہ جٹھانی و دیورانی کو علم و ہنر کی جانب راغب کرنیکے باب مین نمبر ۳

جناب آتو صاحبہ معظمہ من دامت برکاتہا - آپ کے پیرون کی خاک
کو اپنی آنکھون کا سرمہ کرکے عرض کرتی ہون - جناب من میری
جٹھانی اور دیورانی ایسی جاہلہ ہین - کہ سیاہ حرفون کو کالی بھینس
کے برابر جانتی ہین - لیکن آپ کے طفیل سے مجکو دو چار حرف
جو آتے ہین - اور اسی سبب سے ساس سسرے کے نزدیک ایک
گونہ میری قدر ہے - اس امر سے اونکو میری نسبت بڑا رشک اور
حسد رہتا ہے - لہذا اکثر مجھہ سے جلی کٹی رکھتی ہین - اور کہا کرتی ہین
کہ سنو بہن عورتون کا پڑھنا پڑھانا نہ شرعاً درست ہے نہ ہمارے
ملک کا رواج ہے - اگر انگلستان وغیرہ انگریزی عملداریون مین
اسکا رواج ہو تو وہان کے رسم و طریق سے ہمکو کیا علاقہ - جناب من
اکثر تو بموجب مصرعہ جواب جاہلان باشد خموشی + مین اون کی

اب کہو آخر وہی باتین تمھارے روبرو آئین جنکا مجھکو خوف رہتا تھا
سسرال والون کی نظرون سے گر گئین - لاکھ روپیہ کا اعتبار
خاک مین ملا دیا - باپ مان کی ہنسی کرائی - اپنے ساتھ اونکا نام بھی
بدو کرایا - سنو بیٹی اگر تمکو سینے پرونے مین شعور ہوتا تو بے شعور بہو کیون
کہلائی جاتین - اگر حساب کتاب مین تمکو لیاقت ہوتی اپنے میان کو
حساب سمجھا دیتین - تو بے اعتبار بہو کیون خطاب پاتین - ناحق ناروا
میان سے بدمزگی کیون ہوتی - باپ مان ناکردہ گناہ تمھارے ساتھ
کیون راندے جاتے - گیہوون کے ساتھ مفت مین گھن کیون پستا
خیر اب تک تو تمھاری سلامتی مین جو جو اونکی قسمت کا لکھا تھا سو
پورا ہوا لیکن شکر کا مقام ہے کہ اب بھی تمکو ہوش آیا اور آنکھین
کھلین - باتون کی غیرت آئی - جو مجھکو طلب کیا - بہرحال اگر صبح کا
بھولا شام تک آجاے تو بھی غنیمت ہے - میر بچان ہرچند کہ سلطان
بہو صاحبہ میری بڑی اطاعت کرتی ہین اور ایک دم بھی نہین
چھوڑتی ہین - لیکن تمھاری والدین کی اگلی خدمتین میرے دل پر نقش
ہین - قطع نظر اس کے مجھے تم سے بھی دلی اُنس اور محبت ہے تمھارا
حال پُر ملال معلوم ہونے سے میرا جی کُڑھتا ہے - خدا نے چاہا
تو آٹھ دس روز مین سلطان بہو اخلاق مجسّی ختم کرلین گی - اور

نور چشم اہلیت و سعادت آثار برخوردار حشمت آرا بیگم زاد قدرہا۔ بعد
آرزوے دیدہ بوسی کے مطالعہ کرو کہ بعنایت الٰہی مین خیریت
سے ہون اور تمھاری خیریت و خوشحالی کی خواستگار رہتی ہون۔
خط تمھارا آیا۔ حال معلوم ہوا۔ تمھاری مصیبت کی حقیقت پڑھتے ہی
ایک برچھی سی میرے کلیجے کے پار ہوگئی۔ مین تو ہمیشہ تمکو یہی سمجھاتی
رہی۔ کہ اے بھاگوان بچی۔ سینا۔ پرونا۔ لکھنا۔ پڑھنا۔ ضروری حساب
کتاب سیکھ لو۔ جو تمھارے کام آوے۔ بلا لون امیر ہو خواہ غریب
کسی کی بیٹی سدا باپ مان کے گھر مین نہین رہتی۔ شادی ہونے
کے بعد پرائے گھر کی ہو جاتی ہے۔ گھر بار کا سارا بوجھ اوسپر
پڑ جاتا ہے۔ غیرون مین عمر بسر کرنا پڑتا ہے۔ دیکھو باپ مان تو
محبت کے سبب سے چھوٹی چھوٹی باتون کو طرح بھی دے جاتے
ہین۔ مگر غیر لوگ کیون درگذر کرنے لگے۔ اونکو تو کام ہی پیارا
معلوم ہوتا ہے چام نہین وہ تو ذرا سی بات کو بھی جھنڈے پر چڑھا دینگے
میرے بچان دیکھو ابھی تک خیر ہے۔ اب بھی حیاتن وفاتن کا
سُہاگ دور کر دو نہین تو ان خیلاؤن کے اخلاص مین
تمھارا سارا لکھنا پڑھنا غارت ہو جاے گا۔ مگر افسوس کہ تم نادانی
کے سبب سے میری نصیحتون کو کچھ بھی خاطر مین نہ لاتی تھین

حساب تو کوڑیون رکھکر سمجھا دیا۔ باقی دس روپیہ کا حساب جو بالکل
یاد نرہا تھا بتا نہ سکی۔ اب اونکو شبہہ ہوا کہ شاید یہ دس روپیہ گھر کے
خرچ مین نہ آئے ہونگے۔ سانس نند بن تو پہلے ہی سے خار کھاتی تھین
یہ موقع حسب دلخواہ اونکے ہاتھ آیا۔ بولین کہ آج پانچوان روز ہے
کہ ماما امانی انکے میکے سے آئی تھی۔ عجب کیا ہے جو اونھون نے وہ روپیہ
اپنے میکے مین بھجوا دیے ہون۔ اس لیے میری جانب سے اون کے
دل مین ناحق نارواہ رنج اور شبہہ پیدا ہو گیا۔ پرسون سے نہ چولھے
آگ ہے نہ گھڑے پانی۔ مفت خدا بیٹھے بٹھائے نارضی کا سامان
بندھ گیا۔ بے شعور ہو تو پہلے خطاب ملا تھا۔ بے اعتبار ہو اب
عنایت ہوا۔ غرض کہ جناب آتو صاحبہ کہان تک اپنی مصیبت کے
داستان سے آپ کا دل پریشان کرون۔ اب میری دست بستہ
یہ عرض ہے کہ چند روز کے لیے آپ یہان تشریف لاکر ضروری سینا
پرونا و حساب کتاب سکھلا دین جسمین آپ کی بدولت ساس نندونکی
طعن و تشنیع اور گو دنا گو دنے سے نجات حاصل کرون۔ اور آپ کے
داماد کے دل مین بھی عزت اور اعتبار پیدا کرلون زیادہ بجز آرزوے

قدمبوس کے کیا عرض کرون جواب آتو کی طرف سے شاگرد
کے نام متضمن نصائح و فوائد علم و ہنر نمبر ۲

نند دئی کی عبا مین بخیہ کر دو۔ جناب من بُرا بھلا جیسا مجھکو آتا تھا
بخیہ کر دیا۔ خو نند امن صاحبہ اوسکو دیکھ کر بہت چہ ابرو ہوئین۔ اور
کہنے لگین کہ اوہی بیٹی کیا نمھارے بڑے بوڑھون نے ایسا ہی بخیہ
کرنا تمکو سکھایا ہے۔ نند صاحبہ اپنا زہر اوگلنے لگین کہ واہ ری بے شعور
بہو۔ یہ بخیہ کیا ہے کہ شلنگے مارے ہین۔ جٹھانی صاحبہ بولین کہ میری
باجی جان مین نمھارے قربان سچ کہنا خاطر کی نہ لینا ذرا دیکھو تو
سہی اس اوجلے کپڑے پر میلے سوت کے شلنگے رینگتے ہوے کیڑے
سے معلوم ہوتے ہین یا نہین۔ وہ بولین کہ بہن دولاری لڑکیان
تو ایسے ہی بے شعور ہوتی ہین جیسی یہ ہین اوستانی صاحبہ اوسوقت
کا اپنا حال مین آپ سے کیا عرض کرون غیرت سے خون بدن
مین خشک ہو گیا تھا۔ مگر چار و ناچار ہر ایک کی بولیان سنتی تھی۔
اور اپنی بدنصیبی و بے ہنری پر روتی تھی کسیکو جواب نہ دے سکتی
تھی۔ ہر ایک کا مُنہ دیکھ کر رہجاتی تھی۔ غرض کہ ایک مصیبت مین
جان تھی۔ اب سُنیے یک نشد۔ دو شد۔ آپ کے داماد نے پچاس روپیہ
تنخواہ کے لاکر مجھے دیے۔ پر سون مہینہ بھر کے بعد اونکا
حساب پوچھا۔ پھٹکر خرچ کا حساب بھلا اتنے
روز تک زبانی کسکو یاد رہ سکتا ہے۔ بہرحال چالیس روپیہ کا

شاگرد کی طرف سے آتو کی خدمت مین اپنے ناخواندہ ہونے کے افسوس اور اونکی طلب مین نمبرا

جناب اوستانی صاحبہ محترمہ محتشمہ سلامت - آرزوے قدمبوس کے بعد التماس یہ ہے - کہ میرا حال جس طور پر گذرتا ہے شکر کے لائق ہے اور آپ کے مزاج کی صحت و خوشنودی کی جناب الٰہی سے خواستگار رہتی ہون - جناب من مین اپنا حال پُر ملال کیا عرض کرون - اون نصیحتون کو جو آپ براہ شفقت بزرگانہ لکھنے پڑھنے - سینے - پرونے کے باب مین فرمایا کرتی تھین - اور مین کمبخت نادانی کے سبب سے اونکو خاطر مین نہ لایا کرتی تھی - اب یاد کیا کرتی ہون اور آٹھ آٹھ آنسو رویا کرتی ہون - ہاے مین کیا جانتی تھی کہ حیاتن اور وفاتن کو مصاحبت مین رکھنا میرے حق مین ایسا زہر ہو جاے گا کہ مجھکو دونون جہان سے کھو دے گا - افسوس اگر مین ایسا جانتی تو اون مردارون کی صورتون پر جھاڑو پھیر دیتی ایکروز کا ماجرا سُنیے کہ آپ کی سمدھن یعنے میری خوشدامن صاحبہ نے مجھہ سے فرمایا کہ کل جناب صاحب ڈائرکٹر بہادر اودہ و صاحب انسپکٹر بہادر مدارس غربی یہان کے مدرسے مین تشریف لائین گے اور تمھارے تندوی کی عبا مین بخیہ کرنا رہ گیا ہے سو تم ذرا اپنے

تندوی

نمبر خط	کسکی طرف سے	کسکے نام	خلاصہ مضمون
			تعریف مع دیگر حالات۔
۴۷	ہمسر	ہمسر	اخلاق انسانی کو حسب و نسب پر مقدم سمجھنا۔
۴۸	〃	〃	خط کی رسید اور خاندان کی تعریف۔
۴۹	〃	〃	خط نہ بھیجنے کی شکایت۔
۵۰	〃	〃	عذر شکایت و عدم ترسیل جواب خطوط۔
۵۱	〃	〃	انتظام امور خانہ داری۔
۵۲	〃	〃	خط کی رسید و شکریہ ہدایت۔
۵۳	حاکمہ	ملازم جلیل القدر	مغلانی کے حاضر ہونے اور جوڑے کی طلب میں
۵۴	ملازم جلیل القدر	حاکمہ	عذر غیر حاضری خود۔
۵۵	حاکمہ	ملازم امتیازی	توشکخانے و دیگر اسباب کی حفاظت۔
۵۶	ملازم	حاکمہ	عرضی بجواب پروانہ۔
۵۷	حاکمہ	ملازم غیر امتیازی	پروانہ طلب۔
۵۸	غیر امتیازی	حاکمہ	عرضی بجواب پروانہ۔

نمبر خط	کسکی طرف سے	کسکے نام	خلاصہ مضمون
			بھتیجی کی بھولی باتون مین۔
۳۵	چھوٹی بھاوج	بڑی نند	فضول مصارف شادی کی انسداد کی درخواست۔
۳۶	بڑی نند	چھوٹی بھاوج	چھوٹے بھائی کو فضول مصارف سے باز رکھنے اور چھوٹی بھاوج کی دلجمعی مین۔
۳۷	چھوٹی بھاوج	بڑی نند	بھونی کھچڑی پکانے کی ترکیب۔
۳۸	بڑی نند	چھوٹی بھاوج	قورمہ پلاؤ و یخنی پلاؤ پکانے کی ترکیب۔
۳۹	دیورانی	جٹھانی	زردہ پکانیکی ترکیب اور فرزند کے تولد کی تہنیت۔
۴۰	جٹھانی	دیورانی	فرنی پکانے کی ترکیب اور خط و پارچہ وغیرہ کی رسید
۴۱	داماد	ساس	قلیہ ترکاری پکانے کی ترکیب وارسال زر نقد۔
۴۲	ساس	داماد	سادہ قورمہ پکارنے کی ترکیب اور خط و نقد کی رسید۔
۴۳	شوہر	زوجہ	فوائد سفر و صاحبڈپٹی کمشنر کے ہمراہ بارہ بنکی مین آنے اور تحصیلدار ہو جانے مین۔
۴۴	زوجہ	شوہر	تہنیت تقرر تحصیلداری وحسن مشورت بمقدمہ طلب خود
۴۵	ہمسر	ہمسر	افضل النسا کے مکتب کے معائنے اور مدرسے کے انتظام اور حالات مین۔
۴۶	ایضاً	ایضاً	خط کی رسید اور بی بی افضل النسا کے مکتب کی

نمبر خط	کسکی طرف سے	کسکے نام	خلاصہ مضمون
۲۵	خالہ	بھانجی	امور خانہ داری کے طریقون اور سسرال مین عزت اور افتخار پیدا کرنیکی تدبیرون اور پند و نصائح بزرگانہ مین۔
۲۶	بھانجی	خالہ	رسید خط و ادائے شکریہ نصیحت۔
۲۷	بھتیجی	چچی	اپنی لڑکی کو مکتب مین بھیجنے کی مشورت اور صلاح مین
۲۸	چچی	بھتیجی	بی بی فاضلہ کی مکتب کی تعریف اور لڑکی کو وہان بھرتی کرانے کی ترغیب۔
۲۹	مامی	بھانجی	نوشت و خواند کی ترغیب اور جہالت کے نقصان
۳۰	بھانجی	مامی	خط کی رسید اور علالت کے سبب سے نوشت و خواند مین ہرج ہونا۔
۳۱	بہو	ساس	کسم کا رنگ نکالنے اور گلنار و نارنجی رنگ رنگنے کی ترکیب
۳۲	ساس	بہو	کاسنی و پستئی و گل صدبرگ وغیرہ رنگون کے رنگنے کی ترکیب۔
۳۳	چھوٹی نند	بڑی بھاوج	وظیفے کی طلب اور اپنے نوشت و خواند کی کیفیت اور بھتیجی کے فراق مین۔
۳۴	بڑی بھاوج	چھوٹی نند	خط کی رسید اور وظیفہ بھیجنے کے وعدے اور

نمبر خط	کس کی طرف سے	کسکے نام	خلاصہ مضمون
۱۳	والدہ	بیٹی	فہمایش درباب اطاعت شوہر و امور خانہ داری و تعلیم اطفال۔
۱۴	بیٹی	والدہ	خط کی رسید اور اپنی جہالت کے افسوس مین
۱۵	ر	ر	مردانے کپڑون کی قطع و برید کی ترکیب کی درخواست
۱۶	والدہ	بیٹی	مردانے کپڑون کی قطع و برید کی ترکیب۔
۱۷	بڑی بہائی	چھوٹی بہن	بھانجی کی تعزیت اور دنیا کی بے ثباتی و عقبیٰ کی فکر مین
۱۸	چھوٹی بہن	بڑی بہائی	تعزیت نامی کی رسید اور دنیا کی بے ثباتی کی تصدیق
۱۹	بڑی بہائی	چھوٹی بہن	کاڑھے ہوے رومال کی رسید اور چوگوشیہ ٹوپی کی فرمایش۔
۲۰	چھوٹی بہن	بڑی بہائی	خط کی رسید اور بیل بوٹون کے چھاپونکی درخواست
۲۱	چھوٹی بہائی	بڑی بہن	آنب و چاشنی دار و نمک پانی و تیل کے اچار بنانے کی ترکیب۔
۲۲	بڑی بہن	چھوٹی بہائی	اچارون کی رسید اور مربہ اور فوری چٹنی بنانیکی ترکیب
۲۳	پھوپھی	بھتیجی	علالت کی خبر سنکر متردد رہنے اور علاج کے واسطے اپنے پاس طلب کرنے مین۔
۲۴	بھتیجی	پھوپھی	خط کی رسید اور یاد فرمائی کے شکریے اور کہارونکی طلب

نمبر	کس طرف سے	کس نام	خلاصۂ مضمون
			لکھنے پڑھنے کا شوق پیدا ہو جانے مین۔
۶	آنوصاحب	شاگرد	شاگرد کی حسن سعی کے شکریے اور اپنے مزاج کی خوشنودی اور ہمجنسون کی ہدایت کی ترغیب اور تاکید مین۔
۷	بیٹی	باپ	کتاب نو تصنیف شدہ اور سنہری تار اور پچرنگے ریشم کی درخواست۔
۸	باپ	بیٹی	نواب گورنر جنرل بہادر کی آمد اور انکی عدیم الفرصتی کے سبب سے کتاب کی تلاش کا موقع نہ ملنے و سنہری تار و ریشم کے ارسال مین۔
۹	بیٹی	باپ	مکان کی تعمیر ہو جانے اور دہلی کے سادہ کاری زیور کی درخواست۔
۱۰	باپ	بیٹی	رسید خط و دیگر امور خانہ داری۔
۱۱	بیٹی	والدہ	اپنی چھوٹی بہن کی مکتب نشینی کی تہنیت اور میوہ و شیرینی کی رسید اور جوڑہ و نقد کے ارسال مین
۱۲	والدہ	بیٹی	رسید خط و جوڑہ و نقد۔

فہرست مضامین

نمبر	کسکی طرف سے	کسکے نام	خلاصہ مضمون
۱	شاگرد	آنوصاحبہ	علم و ہنر کے فوائد سے محروم رہنے کے افسوس اور سسرال والون کی طعن و تشنیع کرنے اور آنوصاحبہ کی تشریف آوری کی درخواست۔
۲	آنوصاحبہ	شاگرد	خط کی رسید اور دلسوزی کے ساتھ نصیحت اور فہمایش کرنے اور علم و ہنر کی تعلیم کیواسطے اپنی تشریف آوری منظور فرمانے مین۔
۳	شاگرد	آنوصاحبہ	اپنی دیورانی وجٹھانی کی جہالت اور کج بحثی کی شکایت اور اونکو علم تاریخ سے معقول کرنے اور علم کی فضیلت ثابت کرنے مین۔
۴	آنوصاحبہ	شاگرد	خط کی رسید اور قرآن وحدیث ورواج ملک واقوال ائمہ دین سے عورتونپر تحصیل علم فرض اور ضرور ہونے کے باب مین۔
۵	شاگرد	آنوصاحبہ	اپنی دیورانی جٹھانی کی دلیلون کے جواب دے کر اونکو معقول کرنے اور اونکے دلون مین

عمل کرے گی۔ تو وہ بفضلہ تعالےٰ لکھنے پڑھنے۔ کھانے۔ پکانے
رنگنے۔ بندھنے۔ کپڑے کی قطع و برید۔ اچار و مربہ بنانے۔
علے ہذا القیاس دیگر امور خانہ داری مین دوسرے کی محتاج
اور دست نگر نہو گی۔ اور ضروری علم و ہنر کے حاصل کر لینے کے
سبب سے اپنے میکے اور سسرال کے لوگون کی نظرون مین عزیز
اور ارجمند رہے گی۔ صاحبان فضل و کمال کی خدمت مین التماس
یہ ہے کہ جہان کہین سہو و خطا ملاحظہ فرمائین۔ براہ عیب پوشی
دامن حلم و عنایت سے چھپائین +

نے ارشاد فرمایا کہ اردو زبان مین مستورات شہر کے محاورات مین
ایک ایسی کتاب مرتب کردے جس کے پڑھنے اور یاد رکھنے سے
عورتون کو امور خانہ داری مین وقفیت حاصل ہو جاے اور صحیح
وعمدہ خیالات اونکے دلون مین متمکن ہو جاوین - اس خاکسار
نے عرض کیا کہ اول تو یہ بے بضاعت کتاب تصنیف کرنے کی لیاقت
نہین رکھتا ہے خصوصًا غیر زبان مین - جس کے محاورات نہ اپنی زبان پر
جاری ہین نہ قلم اونکے لکھنے کا عادی ہے - صرف سماعت ہی
پر دار و مدار ہے - دوسرے قلّت فرصت - تقلیل معاش -
تکثیر افکار اوس کے علاوہ ہے - اس صورت مین بندش مضمون
و درستی عبارت معلوم - ارشاد فرمایا کہ عبارت آرائی کی کچھ
ضرورت نہین - صرف ادائے مطلب سے مطلب ہے - اور چونکہ
یہ کتاب اوسط درجے کی استعداد رکھنے والی لڑکیون کو پڑھائی
جاے گی لہذا اگر بنظر توضیح مطلب عبارت کسیقدر طویل بھی ہو جاے
تو کچھ مضائقہ نہین ہے لہذا بحکم اَلمامُوْرُ معذورٌ کے یہ چند رقعات
بعبارت آسان بمحاورہ نسوان تحریر کیے گئے اور نام اسکا انشای
مفید النسا رکھا گیا خدا کے فضل و کرم سے امید ہے کہ جو لڑکی
اس انشا کو جی لگا کر پڑھے گی اور اس کے مضامین مفیدہ پر



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد توحید جنابِ کبریا | نعت ختم المرسلین خیر الورا

بندۂ سراپا عصیان عبد اللہ خان خلف محمد حسنخان المتخلص بوجد متوطن لکھنؤ حال دوم مدرس مدرسۂ تحصیلی دریابادخدمت بین دبیران عطار درقم و نشیان کیوان علم کے التماس کرتا ہے کہ ایکروز یہ فقیر بہ تقصیر حضور مین امیر کبیر بحر سخا کان عطا گوہر دریاے خلق و مروت جوہر شمشیر شجاعت و فتوت قدر دان ارباب کمال صاحب جود و افضال جانِ پیکر علم روح قالب حلم جناب منشی درگا پرشاد صاحب انسپکٹر بہادر مدارس اضلاع مغربی ملک اودہ کے حاضر تھا۔ چنانچہ بر سبیل تذکرہ تعلیم نسوان جناب ممدوح الشان

INDIAN INSTITUTE

Inshay ul Moqeedulnisa

قال صلی اللہ علیہ وآلہ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم کی جستجو ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے

الحمد للہ

کہ یہ کتاب نایاب مسمےٰ بہ

انشاء مفید النساء

مصنفہ مولوی عبد اللہ خانصاحب مدرس دوم

مدرسہ دریا آباد واقع ضلع بارہ بنکی

حسب الحکم

عالیجناب فخامت وجلالت مآب مسٹر ایم کیمپسن صاحب بہادر ایم اے

ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی و اودھ واسطے استعمال مدارس نسوان کے

ماہ مئی سنہ ۱۸۷۷ء

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں یہ طبع سے آراستہ ہوئی

Inshā-ĕ-mufīd al-nisā.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

